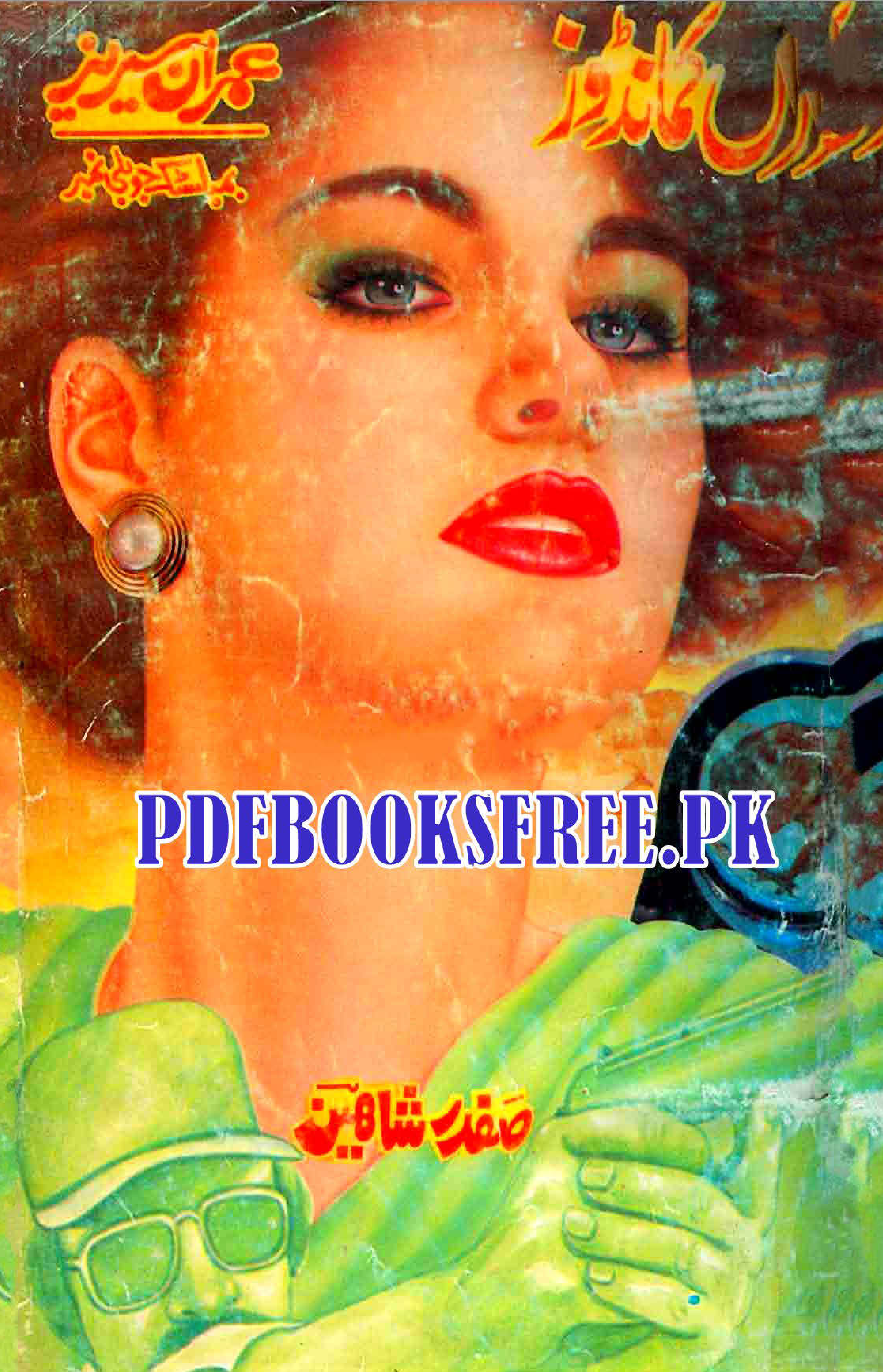

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اشاعت ــــــ اکتوبر ۱۹۹۰ء

کردار۔ نام ۔ واقعات اور سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لیے مصنف۔ پبلشر۔ پرنٹرز بری الذمہ ہیں

ناشر ــــــ عبدالمجید ساگر

پرنٹر ــــــ طور پرنٹنگ کارپوریشن

خوشنویس ــــــ غلام حسین کیلیانوالہ

قیمت ــــــ ۳۲/= روپے

کمانڈ پبلشرز، اردو بازار لاہور فون: ۷۲۱۵۷۷

تیسرا صفحہ

محترم قارئین ۔ السلام علیکم!

اب پیشِ خدمت ہے ڈینجرس کمانڈوز کا دوسرا اور آخری حصہ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ ڈینجرس کمانڈوز کون تھے ۔ اور کامیابی کس کے حصے میں آئی ۔ ناول کی طوالت کے سبب اس کا اختتام ذرا جلد ہی میں کیا گیا ہے جس کے لیے آپ سے پیشگی معذرت خواہ ہوں ۔ ہو سکتا ہے مستقبل میں "ہنگری فاکس" سے ایک بار پھر عمران کا ٹکراؤ ہو اور اسے ہنگری فاکس کو جڑ سے اکھاڑنے اور نیست و نابود کرنے کے لئے ایک بار پھر اسرائیل کی سرزمین پر اپنی جرأت و شجاعت کے جھنڈے گاڑنے کے لیئے سفر کرنا پڑ جائے ۔ لیکن کب ۔ ؟ اس کا انحصار دشمن پر ہے کہ وہ کب عمران کو للکارتا ہے ۔ عمران کے ساتھ ساتھ میں بھی ان کی للکار کا منتظر ہوں ۔ آپ بھی انتظار فرمائیں ۔

گزشتہ ناول "ایکسٹو زادی" کی پسندیدگی کے سلسلے

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں بے شمار قارئین نے خط لکھنے کی زحمت کی ہے جن کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ اس صفحے پر میں تمام قارئین بالخصوص تبصرہ و تنقید کرنے اور مشوروں سے نوازنے والے قارئین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اپنی آراء سے نوازتے رہیں گے۔ آپ کی دلچسپی کے لئے بطور نمونہ ایک خط شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے وہ قارئین خفا نہیں ہوں گے جن کے خطوط شائع نہیں کئے جا سکے۔ میری مجبوری یہ ہے کہ کاغذ اور چھپائی کے نرخوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے اور ہر ماہ قارئین کے خطوط شائع کئے جائیں تو کتاب کی قیمت اور اخراجات میں توازن برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اس مجبوری کا ثبوت درج ذیل خط ہے جسے تین ماہ بعد شائع ہونا نصیب ہو رہا ہے۔

شکر گڑھ سے جناب اشفاق احمد صاحب فرماتے ہیں۔

آپ کا ناول پڑھا بے حد پسند آیا اور خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ میں نے عمران سیریز کا پڑھنے کا آغاز تو ایک بڑے مصنف کی کتابوں سے کیا تھا مگر پھر جب آپ کا ایک ناول پڑھا تو پھر کسی اور مصنف کے ناول پڑھنے کو جی نہ چاہا۔ آپ کے ناولوں میں مزاح، ایکشن اور سسپنس ایک ہی ناول میں پڑھنے کو مل جاتا ہے اس لئے کسی دوسرے مصنف کے ناولوں میں اتنا مزا

نہیں آتا۔ اب آپ کو چاہیے کہ عمران اور جولیا کی شادی کروا دیں تاکہ جولیا کی بھی پرانی حسرت پوری ہو جائے۔ آپ تنویر کو ہمیشہ عمران کے ساتھ لڑتے جھگڑتے ہی دکھاتے ہیں۔ کیا تنویر عمران سے خوشگوار موڈ میں نہیں ملتا؟ ایک بات اور کہ کبھی عمران اور جولیا اور ٹائیگر یعنی طاہر کو ایک ساتھ ایکشن میں لائیں۔ آپ ناول میں بعض دفعہ عمران میں اتنی خوبیاں بیان کر دیتے ہیں کہ آدمی مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا۔ آپ اپنے ناول کے آخر میں اپنے گذشتہ ناولوں کا ایک پیپر (فہرست کتب) ضرور چھپوا دیا کریں تاکہ ہم آپ کے سابقہ ناول بھی پڑھ سکیں۔ آپ بتائیں کہ آپ نے سب سے پہلے عمران سیریز پر کونسا ناول لکھا تھا۔

Aswad Raza

برادرم اشفاق احمد صاحب۔ آپ کی پسند اور خلوص سے بھرپور خط کے لئے ممنون ہوں۔ ایک ہی ناول میں مزاح ایکشن اور سسپنس پیش کرنا اگرچہ کافی مشکل کام ہے (اور اسی لیے دوسرے ناول نگاروں کے ناول آپ کو پسند نہیں آتے) لیکن یہ خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ میں اس میں کامیاب رہتا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ میں عمران سیریز کے خالق کی تقلید کرنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ مرحوم کے ناولوں میں بھی ان تینوں (مزاح، ایکشن اور سسپنس) کا حسین اور انتہائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مناسب امتزاج ہوتا تھا۔ مرحوم کے بعد آنے والے جاسو
مصنفین نے مرحوم کی تقلید کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ پٹڑ
سے اتر گئے اور آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی گاڑی پٹڑی سے ا
جاتی ہے تو رک جاتی ہے۔ کامیاب ہونے والے مصنفین محض
اس وجہ سے کامیاب ہوگئے کہ انہوں نے اس ناکامی سے بچنے کے
عمران سیریز کے خالق کی مکمل تقلید کرنے کی بجائے صرف ایک صن
پر زور دیا یعنی مزاح چھوڑ کر صرف ایکشن پیش کیا جو آج کی نوجو
نسل میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ صرف ہمارے ملک میں
نہیں پوری دنیا میں ایکشن سے بھرپور ناول اور فلمیں پسند کی جا
ہیں۔ لیکن مجھے نظر آتا ہے کہ ایکشن ہر دور میں پسند نہیں کیا جائے
گا۔ اور صرف ایکشن سے بھرپور ناولوں کا وہی انجام ہوگا جو
ایکشن فلموں کا ہوتا ہے۔ یاد رہے یہاں سو میں سے پچانوے فلمیں
ایکشن پر بنتی ہیں لیکن نوے فلمیں ناکام ہوجاتی ہیں آئندہ برسو
ناکام فلموں کی تعداد بڑھے گی۔ بہرحال بات ہو رہی تھی ناولو
کی۔ عمران بنیادی طور پر ایک مزاحیہ کردار ہے جو بیس گھنٹوں میں
محض دو تین گھنٹے سنجیدہ رہتا ہے میرا خیال ہے کہ کسی کردا
کو اس کی فطری حالت میں پیش نہ کیا جائے تو اس کردا
سے نہ صرف زیادتی ہے بلکہ اس کردار کا بیڑہ غرق کرنے
والی بات ہے۔ اور میں کوشش کرتا ہوں کہ کردار کو اس

فطرت کے مطابق لکھوں۔ اسی لئے میرے ناولوں
میں ایکشن سے زیادہ مزاح پایا جاتا ہے جس کے سبب
ایکشن اور تشدد پسند قارئین کو میرے ناول پڑھنے
میں "سواد" نہیں آتا۔ ایکشن پسند کرنے والوں کو تشدد
میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ماہرین نفسیات کے مطابق
مار دھاڑ اور ایکشن کے مناظر دیکھنے اور پڑھنے سے جرائم
بڑھتے ہیں۔ ناظرین اور قارئین میں تشدد اور اذیت
پسندی کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور وہ ذہنی طور پر بتدریج
تشدد پسند ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آپ کی فرمائش جولیا اور عمران کی شادی سے۔
مجھ میں یہ خامی ہے کہ میں ایک مختصر سے سوال کا جواب
لمبا کرتا چلا جاتا ہوں اس وقت تک جب تک خود
اس جواب سے مطمئن نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ سوال کا
جواب دینے کے لئے مزید دو صفحے درکار ہوں گے اور
میں نہیں چاہتا کہ قارئین کا سارا وقت میرا جواب پڑھنے
پر ہی صرف ہو جائے۔ اس لئے اس کا جواب پھر کبھی
سہی فی الحال تو آپ ناول پڑھئے اور اپنی رائے سے مطلع فرمائیے

والسلام ـــــ آپ کا

صفدر شاہین

اھم اطلاع

برائے

قارئین، بک سیلرز، لائبریرین حضرات کے

السلام علیکم!

میں آپ لوگوں کو یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے ناولوں کی ہر ماہ باقاعدگی سے اشاعت اور ایک ہی وقت پر آپ لوگوں تک پہنچانے کے لیئے ایک معروف اشاعتی ادارے کمبائنڈ پبلشرز لاہور کا انتخاب کیا ہے۔ یہ ادارہ میرا ذاتی ادارہ سمجھا جا سکتا ہے اور اس ادارہ سے طویل مدت تک میرے نئے ناول ہر ماہ باقاعدگی سے خوب صورت گٹ اپ کے ساتھ شائع ہوتے رہیں گے۔ یہ اطلاع اس لیئے بھی دی جا رہی ہے کہ قارئین یا بک سیلرز حضرات کسی شک و شبہ کے بغیر ناول حاصل کر سکیں۔ اس ادارے سے میرے اصلی ناول ہی شائع ہوں گے۔ امید ہے آپ لوگ بھی اس ادارے سے تعاون فرمائیں گے۔

شکریہ

والسلام آپکا

صفدر شاہین

بک لینڈ۔ معصوم شاہ روڈ۔ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو سکتا ہے آپ کی پسندیدہ کتاب ہمارے پاس ہو
شاہین لائبریری
اردو بازار چشتیاں

پرمود اپنے شکار کو کار میں ڈال کر اپنے فلیٹ پر آیا تھا راستے میں ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے نوازش کو اپنے فلیٹ پہنچنے کی ہدایت کر دی تھی۔ چنانچہ دونوں بیک وقت وہاں پہنچے تھے۔ فلیٹ میں پرمود نے اپنے شکار سفید فام سے پوچھ گچھ کی اور تب پتا چلا کہ وہ اس گروہ کا مقامی انچارج تھا جو عمران کے ہاتھوں بچ کر فرار ہوا تھا اور اتفاقاً پرمود کی نگاہ میں آگیا تھا۔ اس کی حقیقت معلوم ہونے پر پرمود نے تمثیلہ کے متعلق پوچھ گچھ کی۔ اس نے پہلے تو زبان بند رکھی مگر جب پرمود نے درندوں کی مانند وحشیانہ انداز میں اس پر تشدد کیا تو اس کے فرشتے بھی بلبلا اٹھے اور اس نے سب کچھ بتا دیا۔

حاصل کردہ معلومات جہاں کافی اہمیت کی حامل تھیں وہاں اس لحاظ سے پرمود کے لیے کرب کا باعث بن گئیں کہ تمثیلہ کو بلگارنیہ سے کافی دور اسرائیلی سرحد میں پہنچا دیا گیا

تھا۔ البتہ انچارج اغوا شدہ پاکیشیائی وزراء کے بارے میں یہ
بتانے سے معذور رہا تھا کہ انہیں اغوا کے بعد کہاں لے
جایا گیا تھا اور ان سے کیا سلوک کیا گیا تھا۔ تمثیل کے اغوا
کا مقصد یہ تھا کہ پرمود وزراء کی تلاش اور بازیابی کے
سلسلے میں اپنی نقل وحرکت سے باز رہے اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے تعاون نہ کرے۔ دوسرا مقصد یہ بھی تھا وہ تمثیل
کی تلاش میں اسرائیلی سرزمین پر قدم رکھے اور اس سے
سینکڑوں یہودیوں کے قتل کا بدلہ لیا جائے جو ماضی میں اس
کے ہاتھوں ہلاک ہوئے تھے۔

ایک گھنٹہ کی پوچھ گچھ کے بعد پرمود نے عمران سے
بات کرنے کا ارادہ کیا۔ اسے امید تھی کہ اس بار عمران سے
رابطہ قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے انچارج کو نوازش کے
ذریعے ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے لاک اپ
میں بھیج دیا اور خود فون پر عمران سے رابطہ قائم کرنے کی
کوشش کرنے لگا۔ اس بار اسے ناکامی نہیں ہوئی۔

"ہیلو ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ اسپیکنگ ۔۔۔" عمران
کی احمقانہ آواز سنائی دی

"ڈی فورمین بول رہا ہوں ۔۔۔" پرمود نے بھی دانستہ
اپنا نام نہ بتایا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"وہ تو تمہاری آواز سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ تم انڈر فورٹین
ہو اور شادی کے قابل ابھی نہیں ہوئے ۔۔۔" عمران
نے طنزیہ لہجے میں کہا "کیا میرا اندازہ غلط ہے ۔۔۔"

"واقعی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔" پرمود نے
مسکرا کر کہا۔

"غلط فہمی تو یہودیوں کو ہوئی ہے کہ تمہیں نابالغ سمجھ کر
تمہاری منگیتر کو لے گئے ۔۔۔" عمران نے کہا "اگر تم
فورٹین کی بجائے فورمین ہوتے تو یقیناً بالغ سمجھتے۔
کیونکہ ۔۔۔"

"میرے پاس آپ کے لیے اہم معلومات ہیں ۔۔۔"
پرمود نے اس کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ کب میری دلہن بھاگ گئی ۔۔۔" عمران
نے چونکتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"آپ کی دلہن ہوگی تو بھاگے گی نا ۔۔۔" پرمود ہنس
دیا۔

"تو پھر تمہاری بھاگی ہوگی۔ تمہاری تو ہے نا ۔۔۔" عمران
نے لاپرواہی سے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی مروت میں وہ اسرائیل پہنچا دی گئی ہے
۔۔۔" پرمود بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ ـــــ یہ تم کیا کہہ رہے ہو پرمود ـــــ" عمرا[ن] کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ انکشاف کچھ دیر پہلے ہی ہوا ہے ـــــ" پرمود [نے] سنجیدہ لہجے میں کہا

"پھر تو تم یقیناً بہت پہنچے ہوئے درویش ہو کہ تم پرا[illegible] انکشاف ہونے لگے ہیں ـــــ" عمران نے کہا۔ اس لی[ے] سے تو تمہارا نام پرمود کی بجائے کاشف ہونا چاہیے اب [illegible] لگے ہاتھوں یہ بھی انکشاف کردو کہ ہمارے وزراء بھی اسرائی[ل] میں قید ہیں یا دوسرے ملک میں ـــــ"

"سوری ـــــ اس سلسلے میں کچھ بتانے سے معذور ہ[وں] ـــــ" پرمود نے مسکرا کر کہا۔

"معذور ہو ۔ کیا ایک آدھ آنکھ نکلوا بیٹھے ہو یا کسی محبوبہ کے بھائی سے ہاتھ پاؤں تڑوا لیے ہیں ـــــ"

"وہ آپ کی محبوبہ کا ہی بھائی ہوگا جسے آپ نے فرار ہونے کا موقع فراہم کیا اور اس کا پیچھا کرنے کی بھی کوشش نہ کی کہ کہیں محبوبہ ناراض نہ ہو جائے ـــــ"

"مجھے کیا ضرورت تھی اس کا پیچھا کرنے کی ۔ آخر تم بھی تو اس [کے با]پ کے داماد بننے کے چکر میں تھے اور اسے پکڑ کر منانے کے لیے عمارت سے باہر چھپے ہوئے تھے ـــــ

[illegible] نے معنی خیز لہجے میں کہا "اپنی اپنی قسمت کی بات ہے [illegible] ناکام رہا اور تم اسے سالا جان بنانے میں کامیاب ہو ـــــ"

"یہ آپ یونہی ڈھکوسلا چھوڑ دیتے ہیں ورنہ آپ کو ہرگز [illegible]تھا کہ میں عمارت کے باہر موجود تھا ـــــ"

[illegible] نے ہنس کر کہا "کیونکہ میں جب وہاں پہنچا تو اس کی [illegible]ٹ توڑتی ہوئی باہر نکلی تھی ـــــ"

"میجر صاحب ـــــ آپ نے انچارج کو گرفتار کر لیا ہے ـــــ" دفعتاً صفدر کی آواز سنائی دی ۔

"[illegible]سے انچارج کیا ـــــ انہوں نے تو بڑے بڑوں کو اپنی [illegible]ؤں میں گرفتار کر رکھا ہے ـــــ" عمران نے ہنس کر

پرمود سمجھ گیا تھا کہ صفدر عمران کے قریب ہی موجود ہے [او]ر شاید جولیا بھی وہاں تھی وہ کچھ نہ بولا۔

"برخوردار ـــــ یہ لو ریسیور اور اپنے میجر سے پیار کی [با]ت چیت کرو ـــــ" عمران کی غصیلی آواز سنائی دی

"آپ خفا کیوں ہو گئے ہیں ـــــ" صفدر کی آواز میں [illegible]تہ تھا "کیا ان سے بات کرنا جرم ہے ـــــ"

"بزرگوں کی باتوں میں دخل دینا گناہ ہے پیارے ـــ"

عمران نے کہا "دیکھو ——— جولیا کیسے خاموش بیٹھی مجھے گھور رہی ہے۔ جیسے رات کا کھانا کھانے سے پہلے مجھے ہضم کرنا چاہتی ہے ———"

"بکومت ———" جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی "اپنا کام کرو ———"

"اوہ ——— یہ تو بولتی ہے یار پرمود ——— میں سمجھا تھا صبر کر رہی ہے ———" عمران کی گھبراہٹ آمیز آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ——— خدا کے لیے سنجیدہ ہو جائیے کافی وقت ضائع کر دیا ہے آپ نے ———" پرمود نے ناگوار لہجے میں کہا۔

"یار میں تو سنجیدہ ہو جاتا ہوں مگر جولیا نہیں مانتی نا" عمران نے بے بسی کے انداز میں کہا "کہتی ہے ان حالات میں شادی کا مزہ نہیں آئے گا ———"

"عمران ——— ذلیل آدمی ——— میں تمہارا سر توڑ دوں گی ———" جولیا کی غضبناک آواز سنائی دی

"سنا ——— کتنی بڑی دھمکی دے رہی ہے۔ میرا سر ہوا سوہنی مہینوال کا گھڑا ہو گیا ———" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اچھا ——— آپ جھگڑتے رہیں۔ میں فون بند کر رہا ہوں ———" پرمود نے بے ساختہ ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی ——— یہاں بچوں کے سامنے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں تمہارے فلیٹ میں آ رہا ہوں ———" عمران نے کہا "وہیں بیٹھ کر بات پکی کریں گے بقول کنفیوشس۔ پرمود فلیٹ پر اکیلا ہے مجھے جانے دو خوب کھائیں گے جو ل بیٹھیں گے پروانے دو ———"

"پروانے نہیں دیوانے ———" پرمود نے مصرع درست کیا۔

"تمہی دیوانے ہو گے ——— میں تو فی الحال پروانہ ہی ہوں ———" عمران نے ناگوار لہجے میں کہا "جب میرے والی بھی اغوا ہو کر میری جان چھوڑ جائے گی تب میں بھی دیوانہ کہلاؤں گا ———"

"کیا ضرورت ہے ——— دیوانہ بن کر آپ کیا تیر مار لیں گے ———" پرمود نے مسکرا کر کہا۔

"تیر نہ بھی مار سکا تو کیا ہوگا ——— کم از کم یہ تو کہہ سکوں گا تم سے کہ۔ جا چھیڑ نہ ہم دیوانوں کو ———" عمران گنگنایا۔

"اچھا ——— کس وقت آئیں گے آپ ———" پرمود نے

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

…تے ہوئے پوچھا۔

”آدھی رات کو جب جولیا اور صفدر سو جاتے ہیں۔ ایسے … محبت کے جوگی بجلی کے بلب بجھاتے ہیں ——“ عمران … گنگنایا اور بد مود نے ہنستے ہوئے ریسیور کریڈل پر ڈال … یا۔

فوجی کے قریب پہنچ کر وہ رکی ہی تھی کہ اسی لمحے فوجی لڑکی … نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا اور حیرت سے اس کا منہ کھل … یا مگر اس سے پہلے کہ اس کے حلق سے کوئی آواز خارج ہوتی … تمثیلہ نے پھرتی سے ایک ہاتھ اس کے منہ پر جمایا اور دوسرے … بازو میں اس کی گردن جکڑ کر اسے پیچھے گھسیٹتی چلی گئی۔ فوجی … لڑکی نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر تمثیلہ کی گرفت سخت … تھی۔ وہ اسے گھسیٹتی ہوئی راہداری میں لے آئی۔

”خبردار —— کوئی آواز مت نکالنا ——“ وہ دیوار کی آڑ میں رکتی ہوئی آہستہ سے غرائی ”یہ گن میرے حوالے کر دو ورنہ ایک ہی جھٹکے میں منکا توڑ ڈالوں گی ——“

اس کے ساتھ ہی اس نے لڑکی کی گردن پر بازو کا دباؤ بڑھایا … لڑکی نے بوکھلا کر اپنے کندھے سے گن اتار لی۔ تمثیلہ نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور گن پکڑ لی۔ پھر اس نے لڑکی کی گردن چھوڑی اور گن کی نالی اس کی پشت سے لگا دی۔

”ہاتھ بلند کر کے میری طرف مڑ جاؤ ——“ اس نے آہستہ سے حکم دیا۔

فوجی لڑکی نے ہاتھ بلند کیے اور اس کی طرف مڑ کر اسے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ اس کا نمبر بیس تھا۔

”نمبر سترہ اور اٹھارہ کہاں ہیں ——“ اس نے لڑکی کے سینے سے گن لگاتے ہوئے پوچھا۔

”مم —— میجر —— میجر صاحب انھیں باہر لے گئے ہیں ——“ نمبر بیس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

”کیوں —— کیا ان کی ڈیوٹی باہر ہے ——“ تمثیلہ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں —— وہ انھیں سزا دینا چاہتے تھے ——“ وہ بولی ”کیونکہ انھوں نے اجازت کے بغیر تمھیں کھانا فراہم کیا تھا۔“

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہوں ــــــ" تمثیلہ نے غصّے سے جبڑے بھینچے "وہ باہر وہ کس جگہ ہوں گے ــــــ"

"یہاں سے ایک فرلانگ دور شمال کی طرف ہماری موٹر ورکشاپ ہے۔ یقیناً وہ ورکشاپ میں ہونگے ــــــ" نمبر بیس نے بتایا۔

"یہاں کمپاؤنڈ میں کتنی نفری پہرہ دے رہی ہے ــــــ؟" اس نے سوال کیا۔

"مجھ سمیت گیارہ ــــــ چھ فرنٹ پر اور چار عقبی جانب ــــــ" وہ بولی "عمارت کے باہر بھی اتنے ہی سپاہی ہوں گے ــــــ"

"اگر تم باہر جانا چاہو تو تمہیں کوئی روکے گا ــــــ" تمثیلہ نے پوچھا

"نہیں ــــــ مگر تمہیں کوئی باہر نہ جانے دے گا۔ سب جانتے ہیں کہ تم خطرناک قیدی ہو ــــــ"

"اس کی پرواہ مت کرو ــــــ" تمثیلہ بولی "چلو اپنا لباس اتارو ــــــ"

"لک ــــــ کیوں ــــــ" وہ خوفزدہ لہجے میں بولی "تم کیا کرنی چاہتی ہو ــــــ"

"تم سے لباس کا تبادلہ ــــــ" تمثیلہ آنکھ دبا کر مسکرائی

"چلو جلدی کرو ــــــ"

فوجی لڑکی نے اپنی فوجی وردی اتار دی۔ اب وہ مختصر سے لباس میں تھی۔ تمثیلہ نے اسے دوسری جانب منہ کرنے کے لیے کہا اور لڑکی نے اس کی جانب پشت کر لی۔ تب تمثیلہ نے یکدم ایک ہاتھ سے اس کا منہ دباتے ہوئے اس کی گردن پر ایک مکا رسید کیا اور وہ بے ہوش ہوتی چلی گئی۔ تمثیلہ نے اسے آہستہ سے فرش پر لٹایا پھر اس نے تیزی سے اس کا فوجی لباس پہنا اور سر پر کیپ رکھ لی جس سے اس کے بال چھپ گئے۔ اس نے نمبر بیس کو اٹھایا اور کندھے پر لاد کر اس کمرے کی طرف چل دی جس میں وہ بند رہی تھی۔ لڑکی کو اس کمرے میں فرش پر ڈال کر اس نے باہر سے دروازہ لاک کیا اور وہ دوبارہ برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔

برآمدے میں رک کر اس نے کمپاؤنڈ کا جائزہ لیا اور فوجی ٹوپی کو پیشانی پر جھکا کر باہر نکل آئی۔ ٹہلنے والے ایک دو فوجیوں نے اس کی طرف دیکھا مگر اس پر شک نہ کر سکے۔ کیونکہ روشنی کا مخرج تمثیلہ کی پشت کی جانب تھا اور یوں اس کا چہرہ قدرے تاریک نظر آ رہا تھا۔ وہ ٹہلنے کے انداز میں کمپاؤنڈ کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ گیٹ پر کھڑے دونوں فوجیوں نے اس کی طرف دیکھا مگر تمثیلہ کا سر جھکا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا جس کے سبب وہ اس کی صورت نہ دیکھ سکے۔

تمثیلہ اطمینان سے چلتی ہوئی گیٹ پر پہنچی تو ایک فوجی نے گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھول دی اور تمثیلہ جھک کر کھڑکی سے باہر نکل آئی۔ باہر دُور تک چھوٹے بڑے ٹیلوں سے اٹا ہوا علاقہ تھا جس میں کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی معلوم ہوتے تھے۔ گیٹ کے قریب ہی ایک فوجی جیپ کھڑی تھی۔ جیپ کی دوسری جانب دو فوجی ٹہل رہے تھے۔ تمثیلہ جیپ کی طرف بڑھی۔ باہر قدرے تاریکی تھی۔ اس لئے وہ فوجی اسے نہ دیکھ سکے اور وہ بخیریت جیپ تک پہنچ گئی۔ وہ فوجی جیپ کی طرف پشت کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ تمثیلہ کسی آہٹ کے بغیر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اگنیشن سوئچ میں چابی موجود تھی۔ اس نے انجن سٹارٹ کیا تو فوجی پلٹ کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

تمثیلہ نے جیپ آگے بڑھائی تو فوراً ہی ایک فوجی نے آواز دی۔

"کون ہو ــــــ کہاں جا رہی ہو ــــــ"

ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ روشن کر کے تمثیلہ پر روشنی ڈالی اور ایک لمحہ کے لیے تمثیلہ کا چہرہ روشنی میں نہا گیا

"وہ اوہ ــــــ بلگارنوی جاسوسہ ــــــ" وہ فوجی چلایا

اور تمثیلہ نے یکدم جیپ کی رفتار بڑھا دی۔ وہ پہچان لی گئی تھی اس لیے وہاں رکنا خطرناک تھا۔ جیپ پل میں فوجیوں کے سامنے سے گزر گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان فوجیوں نے سیٹیاں بجانا شروع کر دیں۔ جواب میں چاروں طرف سے سیٹیاں سنائی دینے لگیں۔ تمثیلہ نے آگے آکر جیپ کا رُخ شمال کی جانب کر دیا۔ نیربیس کے بیان کے مطابق فوجی ورکشاپ اس سمت میں تھی۔

اس سمت میں افق پر ہلکا ہلکا اجالا ظاہر کر رہا تھا کہ ورکشاپ میں بھی برقی روشنی کا انتظام ہے۔ راستے میں ٹیلوں اور درختوں کے سبب وہ روشنیاں براہِ راست نظر نہیں آ رہی تھیں۔ تمثیلہ کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ وہ پہچان لی گئی تھی اور اس کے فرار کا بھید کھل چکا تھا۔ اس لیے جیپ پر زیادہ دیر سفر اوّل تو بہت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ دوسرا وہ فرار ہونے سے قبل ان فوجی لڑکیوں کی خیریت دریافت کرنا چاہتی تھی جو محض اسے کھانا کھلانے کے جرم میں اپنے آفیسر کے زیرِ عتاب تھیں۔ میجر اس کی دھمکی کے باوجود لڑکیوں کو سزا دینے ورکشاپ لے گیا تھا اور تمثیلہ کو اس پر بے تحاشا غصہ آ رہا تھا۔ وہ میجر کو سزا دینے کا فیصلہ کر چکی تھیں چاہے خود اس کی جان خطرے میں پڑ جاتی

راستے میں کئی فوجی دکھائی دیے مگر کسی نے اسے روکنے
کی کوشش نہ کی۔ اس نے جیپ کی ہیڈ لائٹس کی بجائے صرف
چھوٹی بتیاں جلا رکھی تھیں جس کے سبب جیپ کے اندر
اندھیرا سا تھا اور کوئی فوجی اسے شناخت نہیں کر رہا تھا۔
تمثیلہ نے اسٹین گن اپنی گود میں رکھی ہوئی تھی اور نگاہیں گرد و
پیش کا جائزہ لیتی جا رہی تھیں۔ جیپ کی رفتار نارمل ہی تھی
دفعتاً عقب میں غیر معمولی روشنی محسوس کر کے اس نے
بیک ویو مرر میں عقب کا جائزہ لیا اور چونک پڑی۔ اس
کے پیچھے ایک فوجی گاڑی بڑھی چلی آ رہی تھی۔ گویا اسے پہچاننے
والوں نے اس کا تعاقب شروع کر دیا تھا اور ناہموار زمین
ہونے کے سبب اس نے ابھی آدھا فاصلہ بھی طے نہیں کیا
تھا۔ راستے میں گشت کرنے والے محافظ سیٹیاں تو بجا رہے
تھے مگر انہیں سچویشن کا پتا نہ تھا اور اسی لیے وہ تمثیلہ کو
بھی نہیں روک رہے تھے۔ اب تمثیلہ تعاقب میں آنے والی
جیپ کی دسترس سے نکلنے کے لیے رفتار بڑھا دیتی تو گشتی
محافظوں کا اس پر شک کرنا لازمی تھا۔ اس صورت میں وہ
تمثیلہ کو روکنے کی کوشش کرتے۔

چنانچہ تمثیلہ نے رفتار بڑھانے کی بجائے جیپ ہی چھوڑ
دینے کا فیصلہ کر لیا۔ تعاقب میں آنے والی جیپ تقریباً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

م دور تھی۔ تمثیلہ نے جیپ کا رخ بدلا اور شمال مشرق
جیپ دوڑانے لگی۔ تعاقب کرنے والی جیپ نے
ت تبدیل کر لی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھی اور
ن فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ تمثیلہ کچھ فاصلے پر نظر آنے
ے بلند ٹیلے کی طرف جیپ دوڑا رہی تھی۔

ابھی وہ ٹیلے سے کچھ دور ہی تھی کہ عقب سے اس پر
گ ہونے لگی۔ فضاء میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجنے لگی
اس پر مشین گن سے فائرنگ کی جا رہی تھی۔ گولیاں اس
ے دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں۔ تمثیلہ نے جیپ کی رفتار
م بڑھا دی اور جلدی گولیوں کی رینج سے نکل گئی۔ ٹیلے کی
ریب پہنچ کر اس نے جیپ روکی اور انجن بند کر کے جیپ
سے اتر گئی۔ تعاقب میں آنے والی جیپ ابھی ٹیلے کی دوسری
جانب تھی۔ تمثیلہ نے اسٹین گن سنبھالی اور جیپ کے نیچے
رینگتی چلی گئی۔

عمران، جولیا، صفدر اور سلیمان اسیر خان کی رہائش گاہ
پر کھانا کھا رہے تھے۔ پرمود سے بات کرنے کے بعد عمران
مطمئن ہو گیا تھا کہ اس کی گرفت سے فرار ہونے والا انچارج
پرمود کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا تھا اور اس سے پرمود نے

اچھی خاصی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اب اسے اپنے ماتحتوں
کا انتظار تھا جو ایک گھنٹہ بعد بلگارینہ پہنچنے والے تھے۔ کھانا
کھاتے ہوئے وہ ذہن میں پروگرام ترتیب دے رہا تھا۔ تمثیلہ
کو اسرائیل میں لے جایا گیا تھا اور عمران کے اندازے کے
مطابق پاکیشیائی وزراء بھی اسرائیل میں ہی ہو سکتے تھے۔ چنانچہ
یہود کے ساتھ مشترکہ مہم کا پروگرام بھی بن سکتا تھا۔

"کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہو ۔۔۔" جولیا نے
اس کی خاموشی سے اکتا کر پوچھا۔

"تمہارے علاوہ کس کے خیالوں میں کھو سکتا ہوں ۔۔۔"
عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔" جولیا نے اسے گھورا۔

"بقول کنفیوشس ۔۔۔ یوں کھا گئے تیرے پیار میں ہم۔
اب ہوش میں آنا مشکل ہے ۔۔۔" عمران گنگنایا۔

"صاحب ۔۔۔ آپ کہہ رہے ہیں۔ کھا گئے نہیں کھو
گئے کہیئے ۔۔۔" سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"نہیں کھا گئے ہی درست ہے پیارے ۔۔۔" عمران نے
نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"مگر کھایا تو آپ نے کھانا ہے۔ پھر ہوش میں بھی ہیں ۔۔۔"
سلیمان بولا "اس لیے اپنی غلطی تسلیم کر لیجیئے ۔۔۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ارے تم کوئی تھانیدار کے سالے ہو۔ جاؤ ۔۔۔ نہیں
کرتا ۔۔۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لو ۔۔۔ ہو گئی حماقت شروع ۔۔۔" صفدر منہ
کر بولا "اب بور ہونا پڑے گا ۔۔۔"

"تمہیں کس حکیم نے بور ہونے کے لیے کہا ہے برخوردار
۔۔۔" عمران نے منہ بنا کر پوچھا

"چیف کہاں ہے ۔۔۔" دفعتاً جولیا نے سوال کیا

"میری جیب میں ۔۔۔ نکالوں ۔۔۔" عمران نے احمقانہ
لہجے میں کہا

اور جولیا اسے غصے سے گھورنے لگی مگر عمران لاپرواہی
سے چیونگم کا پیس منہ میں رکھ کر کچلنے لگا۔

"مس جولیا ۔۔۔ ان سے مغز ماری کرنے کی بجائے
آپ چیف کو کال کر کے آئندہ کے لیے ہدایات طلب کریں
تو زیادہ بہتر ہو گا ۔۔۔" صفدر نے جولیا سے کہا۔

"ہدایات وہ دے چکا ہے ۔۔۔" عمران جلدی سے بولا
"اس وقت وہ گھوڑے خرید کر سو رہا ہو گا ۔۔۔"

"خرید کر یا بیچ کر ۔۔۔" سلیمان نے پوچھا۔

"تم اپنی چونچ بند رکھو باورچی کے تخم ۔۔۔" عمران غرایا
"تمہیں اس سے کیا۔ وہ گھوڑے بیچے یا خریدے تم نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی کیشن لینا ہے اس سے ــــــ"
اس کی بات پر صفدر بے ساختہ مسکرا دیا۔ سلیمان منہ
کر بولا

" صاحب ــــــ خدا کے لیے کچھ پردیس کا ہی خیال ک
لیجیے۔ یہاں بھی آپ مجھے باورچی کہتے ہے تو دشمن پر میر
دہشت کا کیا خاک اثر پڑے گا ــــــ"

" تمہاری دہشت ــــــ" عمران نے حیرت سے د

" جی ہاں ــــــ میری دہشت ــــــ" سلیمان غصیـ
لہجے میں بولا۔

" مگر میری دہشت تو شاید کسی فلم کا نام ہے ــــــ" عمرا
نے سوچتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ــــــ اس کی تو بات کر رہا ہوں۔ وہ فلم میں نے
ہی رڈیوس کی تھی ــــــ" وہ فخریہ انداز میں بولا۔

" رڈیوس یا پروڈیوس ــــــ" عمران نے پوچھا

" رڈیوس کہہ رہا ہوں۔ میں نے مرکزی سنسر بورڈ سے
فلم رڈیوس کرائی تھی۔ کیونکہ اس میں قابل اعتراض سین تھے
جس کے سبب وہ میری دہشت کی بجائے سیکس کی دہشت
معلوم ہوتی تھی ــــــ"

" بکواس مت کرو فلمساز کی دم ــــــ" کوئی کام کی بات

Aswad Raza www.BooksPK.com

ـو ــــــ" عمران نے اسے ڈانٹا

" چیف نے کیا ہدایات دی تھیں ــــــ" صفدر نے

" ہمیں ائیرپورٹ جانا ہے ــــــ" عمران سنجیدہ لہجے
میں بولا "ہمارے چند ساتھی آ رہے ہیں۔ انہیں ریسیو کرنے"

" اوہ ــــــ کون کون آ رہا ہے ــــــ" جولیا نے چونکتے
ہوئے پوچھا

" کیپٹن بابر، تنویر اور چوہان ــــــ" عمران نے بتایا۔

" کس وقت آ رہے ہیں ــــــ" صفدر نے پوچھا۔

" ساڑھے دس بجے کی فلائٹ سے ــــــ" عمران بولا "دس
بجے ہیں ــــــ چائے پی کر روانہ ہو جاؤ ــــــ"

" میرے لیے چیف نے کیا کہا ہے ــــــ" جولیا نے
پوچھا

" نئے کپڑے اور زیورات پہن کر انتظار کرو ــــــ"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

" کس کا انتظار ــــــ" جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

" میری بارات کا ــــــ" عمران بولا "کرو گی نا ــــــ؟"

" بکو مت ــــــ" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اچھا ــــــ مت کرو۔ میں تمہارے چوہے کو تمہارے انکار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے مطلع کر دوں گا ـــــــ" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"صاحب ـــــ میرے لیے کوئی ہدایت ہے یا نہیں ـــــ"
سلیمان نے ہانک لگائی۔

"بالکل ہے ـــــ" عمران بولا "تم کچلا کھا کر سو جاؤ کیونکہ پریشا
رات ساری ہے ـــــ"

"کچلا ـــــ وہ تو زہر ہوتا ہے صاحب ـــــ" سلیمان نے
حیرت سے کہا

"تو پھر مجھے کھا جاؤ ـــــ" عمران غصے سے بولا

"آپ تو کچلے سے زیادہ زہریلے ہیں صاحب ـــــ اور میں
ابھی مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ـــــ" سلیمان نے مسکرا
کر کہا "چنانچہ میں کچھ کھائے بغیر ہی سو جاتا ہوں ـــــ"

"خبردار ـــــ سونے کا نام لیا تو اوجھڑی پھاڑ دوں گا
تمہاری ـــــ" عمران غرایا "تمھیں مرغن کھانے اس
لیے نہیں کھلائے جا رہے کہ تم لمبی تان کر سو جاؤ ـــــ تمھیں
صفدر کے ساتھ جانا ہے ـــــ"

"ائیرپورٹ ـــــ" سلیمان چونکا "مگر وہاں میرا کیا کام
ہے ـــــ؟"

"کام بہت معمولی ہے۔ جونہی طیارہ لینڈ کر کے رن وے
پر لیٹ جانا اور جب تمہارا پیٹ پھاڑتا ہوا گزر جائے تو

Aswad Raza

مگر اس کی دُم کے ساتھ لٹک جانا ـــــ" عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی
مسکرانے پر مجبور ہو گئی۔

"یہ تو بہت مشکل کام ہے صاحب ـــــ" سلیمان بولا "
ایسے مشکل کام صرف آپ جیسے بہادر جاسوس ہی کر سکتے ہیں"

"تو ثابت ہوا کہ تم جاسوس نہیں صرف باورچی ہو ـــــ"
عمران نے کہا "اس لیے تمہارا رہنا فضول ہے ـــــ"

اس کی بات پر صفدر ہنس پڑا۔ اسی لمحے دلیر خان چائے
کے برتن اٹھائے کمرے میں داخل ہوا اور وہ اس کی طرف
متوجہ ہو گئے۔ دلیر خان نے انھیں چائے پیش کی۔ خلاف
توقع عمران نے خاموشی سے چائے پی اور کھڑا ہو گیا۔ جولیا
نے اس کی طرف دیکھا۔

"جولیا ـــــ تم آرام کرو۔ میں اپنے ہوٹل جا رہا ہوں
ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں کیا کرو گے ـــــ؟" جولیا نے حیرت سے پوچھا

"آرام ہو سکتا ہے پر موڈ سے ملنے چلا جاؤں" عمران بولا۔
بہر حال صبح ناشتے پر ملاقات ہو گی ـــــ"

"سلیمان کو لے جانا ہے ـــــ؟" صفدر نے اٹھتے
ہوا پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں ـــــ یہ یہاں رہے گا۔ تم ساتھیوں کو بھی یہیں
لاؤ گے۔ صبح سفر پر روانہ ہونے کے لیے تیاری کر لینا
پھر اس نے دلیر خان سے کہا۔

"تمہارے لاک اپ میں جو مجرم قید ہیں ان کی طرف سے
ہوشیار رہنا ـــــ ہوسکتا ہے ان سے دوبارہ کچھ معلوم کرنے
کی ضرورت پڑ جائے۔ ان کے کھانے پینے کا بھی خیال
رکھنا ـــــ"

"رائٹ سر ـــــ" دلیر خان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا
اور عمران صفدر کے ساتھ کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

جیپ کے نیچے لیٹی تمثیلہ کی نگاہیں ٹیلے کی آڑ سے ابھرتی
روشنیوں پر مرکوز تھیں۔ چند لمحوں بعد دوسری جیپ کی ہیڈ
لائٹس ٹیلے کی دوسری جانب سے نمودار ہوئیں اور تمثیلہ کی جیپ
روشنی میں نہا گئی ایک لمحہ کے لیے جیپ کے نیچے سینے
کے بل لیٹی تمثیلہ پر بھی روشنی پڑی تھی اور وہ پریشان ہوگئی کہ
کہیں جیپ والوں کی نظر نہ پڑ گئی ہو۔ اس خیال سے اس کا
دل دھڑکنے لگا اور اسٹین گن پر اس کے ہاتھوں کی گرفت
سخت ہوگئی۔

تعاقب میں آنے والی جیپ اس کی جیپ کے پہلو میں آ رکی۔

جیپ کے اندر اندھیرا تھا۔ جونہی وہ جیپ رکی۔ تمثیلہ
تیزی سے کروٹ لی دونوں جیپوں کے درمیان بمشکل
فٹ کا فاصلہ تھا۔ وہ کروٹیں لیتی ہوئی اپنی جیپ کے نیچے
سے نکل کر دوسری جیپ کے نیچے پہنچ گئی۔ اس میں صرف ایک
صرف ہوا تھا۔

"اوہ ـــــ یہ تو خالی ہے ـــــ" دوسرے ہی
ایک چونکتی ہوئی آواز سنائی دی

"ذرا اتر کر چیک کرو ـــــ" دوسری آواز ابھری۔

اس کے ساتھ ہی ایک آدمی جیپ کے اگلے حصے سے
دکھائی دیا۔ تمثیلہ کو اس کی صرف گھٹنوں تک ٹانگیں نظر
آرہی تھیں۔ اس فوجی نے تمثیلہ کی جیپ کا دروازہ کھولا
اور ایک لمحہ بعد بند کر دیا۔ پھر وہ جھک کر جیپ کے نیچے
جھانکتا نظر آیا۔ تمثیلہ نے سانس روک لیا اور اس کے جسم
میں سنسناہٹ پھیلنے لگی کہ اگر اس فوجی نے اس جیپ کے
نیچے بھی جھانک لیا تو وہ دیکھ لی جائے گی۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔
فوجی سیدھا ہوتا دکھائی دیا۔

"نہیں ـــــ وہ نکل گئی ہے ـــــ" اس کی آواز
ابھری۔

"جائے گی کہاں ـــــ اتنی دیر میں وہ زیادہ دور نہیں

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جا سکتی۔ یہیں کہیں آس پاس کسی ٹیلے کے پیچھے چھپی ہوگ
——جیپ میں بیٹھے شخص کی آواز سنائی دی " بیٹھو
آگے دیکھتے ہیں——"

" میرا خیال ہے آفیسر کو اطلاع دے دینی چاہیے تاکہ
ورکشاپ کی طرف جائے تو پکڑی جائے——" دوسرے
نے جیپ میں بیٹھے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ٹھیک ہے——تم میجر صاحب کو کال کرو
پہلے نے کہا۔

ان کی بات چیت سن کر تمثیلہ فکر مند ہوگئی کہ اگر میجر کو اس
فرار کا علم ہوگیا تو وہ ساری فورس اس کی تلاش پر لگا دے گا
اور اس کے فرار کے سارے راستے مسدود کر دے گا۔ چنا
اس صورت حال سے بچنے کے لیے اس جیپ میں موجود
کو خاموش کرنا ضروری تھا۔ اس نے ایک لمحہ کے لیے سوچا
وہ تیزی سے جیپ کے نیچے سے نکلی اور یکدم کھڑے ہو کر
نے ڈرائیور کی کنپٹی پر اسٹین گن کی نالی رکھ دی۔

ڈرائیور نے اس کی طرف دیکھا اور وہ خوفزدہ ہوگیا۔ ا
دوسری جانب وہ فوجی بیٹھا تھا۔ جس نے اتر کر اس کی ج
میں جھانکا تھا جبکہ کھلی چھت والی جیپ کے پچھلے حصے
ایک فوجی کھڑا تھا اور اس کے آگے جیپ کے فریم پر مشین

ب تھی۔ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے فوجی نے وائرلیس ٹرانسمیٹر کا
ک ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ جبکہ وائرلیس سیٹ اس کے عقب
میں نصب تھا۔

" خبردار——کوئی حرکت نہ کرے ورنہ بھون دوں
گی——" تمثیلہ غرائی " ہاتھ بلند کرلو——"

اس کی آواز سن کر گن مین اور وائرلیس والا بے ساختہ اچھل
پڑے۔ انہوں نے بے اختیار تمثیلہ کی طرف دیکھا تھا۔

" اوہ——تم کہاں چھپی ہوئی تھیں——" ڈرائیور فوجی
نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا

" موت کہیں بھی چھپ سکتی ہے——" تمثیلہ بولی " تم
ہاتھ بلند کر کے جیپ سے اتر آؤ——"

" تم بچ کر نہیں جاسکتیں——" وائرلیس والا مائک وائر
لیس سیٹ پر رکھتا ہوا غرایا۔

" شٹ اپ——" وہ دھاڑی " فوراً نیچے آؤ ورنہ
میں فائر کھول دوں گی——"

اس بار ان میں سے کوئی کچھ نہ بولا اور تینوں ہاتھ بلند کر کے
جیپ سے اتر آئے۔ تمثیلہ دو قدم پیچھے ہوگئی تھی۔ گن مین نے
جیپ کی عقبی جانب سے اترا تھا اور تمثیلہ بیک وقت ان
تینوں پر نظر رکھے ہوئے تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جا سکتی۔ یہیں کہیں آس پاس کا...

...جیپ میں بیٹھے

آگے دیکھتے ہیں ——

"میرا خیال ہے آ...

ورکشاپ کی طرف

نے جیپ میں

"یہ بھی

پہلے نے

ان کی

...ہری آپ

...پنے

...ن کے سر

...ر ہوا۔

...کوشش کی مگر تمثیلہ نے تیزی سے

...ر سے گن لگا دی۔

"...زندگی چاہتے ہو تو خاموشی سے میرے حکم کی تعمیل
کرتے جاؤ ——" وہ درندگی آمیز لہجے میں بولی۔

"تت —— تم —— کیا —— چاہتی ہو ——؟"

وہ دہشت کے مارے بولا ——

"اُٹھ کر جیپ ڈرائیو کرو۔ مجھے ورکشاپ جانا ہے ——"
تمثیلہ نے بتایا۔

ڈرائیور اٹھا اور تمثیلہ پیچھے ہٹ گئی۔ ڈرائیور جیپ میں

Aswad Raza
www.booksPK.com

...یرنگ کے سامنے بیٹھا تو تمثیلہ اس کے برابر کی سیٹ پھلانگ کر اس کے عقب میں جا بیٹھی اور گن کی نالی اسکے سر سے لگا دی۔

"چلو ——" اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

ڈرائیور نے گیئر بدل کر جیپ آگے بڑھا دی۔ چند قدم جاکر اس نے جیپ کا رُخ شمال کی کردیا جدھر فوجی ورکشاپ تھی ...گرد و پیش کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس جانب مختلف فاصلوں پر فوجی ٹارچیں روشن کیے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ یقیناً وہ لوگ اسی کی تلاش میں تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے فرار کی خبر ورکشاپ تک پہنچ چکی تھی مگر شاید انہیں یہ علم نہ تھا کہ وہ جیپ لے کر بھاگی تھی ورنہ وہ اس جیپ پر بھی توجہ دیتے۔

جیپ ایک قدرتی راستے پر دوڑ رہی تھی جو شاید ورکشاپ آنے جانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ راستے میں ایک دو محافظوں کے پاس سے جیپ گزری اور انہوں نے تمثیلہ کو دیکھا بھی مگر کسی نے جیپ روکنے کی کوشش نہ کی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اسے نہیں پہچانتے تھے اور اسے فوجی لڑکی ہی سمجھتے تھے۔

"سنو ——؟" دفعتاً اس نے ڈرائیور کو مخاطب کیا "ورکشاپ میں مجھے کون کون پہچانتا ہے ——؟"

"کوئی بھی نہیں ———" ڈرائیور آہستہ سے بولا۔
"وہاں کتنی نفری ہوگی ———؟" اس نے دوسرا سوال کیا۔
"ورکشاپ کا عملہ اور تقریباً چھ سات سپاہی۔ میجر صاحب بھی وہیں ہیں ———"
اس کے جواب پر وہ مطمئن ہو گئی۔ پھر بولی "ورکشاپ کا کتنا عملہ ہے ———؟"
"دس بارہ افراد ——— البتہ دن کے وقت زیادہ ہوتی ہے ——— مگر تم وہاں کیوں جانا چاہتی ہو ———؟"
"مجھے میجر سے ملنا ہے ———" تمثیلہ بولی "اگر تم کسی رکاوٹ کے بغیر مجھے اس تک پہنچا دو تو زندہ چھوڑ دوں گی ———"
"ورکشاپ کے گیٹ پر رکنا پڑے گا ——— وہاں شناخت کروانے کے بعد ہی اندر جانے کی اجازت ملے گی ———"
ڈرائیور نے بتایا "میجر صاحب ورکشاپ کے احاطے میں ہوں گے ———"

تمثیلہ اس کا جواب سن کر ایک بار پھر فکرمند ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ وہاں شناخت کا مسئلہ کیسے حل ہوگا۔ وہ فوجی لڑکی نمبر ٹونٹی کے لباس میں تھی اور اگر ورکشاپ کے محافظ نمبر ٹونٹی کی صورت سے آشنا تھے تو وہ خود کو نمبر ٹونٹی کیسے ثابت کر سکے گی۔ ورکشاپ کی روشنیاں تھوڑے فاصلے پہ رہ گئیں تھیں اور فاصلہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ساتھ تمثیلہ کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ملٹری سیکرٹ سروس کے سب آفس کا انچارج کیپٹن راضیل اپنے بیڈروم میں سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ لباس اتار کر اس نے سلیپنگ گاؤن پہنا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ٹرٹرانے لگی۔ وہ چونکا اور گاؤن کی ڈوریاں باندھتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھ گیا جس کے سرہانے کی تپائی پر ٹیلیفون سیٹ رکھا تھا۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ دس منٹ قبل ملٹری کلب سے واپس آیا تھا جہاں وہ فارغ دنوں بیڈمنٹن کے لیے جاتا تھا۔
"ہیلو ——— کیپٹن راضیل اسپیکنگ ———" اسنے قریب آ کر ریسیور اٹھاتے ہوئے ماؤتھ پیس میں کہا
"ہیلو کیپٹن ——— میں کلارا بول رہی ہوں ———" دوسری جانب سے اس کے چیف آفیسر کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"یس کلارا ——— خیریت ———" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"چیف نے تمھیں فوری طلب کیا ہے کیپٹن ———" کلارا بولی
"اوہ ——— کوئی خاص بات ———؟" وہ چونکا
"ظاہر ہے ———" کلارا نے آہستہ سے ——— کہا "جب چیف طلب کرے تو بات معمولی نہیں ہوا کرتی ———"

"وہ کہاں ہیں ——— ہیڈ کوارٹر میں ——— " اس نے پوچھا۔

"ہاں ——— تمہارے لیے اس نے دس منٹ کا وقت دیا ہے یہاں پہنچنے کے لیے ———"

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں ———" وہ بولا

"ویسے تمہیں تو علم ہو گا ہی ———؟"

"ہاں ——— لیکن تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے۔ بس اتنا جان لو کہ ہم نے ایک خطرناک مہم پر جانا ہے ———"

"ہم نے ———؟" وہ چونک کر بولا "گویا تم بھی ساتھ ہو گی ———؟"

"تمہارا اندازہ درست ہے۔ بقیہ باتیں یہاں آنے پر کر لینا ——— اوکے ———" کلارا نے ہنس کر کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس نے طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور کریڈل پر ڈالا اور دوبارہ لباس تبدیل کرنے لگا۔ دو منٹ بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا تھا اور کار ملٹری سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی طرف دوڑ رہی تھی۔

نویں منٹ پر اس کی کار ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی۔ برآمدے کے سامنے کار روک کر اس نے انجن بند کیا اور کار سے اتر کر برآمدے میں داخل ہو گیا۔

ٹ کا کمرہ راہداری میں بائیں ہاتھ پر تھا۔ وہ دروازے پر پہنچ کر اور آہستہ سے دستک دی۔

"کم اِن ———؟" اندر سے چیف کی بھاری آواز بلند ہوئی اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ہی میز کے عقب میں اس کا چیف ریوالونگ چیئر پر بیٹھا سگار کے کش لے رہا تھا۔ میز کے دائیں جانب کرسی پر اس کی سیکرٹری اور سیکرٹ سروس کی ممبر کیپٹن کلارا بیٹھی تھی۔ کیپٹن راضیل نے چیف کو سلام کیا

"آؤ کیپٹن ———؟" چیف نے تعریفی لہجے میں کہا "پورے دس منٹ میں پہنچے ہو ———"

"وقت کی پابندی کرنا آپ سے سیکھا ہے چیف ———" وہ مؤدبانہ لہجے میں بولا۔

"بیٹھو ———" چیف نے خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا اور کیپٹن راضیل کرسی پر مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ کیپٹن کلارا مسکراتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ان دونوں میں گزشتہ تین ماہ سے محبت کا چکر چل رہا تھا مگر چیف کی موجودگی میں وہ آپس میں بات کرنے سے گریز کیا کرتے تھے۔

"تمہیں اب سے ٹھیک چالیس منٹ بعد کلارا کے ساتھ سفر پر روانہ ہونا ہے راضیل ———" چند لمحوں بعد چیف نے

Aswad Raza www.BooksPK.com

کہا "کچھ دیر پہلے کیمبان سے ایک ماتحت نے بہت افسوس ناک خبر دی ہے جس کے مطابق وہاں ہماری برانچ کا انچارج گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس کے تمام ماتحت ہلاک کر دیے گئے ہیں یا گرفتار کر لیے گئے ہیں ۔۔۔۔۔ گویا پوری برانچ ختم کر دی گئی ہے ۔۔۔۔۔"

"واقعی یہ پریشان کن اطلاع ہے چیف ۔۔۔۔۔" کیپٹن راضیل نے سر ہلا کر بولا "کیا اس کی ذمہ دار وہاں کی سیکرٹ سروس ہے"

"ہاں ۔۔۔۔۔ مگر صرف وہ نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ۔۔۔۔۔" چیف بولا "پاکیشیا کے علی عمران اور بلگارنیہ کے میجر پرمود دونوں نے مل کر ہماری برانچ کا صفایا کیا ہے تمہیں معلوم ہے کہ اس برانچ کو ان دونوں کی نگرانی اور ہلاکت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی تاکہ وہ لوگ اپنے اغوا شدہ وزراء تک نہ پہنچ سکیں ۔۔۔۔۔"

چیف بولتا رہا اور کیپٹن راضیل خاموشی سے سنتا رہا۔ کلارا بھی سر جھکائے سن رہی تھی۔

"تمہیں وہاں بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ تم نہ صرف ان سے اپنے آدمیوں کا انتقام لو بلکہ انھیں بلگارنیہ سے باہر بھی نہ جانے دو ۔۔۔۔۔ تمہیں ہر صورت میں انہیں روکنا ہے۔ اس وقت تک جب تک ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو جائیں ۔۔۔۔۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیف نے ہدایات دیں۔ دو منٹ بعد وہ خاموش ہوا۔

"رائٹ سر ۔۔۔۔۔" راضیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا "وہاں صرف ہم دونوں ہی ہونگے ۔۔۔۔۔؟"

"نہیں ۔۔۔۔۔ تمہارے انڈر پچیس تیس ممبرز کام کریں گے ۔۔۔۔۔" چیف بولا "مگر تم صرف انہی پر انحصار نہیں کرو گے بلکہ بوقت ضرورت خود بھی کام کرو گے۔ تمہیں اس برانچ کا انچارج بنا کر بھیجا جا رہا ہے جبکہ مس کلارا تمہاری معاون کی حیثیت میں کام کرے گی۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟"

"نو سر ۔۔۔۔۔" وہ جلدی سے بولا "میں اعتراض کیسے کر سکتا ہوں ۔۔۔۔۔ آپ چاہیں تو کیپٹن کلارا کو انچارج بنا دیں۔ میں اس کی ماتحتی میں کام کر کے خوشی محسوس کروں گا ۔۔۔۔۔"

"نہیں ۔۔۔۔۔ مرد، مرد ہی ہوتا ہے۔ تم کلارا کی نسبت زیادہ بہتر طریقہ سے ماتحتوں کو ہینڈل کر سکو گے ۔۔۔۔۔" چیف نے مسکراتے ہوئے کہا "البتہ تم وہاں میک اپ میں جاؤ گے اور ماتحتوں کے سامنے نقاب استعمال کرو گے تاکہ وہ تمہاری اصل شکل نہ دیکھ سکیں بحریہ کی آبدوز تمہیں منزل کے قریب لے جائے گی۔ بقیہ ہدایات تمہیں سفر کے دوران ٹرانسمیٹر پر مل جائیں گی۔ اب تم دونوں روانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جاؤ۔ ساحل پر آبدوز کا کپتان تمہارا منتظر ہو گا ـــــــ"

"رائٹ سر ـــــــ" کیپٹن راحیل نے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

کیپٹن کلارا بھی اٹھی اور وہ دونوں چیف کو سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کیپٹن بابر، چوہان، صفدر، جولیا اور تنویر ناشتا کرنے کے بعد ایکسٹو کے احکامات کا انتظار کر رہے تھے۔ کمرے میں سلیمان اور دلیر خان بھی موجود تھے۔ البتہ عمران رات کے بعد اب تک واپس نہ آیا تھا۔ کیپٹن بابر، چوہان اور تنویر کو صفدر گزشتہ رات ائیر پورٹ سے یہاں لایا تھا اور رات میں ہی صفدر کی ٹرانسمیٹر واچ پر ایکسٹو نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ صبح ناشتے کے بعد اس کی کال کے منتظر رہیں۔

"ایک بات کی سمجھ نہیں آئی صفدر ـــــــ" تنویر نے ایک سگریٹ سلگانے کے بعد صفدر سے کہا۔ "چیف یہاں موجود تھا تو پاکیشیا میں ہمیں چیف نے روانگی کے لیے ہدایات کیسے دیں ـــــــ"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا ـــــــ" صفدر چونکتا ہوا بولا۔

"ہمیں وہاں واچ ٹرانسمیٹر پر چیف نے روانگی کا حکم دیا ہے جبکہ تم کہتے ہو کہ چیف یہاں موجود تھا" تنویر وضاحت کرتا ہوا بولا۔ "پھر واچ ٹرانسمیٹر پر پچاس میل کے ایریے میں کال کی جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چیف پاکیشیا میں موجود تھا اور اگر وہ پاکیشیا میں تھا تو یہاں چیف کیونکر موجود تھا ـــــــ"

تنویر کی بات سن کر تمام ممبرز کو حیرت کا جھٹکا لگا اور وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک ہی آدمی بیک وقت دو ملکوں میں موجود ہو جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان سینکڑوں میل کا فاصلہ تھا اور تیز ترین سواری سے بھی چار پانچ گھنٹوں سے قبل ایک ملک سے دوسرے ملک میں نہیں پہنچا جا سکتا تھا۔ سلیمان نے دل ہی دل میں ان کی حیرت پر مسکرا رہا تھا۔ اس کے سوا وہاں کوئی نہ جانتا تھا کہ حقیقت کیا ہے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ چیف بیک وقت دو ملکوں میں موجود نہیں ہو سکتا ـــــــ" جولیا نے تنویر سے کہا۔

"ہاں ـــــــ" تنویر مسکرایا۔ "گزشتہ رات ائیر پورٹ سے آتے ہوئے چیف نے ٹرانسمیٹر پر کال کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں پہلے سے موجود تھا یا پھر ہمارے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ہی یہاں پہنچا تھا۔ فیصلہ یہ کرنا ہے کہ کونسی بات درست ہے ـــــ اور کیوں ـــــ"

"یار ـــــ وہ مافوق الفطرت انسان ہے ـــــ" چوہان بولا "اس کے لیے بیک وقت دو ملکوں میں موجود ہونا مشکل نہیں ہے۔ اس لیے اس بحث میں مت پڑو ـــــ"

"نہیں چوہان ـــــ تنویر درست کہہ رہا ہے ـــــ" صفدر بولا "چاہے وہ لاکھ مافوق الفطرت ہو۔ ہے تو انسان ہی۔ تنویر کا پوائنٹ قابلِ غور ہے ـــــ"

"میرا تو خیال ہے کہ عمران ہی ایکسٹو ہے ـــــ" تنویر بولا۔

"یہ بھی ناممکن ہے ـــــ" کیپٹن بابر بولا "چیف نے کئی بار اس کی موجودگی میں ہمیں کال کیا ہے ـــــ"

"ہاں ـــــ یہ بات تو ہے ـــــ" جولیا بولی "بلکہ عمران کے سامنے کئی بار ہم سے ملا ہے ـــــ"

"یا پھر ایکسٹو دو ہیں ـــــ" تنویر مسکرایا۔

"ناممکن ـــــ" صفدر بولا "ایکسٹو ایک ہی ہے ـــــ"

"پھر ـــــ وہ بیک وقت دو ملکوں میں کیسے ہو سکتا ہے ـــــ" تنویر بولا۔

"عمران صاحب ہوتے تو ان سے معلوم ہو جاتا ـــــ"

کیپٹن بابر بولا "نجانے وہ کہاں ہیں ـــــ"

"گزشتہ رات وہ اپنے رہائشی ہوٹل گئے تھے ـــــ" صفدر نے کہا "اور کہہ گئے تھے کہ صبح ملاقات ہوگی ـــــ"

دفعتاً صفدر کی واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن موصول ہوا۔ وہ چونکا اور اپنے ساتھیوں کو خاموش ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو صفدر ـــــ ایکسٹو کالنگ ـــــ اوور ـــــ" واچ سے ایکسٹو کی بھرائی ہوئی آواز خارج ہونے لگی۔

"یس چیف ـــــ صفدر اٹینڈنگ ـــــ اوور ـــــ" صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Aswad Raza

"تم لوگوں نے ناشتا کر لیا ہوگا ـــــ" ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس سر ـــــ ہم آپ کی کال کے منتظر تھے ـــــ" صفدر بولا "حکم فرمائیں ـــــ"

"عمران موجود ہے ـــــ" ایکسٹو نے پوچھا۔

"نو سر ـــــ وہ رات سے واپس نہیں آئے ـــــ" صفدر نے بتایا۔

"اچھا ـــــ تم لوگ سفر کی تیاری کر دو۔ تمہیں اب سے ۔ گھنٹہ بعد روانہ ہونا ہے ـــــ" ایکسٹو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور انہیں سفر کے سلسلے میں ہدایات دینے لگا۔ تمام ممبر... غور سے سن رہے تھے۔

"بقیہ ہدایات تمہیں عمران سے مل جائیں گی ——— وہی... تمہارا پارٹی لیڈر ہوگا ———" ایکسٹو نے آخر میں کہا...

"سر ——— عمران صاحب کب تک آئیں گے ..." صفدر نے پوچھا۔

"میں اسے کال کر کے تمہاری طرف بھیجتا ہوں۔ تم ات... میں میک اپ تبدیل کر لو۔ اوور اینڈ آل" ایکسٹو نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز بند ہو گئی۔ صفدر نے بھی... ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سن لیا ——— کیا اب بھی تم کہو گے کہ عمران صاحب ہی... ایکسٹو ہیں ———" کیپٹن بابر نے مسکرا کر تنویر سے کہا۔

"یہ ان کا نہیں ان کی سمجھ کا قصور ہے کیپٹن صاحب... ———" سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا "شکر کریں کہ انہو... نے صاحب کو صرف ایکسٹو ہی بنایا ——— خدانخواستہ اگر... کا خلائی جہاز نہیں بنا دیا ———"

اس کی بات پر ممبرز بے ساختہ ہنس پڑے۔ مگر تنو... کو غصہ آ گیا۔ اس نے سلیمان کو گھورا۔

"تم چپ رہو عمران کے چمچے ———" وہ غصیلے...

...بولا "میں نے تم سے بات نہیں کی ———"

"آپ سے بھی میں نے بات نہیں کی ———" سلیمان منہ ...کر بولا۔

"...نجانے وہ احمق اس باورچی کو کیوں ساتھ گھسیٹ لایا ...ہے ———" تنویر نے غصے سے کہا۔

"تنویر صاحب ——— ذرا تمیز سے بولیں۔ میں باورچی ...ں ہوں ———" سلیمان غرایا

"تو کیا تم صدر مملکت ہو ———" تنویر نے طنزاً کہا۔

"نہیں ——— میں ایجنٹ زیرو بٹا زیرو ہوں ———" ...مان سینہ تان کر فخریہ لہجے میں بولا

"بکواست ———" تنویر ...نے میں رہو ——— ...نہ بری طرح پیش آؤں گا ———"

سلیمان نے جواب میں کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی ...کہ یکدم اطلاعی گھنٹی بجنے لگی۔

ورکشاپ کی عمارت کافی بڑی تھی اور اس کی چھت ...نٹی ائیر کرافٹ گنیں نصب تھیں۔ اس کے احاطے کی ...ریں پختہ اور زمین سے گیارہ بارہ فٹ بلند تھیں۔ دیواروں ...لیے ...ش لائیٹس روشن تھیں۔ ہر لائٹ ایک دوسرے سے

Aswad Raza www.pdfbooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تقریباً دس میٹر کے فاصلہ پر تھی۔ اس جانب احاطے کا آہنی گیٹ
کھلا تھا اور چند فوجی گاڑیاں ایک سائبان کے نیچے کھڑی تھیں
گیٹ پر چار مسلح محافظ موجود تھے جبکہ گیٹ کے پاس ہی اندر
جانب ایک کمرہ بنا ہوا تھا جو چیکنگ آفس تھا اور ورکشاپ میں مر
کی غرض سے آنے والی فوجی گاڑی کے عملہ کو چیکنگ آفس میں ا
کوائف درج کروانے کے بعد اندر جانے کے لیے پاس لینا پڑتا
تمثیلہ نے فیصلہ کیا کہ وہ خفیہ طور پر اندر جائے گی چنانچہ ابھی ج
ورکشاپ کے گیٹ سے کچھ فاصلے پر ہی تھی کہ تمثیلہ نے ڈرائیور کو مخاطب کیا
"میں چھپ رہی ہوں لیکن میری گن کا رخ تمہاری طرف ہی رہے گا۔
اپنی شناخت کراؤ گے اور جیپ مرمت کرانے کا بہانہ بناؤ گے
"سمجھ گیا ——— ڈرائیور سر ہلا کر بولا
"کسی کو میرے بارے میں اشارہ کیا یا بتانے کی کوشش کی تو
فائر کر دوں گی" ڈرائیور کچھ نہ بولا۔ اس نے گیٹ کے پاس پہنچ
کر بریک لگائی اور ہیڈ لائٹس آف کر دیں۔ گیٹ پر موجود
محافظوں میں سے دو محافظ جیپ کی طرف بڑھے ایک نے
ٹارچ روشن کر کے ڈرائیور پر روشنی ڈالی۔
"شناخت ——— دوسرے نے ڈرائیور سے
سخت لہجے میں کہا۔

ڈرائیور نے جیب سے اپنا شناختی کارڈ نکال کر اس کے حوالے
فوجی نے کارڈ پر اس کے کوائف پڑھے۔
کیسے آئے ہو ——— ؟" اس نے ایک دو لمحوں بعد پوچھا۔
گاڑی مرمت کروانے ———" ڈرائیور بولا "اس کے علاوہ میجر
سے بھی ملنا ہے ———"
کارڈ لینے والے فوجی نے سر ہلایا اور کارڈ دے کر گیٹ کی طرف
کیا۔ ٹارچ بردار نے کار کے عقبی حصے میں ٹارچ کی روشنی ڈالی
نے سامنے لگے آئینہ میں عقب کا جائزہ لیا اور بے ساختہ اچھل
جیپ کا عقبی حصہ خالی پڑا تھا اور تمثیلہ غائب تھی۔ اس نے پلٹ
طرح پیچھے دیکھا مگر تمثیلہ وہاں نظر نہ آئی۔ وہ سوچنے لگا کہ وہ
چلی گئی۔ گیٹ پر پہنچنے سے چند لمحے پہلے تو وہ جیپ میں موجود تھی
تمثیلہ کا یوں غائب ہونا اس کے لئے مفید تھا مگر اسے یقین نہ
تھا کہ وہ جیپ سے اتر گئی ہوگی۔ ورکشاپ کی باؤنڈری وال سے
چالیس قدم کے ایریا میں اس کے لئے چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی اور
ہموار زمین تھی جس میں کوئی درخت بھی نظر نہ آ رہا تھا البتہ ورکشاپ
عقبی جانب گھنے درختوں کے جھنڈ تھے لیکن جیپ سے اتر کر ان
ختوں تک پہنچنے میں دو منٹ ضرور لگتے تھے۔ پھر وہاں محافظ بھی
شت کرتے پھر رہے تھے جن کی نگاہوں سے بچ کر جانا مشکل ہی
ہیں ناممکن بھی تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتنے میں فوجی محافظ واپس آ گیا۔ اس نے ڈرائیور کو شناختی کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"تم اندر جا سکتے ہو۔ واپسی کتنی دیر تک ہو جائے گی۔"

"یہ تو میجر صاحب کی مرضی پر ہے۔ وہ حکم دیں گے تو ابھی واپس چلا جاؤں گا۔۔۔" ڈرائیور بولا۔ "ورنہ گاڑی کا کام کرانے میں نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت ضرور لگ جائے گا۔"

اس نے جیپ آگے بڑھائی اور گیٹ سے اندر داخل ہو کر بائیں جانب مڑ گیا۔ احاطے میں کئی گاڑیاں موجود تھیں اور مکینک ان کی چیکنگ و مرمت میں مصروف تھے۔ بائیں جانب احاطے کا تھوڑا سا حصہ خالی پڑا تھا وہاں پہنچ کر اس نے جیپ روکی اور انجن بند کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ تمشیلہ سے تو جان چھوٹ گئی۔ اب میجر فاران کے پاس پہنچ کر اسے تمشیلہ کے فرار سے مطلع کر دینا چاہیے۔ چنانچہ وہ جیپ سے اترا اور عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ برآمدے کے پاس ایک محافظ ٹہل رہا تھا۔ لیکن اس ڈرائیور نے اس سے کوئی بات نہ کی اور وہ برآمدے میں داخل ہو گیا۔

آگے طویل راہداری میں کوئی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ میجر کے مخصوص کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے آہستہ سے دستک دی۔

"کم ان۔۔۔!" اندر سے میجر کی غراہٹ آمیز آواز ابھری۔

اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کشادہ کمرے میں میجر تنہا نہیں تھا۔ دو فوجی لڑکیاں نمبر پندرہ اور اٹھارہ کے علاوہ دو فوجی بھی موجود تھے۔ لڑکیوں کے ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے تھے اور ان کی پشت ننگی تھی جس پر چابک کے نشانات نظر آ رہے تھے۔ کمرے میں ان کی کراہیں اور سسکیاں گونج رہی تھیں اور ایک فوجی چابک لیے ان کے قریب کھڑا تھا۔ جبکہ میجر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ ڈرائیور کو دیکھ کر وہ چونکا تھا۔ ڈرائیور نے میجر کو سلام کیا۔

"کہو۔۔۔!" اس نے ڈرائیور سے کہا۔ "کیسے آنا ہوا۔"

"سر۔۔۔ ایک اہم اطلاع لایا ہوں۔۔۔" ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہو۔۔۔ خیریت تو ہے۔۔۔" میجر چونکتا ہوا بولا۔

"بلگارنوی جاسوسہ کیمپ سے فرار ہو گئی ہے۔" ڈرائیور نے بتایا اور میجر کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ "کیا واقعی۔۔۔؟"

"یس سر۔۔۔ اور وہ یہاں تک مجھے ساتھ لائی تھی۔" ڈرائیور نے کہا اور تفصیل سے پوری بات سنانے لگا۔

تفصیل سن کر میجر غضبناک ہو گیا۔ فوجی لڑکیاں تمشیلہ کے فرار کا سن کر متحیر نظر آنے لگی تھیں۔

"وہ بچ کر نہیں جا سکے گی۔۔۔" میجر دانت پیستا ہوا غرایا۔

Download of file 'tabban.pdf' completed.

ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔ سلسلہ ملنے پر اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"میجر فاران بول رہا ہوں۔ تمام گشتی پارٹیوں کو خبردار کر دو کہ بلگارنوی جاسوسہ فرار ہو گئی ہے۔ اسے اس علاقے سے باہر نہ جانے دیا جائے۔ اور اسے زندہ یا مردہ ہر صورت میں گرفتار کر کے کیمپ میں پہنچا دیا جائے۔ وہ ورکشاپ کے اردگرد روپوش ہوئی ہے اور ابھی زیادہ دور نہ گئی ہوگی۔ اسے ہر قیمت پر تلاش کیا جائے۔"

میجر نے ہدایات دے کر ریسیور کریڈل پر ڈالا اور فوجی لڑکیوں کو گھورنے لگا جو پیٹ کے بل فرش پر پڑی کراہ رہی تھیں۔ اس نے چابک بردار سے سخت لہجے میں کہا۔

"شروع ہو جاؤ۔ انہی فاحشاؤں کی زمی کے سبب اسے فرار ہونے کا موقع ملا ہے۔"

اس فوجی نے چابک والا ہاتھ بلند کیا اور چابک ہوا میں لہرایا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ چابک لڑکیوں پر پڑتا۔ یکدم دروازہ کھلا اور چابک بردار کے حلق سے ایک کربناک سی چیخ خارج ہوتی چلی گئی۔

نیشن ہوٹل کے ایک کمرے میں بلیک زیرو اور عمران بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ بلیک زیرو گزشتہ رات ماتحتوں کے ساتھ ایک

ہیلی کاپٹر سے وہاں پہنچا تھا۔ مگر اس کے ماتحت اس کی طیارے سے آمدگی سے بے خبر رہے تھے۔ اس نے ہوٹل میں کمرہ بک کروانے کے بعد عمران کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی۔ عمران صبح ہی صبح وہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ دونوں پروگرام سیٹ کر رہے تھے۔ چائے ختم ہونے تک انھوں نے پروگرام طے کر لیا۔

"میں اب پرمود کی طرف جا رہا ہوں ـــــ" عمران نے خالی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "اس سے بات کرنے کے بعد ہو سکتا ہے پروگرام میں کوئی ردو بدل کرنی پڑ جائے۔ اس صورت میں تمہیں فون کا نمبر پر مطلع کر دوں گا۔ تب تم ماتحتوں کو کال کر کے ہدایات دو گے۔"

"بہت بہتر ـــــ!" بلیک زیرو نے سر ہلا کر کہا۔

عمران اٹھا مگر کسی خیال کے تحت دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔

"ہیلو ـــــ ڈی فورٹین اسپیکنگ ـــــ" سلسلہ ملنے پر آواز سنائی دی۔

"سی تھرٹین ـــــ کیا مطلب ـــــ؟" دوسری طرف سے ڈی فورٹین یعنی میجر پرمود کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مطلب وہی ہے جو ڈی فورٹین کا ہے ـــــ" اس نے جواباً کہا اور بلیک زیرو مسکرانے لگا۔

"میں سمجھا نہیں ـــــ" پرمود نے غصے سے کہا۔ "آخر تم کون ہو؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کہاں سے بول رہے ہو—" … بھلا چلا بولا—!" عمران نے غصے سے کہا۔ بمشکل لطف اٹھنے

"دو سمجھا تو میں بھی نہیں—" عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔ "بھلا کیوں انتظار کر رہے تھے۔ رات کو تو محبوبہ کا انتظار کیا

ہی میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے کہ تم ڈی فور جیکی کیوں ہو اور سن… ہے۔ میں تو—"

بول رہے ہو یا کان سے—" "ملیچھ عمران صاحب۔ باتوں میں وقت ضائع مت کریں—"

"عجیب احمق ہو تم—!" پرمود غرایا۔ "اگر کچھ نہیں پوچھنا تھا … س کی بات قطع کرتا ہوا بولا۔ "آپ اتنے اہم کیس میں بھی

تو فون کیوں کیا ہے—" … یس نہیں ہو رہے—"

"فون ہی کیا ہے نا۔ خون تو نہیں کیا—" عمران منہ بنا کر بولا۔ "… خفا کیوں ہوتے ہو یار بادشاہ—!" عمران مسکرایا۔ "میں تو

"پاگل خانے سے کب آئے ہو—!" پرمود نے طنزیہ لہجے … سے سیریس ہوں۔ وہی کمبخت سیریس نہیں ہو رہی ورنہ تمہیں شکایت

میں کہا۔ … قع نہ ملتا۔ اور اب تک تم میرے بچوں کے ماموں بن گئے ہوتے

"آج ہی آیا ہوں۔ وہاں اب تمہارا انتظار ہو رہا ہے اور … یلان بنا رہے ہوتے کہ آجا پیاری نندیا۔ آجا زوری نندری—

وہاں میرا پنجرہ تمہیں پکار رہا ہے کہ آجا تیری یاد میں دل بے قرار … حال تم سناؤ ناشتا کر چکے ہو—"

ہے۔ خالی پنجرہ ہوں اب تیرا انتظار ہے—" … ٹھ نہیں—!" پرمود بولا۔ "وہ آپ نے کیا سمجھا تھا—"

"اوہ آگئی سی—!" پرمود کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ "تمہارے بغیر کیسے ناشتا کر سکتا ہوں پیارے—" عمران

"اب سمجھا کہ جناب ہیں۔ میں بھی کہوں کہ یہ صبح صبح کس مصیبت … نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "کون ہے پردیس میں غریبوں کو ناشتا

سے مغز ماری کرنا پڑ رہی ہے—" … نے والا۔ یہاں تو کوئی ادھار بھی نہیں دیتا—"

"کیا— یہ ابھی صبح صبح ہے۔ کچھ خدا کا خوف کرو یار فورٹین" "اچھا— تو یہاں آجایئے۔ مل کر ناشتا کریں گے۔ آ رہے

عمران غرایا۔ "آٹھ بج چکے ہیں اور تم ابھی تک انگوٹھا چوس رہے ہو …" پرمود نے ہنس کر کہا۔

"میں تو رات سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں عمران صاحب—" "مل کر ناشتہ کرنے سے تمہارا کیا مطلب ہے برخوردار—؟"

پرمود نے ہنس کر کہا۔ … ان نے غصے سے کہا۔ "یہ ساری دنیا ایک دوسرے سے مل کر

ناشتا کرتی ہے یا تمہارے ملک میں ہی انوکھا رواج ہے ۔۔۔
"آپ غلط سمجھے ۔ میرا مطلب تھا آپ میرے سا
ناشتا کریں ۔۔۔" پرمود نے وضاحت کی ۔
"سوری ۔۔۔ میں آدم خور نہیں انسان ہوں بھائی ۔ میں تمہارے
ساتھ ناشتا کرنے کی بجائے انڈوں ، سلائس اور چائے کے ساتھ
ناشتا کرتا ہوں ۔۔۔"
"بے فکر رہیں ۔ انڈے بھی ملیں گے ۔ آپ آئیں تو سہی ۔۔۔"
پرمود ہنسا ۔
"اچھا ۔ تم کہتے ہو تو آجاتا ہوں ۔۔۔" عمران نے کہا ۔ "مگر
یہ بتا دو کہ آج تم نے کتنے انڈے آتارے ہیں اور ان میں خراب
کتنے تھے ۔۔۔"
"میں فون بند کر رہا ہوں ۔ آپ نے آنا ہو تو میں دس منٹ آپ
کا انتظار کر کے نکل جاؤں گا ۔۔۔" پرمود نے ناگوار سی آواز میں
کہا ۔
"کس کے ساتھ نکل جاؤ گے ۔۔۔؟" عمران نے حیرت سے
پوچھا ۔ "پڑوسیوں کی باورچن کے ساتھ یا ۔۔۔!"
اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی ریسیور کریڈل پر رکھتا
ہوا کھڑا ہو گیا ۔
"وہ میرا انتظار کر رہا ہے ۔۔۔" اس نے بلیک زیرو سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم میری کال کا انتظار کرنا ۔ نو بجے تک کال نہ کروں تو تم میری
یات کے مطابق ممبرز سے بات کر لینا ۔ ہو سکتا ہے اس وقت
بھی وہیں موجود ہوں ۔۔۔"
یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے باہر جاتے
کے بعد بلیک زیرو سوچنے لگا کہ عمران کی غیر سنجیدگی سے کہیں مہم طوالت
پکڑ جائے ۔ اس کے خیال میں یہ کیس انتہائی اہم تھا اور ان کے
کے وزراء کے اغوا کے بعد ان کی بازیابی میں جتنی دیر ہوتی اتنا
ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی شہرت کو نقصان پہنچتا ۔
اسی سوچ و فکر میں نو بج گئے ۔ عمران کی کال نہیں آتی تھی ۔ چنانچہ
اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر کو کال کیا اور رابطہ قائم ہونے پر اسے
سفر کی تیاری کرنے اور عمران کی ہدایات پر عمل کرنے کے احکامات
آپ ہونے دیئے ۔ ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ بھی اٹھ گیا ۔ اس نے لباس
تبدیل کیا ۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی ۔ شاید ویٹر برتن اٹھانے
آیا تھا ۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا مگر باہر ویٹر کی بجائے
ایک حسین و جمیل بلگارنوی دوشیزہ کو کھڑا دیکھ کر وہ بے ساختہ چونک
پڑا ۔ اسے حیرت زدہ دیکھ کر اس نوجوان لڑکی کے سرخ مرطوب ہونٹوں
پر خوبصورت سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی ۔

کال بیل کی آواز سن کر وہ سب چونک پڑے ۔ دلیر خان اٹھا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کون ہو سکتا ہے ـــــ" تنویر نے صفدر سے پوچھا۔

"وہی جس نے گھنٹی بجائی ہوگی ـــــ" سلیمان نے جلدی سے جواب دیا۔

"میں نے تم سے نہیں پوچھا احمق آدمی ـــــ" تنویر ہنسنے سے ک

"میں احمق ہوتا تو آپ کا چیف میرے پاؤں پکڑ کر مجھے یہاں بھیجتا ـــــ" سلیمان بولا۔

"اچھا۔ تو تمہیں چیف نے بھیجا ہے ہمارا دماغ خراب کرنے کے لئے ـــــ" تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ـــــ وہ مجھے آپ سے زیادہ قابل سمجھتا ہے ـــــ" سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں تمہاری قابلیت صرف اچھا کھانا پکانے تک ہے ـــــ" تنویر بولا۔ "تم اور کوئی کام نہیں کر سکتے ـــــ"

"کیوں نہیں کر سکتا ـــــ" سلیمان نے تیزی سے کہا "کیا آپ میرے وہ کارنامے بھول چکے ہیں جو میں نے مس جولیا کے ساتھ بیروت میں انجام دیئے تھے ـــــ"

"وہاں بھی تم نے محض حماقتوں کے سوا کچھ نہ کیا ہوگا ـــــ" تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا "میں نے تو آج تک تمہارا کوئی کارنامہ

؎ ملاحظہ فرمائیں۔ ایکشن اِن بیروت۔ جولیا کی واپسی۔ احمق کا اغوا۔ ظلم اور موت

دیکھا ـــــ"

"اب دکھاؤں ـــــ" سلیمان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ" تنویر نے بے ساختہ پوچھا۔

"کارنامہ ـــــ" سلیمان بولا "ویسے پہلے بھی آپ نے میرے کارنامے دیکھے ہیں۔ یاد نہ ہو تو بلاؤ کیپٹن حمید کے دوست بیٹھ کو جسے کرنل فریدی نے میرے پاس بھیجا تھا ـــــ"

"بس۔ بس۔ اب چپ ہو جاؤ۔ میرا دماغ مت کھاؤ ـــــ" تنویر غرایا۔ "ورنہ ـــــ"

باہر سے قدموں کی آہٹیں ابھر رہی تھیں جو قریب آتی جا رہی تھیں اور صفدر، جولیا اور چوہان سلیمان کی باتوں پر مسکرا رہے تھے۔

"ورنہ آپ بھی میرا دماغ چاٹیں گے ـــــ" سلیمان بولا "لیکن دیکھئے۔ میں آپ کو اپنا دماغ چاٹنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہ دماغ اب ایکسٹو کی ملکیت ہے۔ ایسے دماغ صدیوں میں ملتے ہیں۔ اگر آپ کو دماغ چاٹنے کا اتنا ہی شوق ہے تو عمران صاحب کا چاٹ لینا ـــــ"

"صفدر ـــــ یار اس احمق کے بچے کو سمجھاؤ۔ کہیں ملا نہ کھا بیٹھے ـــــ" تنویر نے صفدر سے غصیلے لہجے میں کہا۔

؎ ملاحظہ فرمائیں۔ ایکشن اِن بیروت۔ جولیا کی واپسی۔ احمق کا اغوا۔ ظلم اور موت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ناشتا کر چکا ہوں۔ ناشتے کے بعد کچھ کھانا میری عادت نہیں ہے۔۔۔" سلیمان نے کہا۔ "یہ عادت صرف آپ میں ہے کہ ناشتہ کرنے کے فوراً بعد ہاضمے کے لئے مولی کے نمک کی بجائے کسی کا دماغ۔۔۔!"

"سلیمان۔۔۔تم ہی زبان بند کر لو۔۔۔" کیپٹن باری نے غصے سے کہا

اسی لمحے کمرے میں دلیر خان کے ساتھ ایک بوڑھا داخل ہوا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس بوڑھے کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور چہرے پر سیاہ داڑھی۔ شکل سے وہ مقامی معلوم ہوتا تھا۔

"اوہ۔۔۔تم تو کہہ رہے تھے کہ دلہن تیار ہے۔۔۔" بوڑھے نے پلٹ کر دلیر خان سے مقامی زبان میں کہا۔ "مگر یہاں تو کوئی بھی شادی کے لئے تیار نظر نہیں آ رہا۔۔۔"

"میں تیار ہوں مولوی صاحب۔۔۔!" سلیمان جلدی سے بولا۔

"اچھا۔۔۔تو تم ہو دلہن کے بھائی اور دولہا کے سالے۔۔۔" بوڑھے نے حیرت سے کہا۔

"نہیں۔۔۔وہ تو یہ ہیں۔۔۔" سلیمان نے تنویر کی طرف اشارہ کیا۔ "میں تو دولہا ہوں۔۔۔"

"دلیر خان۔۔۔بولو۔۔۔کتنے دام دوں دولہا کے۔ رعایتی قیمت بتانا۔۔۔" بوڑھے نے دلیر خان سے پوچھا۔

"کیا۔۔۔کیا تم مجھے خریدنا چاہتے ہو۔۔۔؟" سلیمان حیران ہوتا ہوا بولا

"اور کیا مفت لے جاؤں تمہیں۔۔۔؟" بوڑھے نے ناگواری سے کہا۔ "یاد رکھو مسٹر دولہا۔ میں مفت والے جانور کی قربانی نہیں دیا کرتا"

"لاحول ولا۔ میں تو تمہیں مولوی سمجھا تھا۔۔۔" سلیمان منہ بنا کر بولا۔ "مگر تم تو قصائی معلوم ہوتے ہو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔میں قصائی نہیں ہوں مسٹر دولہا۔ میں نانبائی ہوں۔" بوڑھا غصے سے بولا۔

"نانبائی ہو یا جورو کے بھائی ہو۔ میرا بکنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" سلیمان سخت لہجے میں بولا۔

"مگر یہ تو کہہ رہا تھا کہ دولہا بکتا ہے۔۔۔" بوڑھے نے حیرت سے کہا۔

"وہ ہمارے ہمسایہ ملک میں بکتا ہے۔۔۔" سلیمان نے کہا "ہمارے میں تو صرف دلہنیں ہی بکتی ہیں۔۔۔"

باقی لوگ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے ہوئے بوڑھے کو گھور رہے تھے۔

"اچھا برخوردار۔۔۔لاؤ پھر دلہن ہی مجھے بیچ دو۔ میں اس کے منہ مانگے دام دوں گا۔۔۔"

"دلیر خان۔۔۔یہ کیا بکواس ہے۔۔۔" جولیا غصیلے لہجے میں بولی۔ "کون ہے یہ احمق بوڑھا۔۔۔"

"مس دلہن ۔ گھبرائیں مت ۔ میں آپ کو مفت میں نہیں لوں گا ——
بوڑھا جلدی سے بولا ۔

"شٹ اپ —— "جولیا غرائی ۔ "میں نے تم سے بات نہیں کی
"دلیر خان —— یہ گدھا کہاں سے پکڑ لائے ہو —— " تنویر نے بوڑھے
کو گھورتے ہوئے دلیر خان سے پوچھا ۔

"یہ کون ہے مسٹر دولہا —— " بوڑھے نے سلیمان سے پوچھا ۔
"یہ بھی دولہا ہے برائے فروخت —— " سلیمان بولا ۔ "جو دل چاہے
دام دے کر لے جائیں —— "

"عمران صاحب ۔ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے " صفدر نے بوڑھے
مسکرا کر کہا ۔

اور بقیہ ممبرز بے ساختہ چونک پڑے ۔ پھر وہ بھی عمران کو پہچان گئے ۔
"صفدر صاحب ۔ آپ جلدی بول پڑے ۔ کم از کم دام تو بے لینے
"سلیمان نے مسکرا کر کہا ۔

"واقعی یار —— تم نے جلدی کی —— " بوڑھا آگے بڑھ کر کرسی
پر بیٹھتا ہوا بولا تو اس کی آواز بدلی ہوئی تھی ۔ وہ عمران
تھا اور پرمود سے ملنے کے بعد سیدھا وہاں چلا آیا
تھا ۔

"چیف نے کیا ہدایات دی ہیں عمران صاحب ——
چوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"تم اوھ —— مسٹر چوہان —— تم —— " عمران یوں چونکتا ہوا
جیسے پہلے چوہان پر نظر نہ پڑی ہو ۔

"عمران صاحب —— آپ چشمہ اتار کر دیکھیں تو آپ کو کیپٹن
صاحب بھی نظر آ جائیں گے —— " سلیمان نے مسکرا کر کہا ۔

"اوہ —— واقعی —— ! " عمران چشمہ اتار کر کیپٹن بابر کو
دیکھتا ہوا حیرت سے بولا ۔ "میں سمجھا تھا کہ دلہن کا بھائی
ہے —— "

"سنجیدہ ہو جائیں عمران صاحب —— " صفدر بولا ۔ "بہت ہو لیا
اب کوئی کام کی بات کریں —— "

"کام کی بات تو تمہارا چوہا ہی کر سکتا ہے پیارے ۔
تو خود بھی نکما ہوں اور میری باتیں بھی —— " عمران نے
کہا ۔

"تو پھر تم یہاں کیا جھک مارنے آئے ہو —— "
نے جل کر کہا ۔

"نہیں —— مچھر مارنے آیا ہوں —— " عمران نے شوخی
کہا ۔ "تم مارو گے —— ؟ "

"ایسے بیہودہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو —— " تنویر
سے بولا ۔ "خدا تمہیں مزید توفیق دے —— "

"لو —— تم کہتے ہو کہ کام کی بات نہیں کرتا میں —— "

عمران نے صفدر سے کہا۔ "کام کی بات کروں تو تمھا
یار اُسے بیہودہ کام قرار دیتا ہے۔ اب تم بھی تبا
میں کام کی بات کروں یا صرف کام کروں ؟" اس کی آ
بھرا گئی۔

"تم چپ ہی رہو تو ہم پر احسان ہوگا تمھارا ۔۔۔!"
غصے سے بولی۔

"گویا شاعر نے سچ ہی کہا تھا کہ احسان تیرا ہو
مجھ پر ۔۔۔" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپ

"مگر میں اتنا احمق نہیں ہوں کہ تم پر احسان کر کے اپنا کا
چھوڑ دوں اور مچھر آزادی سے عیاشی کرتے پھر
میں تو ماروں گا مچھروں کو ۔۔۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے یکدم کرسی سے لانگ
جمپ کیا اور اڑتا ہوا سا دروازے کے باہر راہدا
میں جا گرا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اچھلا اور درواز
کے پہلو میں کھڑے شخص نے بوکھلا کر اس پر فا
کھول دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یک زیرو اس کی دلکش مسکراہٹ سے گھائل ہونے والا نہیں
وہ لڑکی اس کے لیے بالکل اجنبی تھی۔ یقیناً وہ کسی غلط فہمی کا شکار
یہاں پہنچی تھی۔

ہیلو ۔۔۔ کیا آپ ہی یہاں رہتے ہیں ؟" لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا
جی ہاں ۔۔۔" بلیک زیرو نے غور سے اس کے چہرے کا جائزہ لیتے
نے سر ہلایا۔" فرمائیے ۔۔۔"

آپ اندر آنے کی اجازت دیں گے تو کچھ کہہ سکوں گی۔" لڑکی
آمیز لہجے میں کہا۔

بلیک زیرو نے ایک لمحہ کے لیے سوچا پھر سر ہلا کر پیچھے ہٹتا ہوا بولا
یف لائیے "

لڑکی پرس ہلاتی ہوئی اندر آ گئی۔ بلیک زیرو نے دروازہ بند
پھر آگے بڑھتے ہوئے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے اسے
ٹھنے کے لیے کہا اور خود میز کی دوسری جانب کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ
کی میز پر پرس رکھتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ بلیک زیرو اس کی
ف دیکھتا ہوا اس کے بولنے کا منتظر تھا۔

" میرا نام انیسہ ہے۔ اور میں پرائیویٹ سراغرساں ہوں ۔۔۔"
ہ ایک لمحہ بعد مسکراتی ہوئی بولی۔

اور اس بار بلیک زیرو کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا لیکن اس
نے فوراً ہی اپنی حیرت پر قابو پالیا، حیرت کے تاثرات چہرے پر

موجود مقامی میک اپ کی تہہ کے نیچے دبے رہے تھے۔

"میں آپ کو مزید سسپنس میں نہیں رکھنا چاہتی تاکہ آپ کسی غل
فہمی کا شکار نہ ہوں۔۔۔" وہ اسے خاموش پاکر پھر کہنے لگی۔ "میں
نے کچھ دیر پہلے نیچے ہال میں ناشتا کیا تو میں نے ایک ایسے آدمی
چیک کیا جو میک اپ میں تھا۔ وہ کاؤنٹر کلرک سے اس کمرے کے
کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا۔ وہ یہاں آپ
دروازے تک آیا اور واپس چل دیا۔ ہال میں پہنچ کر اس نے فو
پر کسی سے بات کی اور ایک میز پر بیٹھ گیا۔ میں نے اس کی گفتگو
چند الفاظ سنے۔ اس نے کہا تھا کہ عمران کا ساتھی اب بھی اپنے
کمرے میں موجود ہے۔ تب میں سمجھ گئی کہ وہ کس عمران کی
بات کر رہا تھا۔ کیونکہ علی عمران کو میں نے کل دوپہر میجر پرمود کے
فلیٹ میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ میں بھی اسی بلڈنگ کے
ایک فلیٹ میں مقیم ہوں۔ میں نے بہتر سمجھا کہ آپ کو خبردار
کر دوں کیونکہ آپ ہمارے برادر ملک کے باشندے ہیں۔"

"اس کی بات سن کر بلیک زیرو سناٹے میں آگیا۔ ایک لمحہ بعد
اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مس انیسہ ۔۔۔ آپ بہت ذہین خاتون ہیں ۔۔۔"

"شکریے کی بات نہیں جناب۔ یہ تو میرا اخلاقی فرض تھا۔
اب مجھے اجازت دیجیے ۔۔۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا وہ آدمی اب بھی ہال میں موجود ہے۔" بلیک زیرو نے پوچھا
"جی ہاں ۔۔۔ کیا آپ اسے چیک کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔" اس نے
لا کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔ آئیے ذرا نشاندہی کر دیں ۔۔۔" بلیک زیرو اٹھتا ہوا بولا
"میں حلیہ بتا دیتی ہوں اس کا۔ بہتر یہ ہے کہ آپ تنہا ہی جائیں
پ کے ساتھ جاؤں گی تو وہ مجھے بھی آپ کی ساتھی سمجھے گا۔"
یسہ بولی۔ "آپ چاہیں تو میں آپ کی واپسی تک یہیں بیٹھتی ہوں۔"
"ہاں ۔۔۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔" بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔
پ ان کا حلیہ بتائیں ۔۔۔"

انیسہ نے حلیہ بتایا اور بلیک زیرو اٹھ گیا۔ اس نے دروازہ
کھولا اور باہر نکل گیا۔ انیسہ اطمینان سے بیٹھی رہی بلیک زیرو کے
قدموں کی آہٹیں دور ہوتی گئیں۔ چند لمحوں بعد انیسہ اٹھی۔ وہ
دروازے پر آئی۔ دروازہ کھول کر اس نے باہر جھانکا۔ راہداری
میں کوئی نہ تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور میز کے پاس آگئی۔
اس نے پرس کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا کلپ نکالا جس
کے ساتھ ہاتھ بھر لمبا باریک سا تار اٹیچ تھا۔ اس نے میز پر رکھا
ٹیلیفون سیٹ اٹھا کر الٹایا اور اس کے پیندے میں واقع ایک
سوراخ میں کلپ تار سمیت داخل کر دیا۔ ٹیلیفون سیدھا کر کے
رکھنے کے بعد اس نے اپنا پرس اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قریب پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ باہر کوئی نہ تھا۔ چنانچہ وہ کمرے سے باہر آئی اور دروازہ بند کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ لفٹ کے قریب پہنچ کر اس نے زینوں کی طرف دیکھا۔ پھر فلور بورڈ کی طرف دیکھنے لگی۔ لفٹ اوپر سے نیچے آرہی تھی۔ اس نے لفٹ روکنے کے لیے اس فلور کا بٹن دبا دیا۔ جہاں موجود تھی۔ ایک دو لمحوں بعد لفٹ وہاں آرکی اور اس کا خودکار دروازہ کھل گیا۔ لفٹ میں دو مسافر پہلے سے موجود تھے۔ اس نے ایک بار پھر زینوں کی طرف دیکھا اور لفٹ میں داخل ہوگئی۔ ایک مسافر نے اس سے فلور کا پوچھا اور اور اس نے گراؤنڈ فلور کہہ دیا۔ مسافر نے گراؤنڈ فلور کا بٹن دبا دیا اور لفٹ حرکت میں آکر نیچے جانے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ گراؤنڈ پر پہنچ کر رک گئی۔

دروازہ کھلنے پر اس کے ہمسفر باہر نکل گئے۔ اس نے لفٹ سے سر نکال کر ہال کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر باہر نکل آئی۔ اب اس کا رخ ہال کے خارجی دروازے کی طرف تھا۔ لیکن اس کی نگاہیں چاروں جانب کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ ہال سے باہر آئی اور بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہوٹل کے گیٹ سے باہر آکر وہ دائیں جانب کھڑی سرخ رنگ کی کیڈلاک کار کی طرف بڑھی۔ کار خالی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ

پر بیٹھی اور انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی چوک پر پہنچ کر اس نے کار دائیں جانب کی سڑک پر چھوڑ دی اور کچھ فاصلے پر واقع ایک پبلک فون بوتھ کے سامنے روک کر کار سے اتر آئی وہ بوتھ میں داخل ہوئی اور ہک سے ریسیور اتار کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"ہیلو کیپٹن اسپیکنگ ـــ" سلسلہ ملنے پر ایک آواز سنائی دی۔

"مارتھا بول رہی ہوں باس ـــ" ماؤتھ پیس میں کہا۔ "کام ہو گیا ہے ـــ"

"ویری گڈ ـــ کوئی پرابلم ـــ؟" باس نے پوچھا۔

"نو سر ـــ میں نے بڑا خوبصورت طریقہ اختیار کیا تھا اور اسے مجھ پر ذرا بھی شک نہیں ہوا تھا ـــ" مارتھا بولی۔ پھر اس نے تفصیل کے ساتھ اپنی کارگزاری بیان کر دی۔

"تم بہت ذہین لڑکی ہو مارتھا ـــ" باس نے تعریف کی۔ "اب تم واپس اپنے ٹھکانے پر چلی جاؤ۔ ضرورت پڑی تو کال کر لوں گا ـــ"

"رائٹ سر ـــ اور کوئی حکم ـــ" مارتھا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"فی الحال آرام کرو ـــ گڈ بائی ـــ" باس نے کہا۔

اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔ مارتھا نے بھی ریسیور ہک سے لٹکایا

اور بوتھ کا دروازہ کھول کر باہر آگئی۔ کار کے پاس پہنچ کر
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور چل پڑی
"باس نے کیا ہدایات دی ہیں ——" دفعتاً ایک آواز سنائی دی
اور مارتھا بے ساختہ اچھل پڑی۔ اس نے پلٹ کر
دیکھنے کی کوشش کی مگر فوراً ہی ایک ریوالور کی نالی اس کی
گردن سے آلگی اور ساتھ ہی غراہٹ سنائی دی۔
"سیدھی بیٹھی رہو۔ ورنہ گدی میں سوراخ کر دوں گا"
مارتھا کے ہاتھ اسٹیرنگ پر لرز کر رہ گئے اس نے
سامنے لگے آئینے میں پیچھے کا منظر دیکھا اور اس کے
بدن میں خوف کی سرد سی لہر دوڑتی چلی گئی۔ عقبی
نشست پر بلیک زیرو بیٹھا تھا اور اس کے لبوں پر
درندگی سے بھرپور مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جونہی جیپ کی رفتار کم ہوئی اور جیپ رکنے لگی،
وہ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر مگر انتہائی سرعت سے اسٹین گن
کا بیلٹ اپنے کندھے اور گردن میں ڈالتی ہوئی جیپ کے
عقبی حصے سے اتر کر لٹک گئی اور پھر آہستہ سے جیپ
کے نیچے رینگ کر اس کی پروپیلر شافٹ کے ساتھ
چمٹ گئی۔ یہ شافٹ انجن کی طاقت پچھلے پہیوں کو پہنچاتی
ہے اور گاڑی کے حرکت میں آنے پر گھومنے لگتی ہے۔
مگر اسے عارضی طور پر اس شافٹ کے ساتھ چمٹنا پڑا تھا۔
تاکہ اگر کوئی جھک کر جیپ کے نیچے دیکھنے کی کوشش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتا تو وہ اسے نظر نہ آتی۔ چنانچہ ادھر جیپ رکی۔ اُدھر و
شافٹ کے ساتھ چمٹ گئی جو ابھی متحرک ہی تھی مگر
اس کی حرکت مفقود ہوتی جا رہی تھی۔

یہاں سے اسے جیپ کے قریب آنے والے
فوجیوں کے صرف پاؤں ہی دکھائی دیتے تھے پھر تقریب
ایک منٹ بعد جونہی جیپ کے ڈرائیور نے جیپ کا گیئ
بدلا۔ اس نے شافٹ پر تیزی سے پیچھے کی جانب حرکت
کی اور جیپ کے نیچے سے نکل کر جیپ کے عقبی دروازے
پر ہاتھ جماتی ہوئی اچھل کر جیپ میں سوار ہو گئی۔ اندر
آتے ہی وہ جیپ کے فرش پر سینے کے بل لیٹ گئی۔

جیپ آگے بڑھی اور گیٹ سے اندر احاطے میں
داخل ہو گئی۔ ایک دو لمحوں بعد جیپ رکی اور اس کا
انجن بند ہو گیا۔ اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ ڈرائیور
اتر رہا تھا۔

اس کے نیچے اتر جانے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی۔ اس
نے جیپ سے باہر جھانکا اور آگے پیچھے کا جائزہ لیا
دائیں جانب برآمدے کے سامنے ایک شیڈ کے نیچے
چند فوجی گاڑیاں کھڑی تھیں اور مکینک ان کی مرمت میں
مصروف تھے۔ برآمدے کے پاس ایک محافظ ٹہل رہا تھا

یپ کا ڈرائیور برآمدے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چند لمحوں
وہ وہاں ٹہلتے محافظ سے کوئی کلام کئے بغیر برآمدے میں
ل ہو کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

تمثیلہ نے اطمینان کا سانس لیا اور انتظار کرنے لگی۔ اسے
ن تھا کہ ڈرائیور عمارت کے اندر موجود میجر فاران کو اس کے
لق بتائے گا اور فوراً ہی اس کی تلاش شروع ہو
ئے گی۔ چنانچہ اب اُسے برآمدے کے سامنے ٹہلتے
لے کے وہاں سے ہٹنے کا انتظار کرنا تھا۔ اسے زیادہ
ہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ محافظ ٹہلتا ہوا شیڈ
نیچے کھڑی گاڑیوں کی دوسری جانب چلا گیا۔

تب وہ تیزی سے گن سنبھال کر نیچے اتری اور تیزی
ے برآمدے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں
اروں طرف کی نگرانی کر رہی تھیں اور اسٹین گن کسی بھی
طرے سے نپٹنے کے لئے تیار تھی۔ مگر وہ کسی خطرے
سے دوچار ہوئے بغیر برآمدے میں داخل ہونے میں کامیاب
ہو گئی۔ برآمدے سے راہداری میں داخل ہوتے وقت
وہ خاصی محتاط تھی۔ مگر راہداری میں کوئی نہ تھا۔ چنانچہ وہ
اطمینان سے اس کمرے کی طرف بڑھنے لگی جس سے
ازیں ابھر رہی تھیں۔ اور اس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ دبے پاؤں چلتی ہوئی دروازے کے پاس پہنچی۔ آ
میں رہ کر اس نے اندر جھانکا۔ کمرے کا منظر دیکھ کر غصے
سے اس کے جبڑے بھنچ گئے۔ اس نے تیزی سے اپنے
لباس میں چھپی ہلاکت خیز شعاعوں والی نلکی نکالی اور
پھر جونہی اندر موجود چابک بردار نے چابک والا ہاتھ بلند
کیا اس نے ہاتھ اندر کرتے ہوئے اس پر شعاع فائر
کر دی ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر اندر گھس گئی۔

چابک بردار کے حلق سے کریہہ چیخ نکلی اور اس کے
چہرے کا دائیں حصہ خون آلود لوتھڑے میں تبدیل ہو گیا۔
وہ تڑپتا ہوا فرش پر گرا اور تمثیلہ نے تیزی سے گن
میجر پر تان لی جو کرسی پر بیٹھا تھا۔ تمثیلہ کو دیکھ کر وہ سب
اچھل پڑے۔ فرش پر پڑی فوجی لڑکیوں کے چہروں پر
حیرت و مسرت ٹپکنے لگی تھی۔

" خبردار ـــــ کوئی حرکت نہ کرے ورنہ سب کو بھون
دوں گی ـــــ" تمثیلہ غرائی۔

" تم ـــــ تم اندر کیسے آگئیں ـــــ" میجر غصیلے
لہجے میں بولا۔

" تمہارا آدمی لایا ہے ـــــ" تمثیلہ نے ڈرائیور کی طرف
اشارہ کیا۔ " اس نے تمہیں یقیناً بتا دیا ہو گا ـــــ"

Aswal Raza www.BooksPK.com

ـــــ" میجر نے ڈرائیور کو گھورا جو دوسروں سے زیادہ
نظر آ رہا تھا۔ " تم تو کہتے تھے کہ یہ جیپ سے اتر گئی
ـــــ"

س بیچارے نے درست ہی کہا تھا ـــــ" ڈرائیور
بجائے تمثیلہ نے جواب دیا۔ " تم اپنی بات کرو۔ میں
تمہیں گذشتہ ملاقات پر وارننگ دی تھی کہ ان
یوں پر ہاتھ نہ اٹھانا ـــــ"

مجھ اس منت کرو ـــــ" میجر غرایا۔ " زندگی چاہتی ہو
ن پھینک دو۔ تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتیں ـــــ"

زندگی کی پروا ہوتی تو لاک اپ سے باہر نہ آتی ـــــ"
لہ غرائی۔ " چنانچہ تم میری زندگی کی بجائے اپنی فکر کرو۔
نے ان بے گناہوں پر تشدد کر کے اپنی موت کو بلا لیا ہے۔"
تم ان کی ٹھیکیدار نہیں ہو۔ یہ تمہاری دوست نہیں بلکہ
اسرائیلی کی طرح تمہاری دشمن ہیں۔ ان کی حمایت کرنے
ے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا ـــــ"
بہر حال اب تو آ ہی چکی ہوں۔ فائدہ یا نقصان سوچنے
وقت گزر چکا ہے۔ یہ وقت تو تمہاری موت کا ہے۔"
نے سخت لہجے میں کہا۔ " اپنا ریوالور نکال کر میز پر
ل دو ـــــ"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے ڈرائیور کے ساتھ کھڑے فوجی نے اپنی گ[illegible]
سے حرکت کرنے کی کوشش کی مگر تمثیلہ نے یکدم اس [illegible]
جانب گن گھما دی۔

"کوئی حرکت مت کرو۔ ورنہ چھلنی کر ڈالوں گی ——
وہ غرائی "تم دونوں ہاتھ بلند کر کے دیوار کے ساتھ کھڑ[illegible]
ہو جاؤ۔ جلدی کرو ——"

وہ دونوں اس کا حکم سُن کر خوفزدہ ہو گئے اور ہا[illegible]
بلند کر کے الٹے قدموں دیوار کے پاس جا کھڑے ہو[illegible]
تمثیلہ نے گن کی نالی دوبارہ میجر کی طرف کر دی۔

"تم نے اس پر کیا چیز فائر کی تھی —— ؟" اس [illegible]
تمثیلہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ جاننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے میجر ——
ریوالور نکال کر میز پر رکھ دو۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہو گا
تمثیلہ نے دھمکی دی۔

اس پر میجر نے خونخوار نگاہوں سے اُ[illegible]
گھورتے ہوئے اپنے ہولسٹر سے ریوالور نکالا اور میز [illegible]
ڈال دیا۔ تمثیلہ آگے بڑھی اور اس نے ریوالور اٹھا لی[illegible]
پھر وہ گھوم کر میجر کی پشت پر آئی اور گن کی نالی اس
گردن پر رکھ دی۔

[illegible]ے —— تم ان لڑکیوں کو کھول دو ——" تمثیلہ
[illegible]ڈرائیور کے ساتھ کھڑے فوجی سے کہا
اس نے میجر کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا
میجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فوجی ہاتھ گرا کر آگے بڑھا
[illegible]فرش پر پڑی لڑکیوں کی بندشیں کھولنے لگا۔ آزاد
[illegible]تے ہی لڑکیاں لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہو گئیں۔ تمثیلہ
[illegible]اس فوجی کو پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا اور وہ دوبارہ
[illegible]بلند کر کے دیوار کے پاس جا کھڑا ہوا۔
[illegible]کیا تم باہر جیپ تک چل سکتی ہو ——" تمثیلہ نے
[illegible]یوں سے پوچھا
اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر غصیلے لہجے
[illegible]میں بولا "تم انہیں کہیں نہیں لے جا سکتیں۔ باہر پورا
[illegible]ٹ تمہاری تلاش میں ہے ——"
[illegible]پرواہ مت کرو —— میں سب کو سنبھال لوں گی ——"
[illegible]لہ نے لاپرواہی سے کہا
اور میجر کا ریوالور ایک لڑکی کی طرف اچھال دیا۔ اس
[illegible]ریوالور کیچ کر لیا۔
[illegible]ان دونوں کو بے ہوش کر دو۔ ان کی کھوپڑیاں ریوالور
[illegible]دستے سے بجا ڈالو ——"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریوالور بردار لڑکی نے آگے بڑھ کر باری باری ڈرائیو
دوسرے فوجی کے سر پر ریوالور کے دستے سے ضربیں لگ
اور وہ لڑکھڑا کر گر گئے۔ اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو
چکے۔ اب میجر خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"میجر — زندہ رہنا چاہتے ہو —!" تمثیلہ
میجر سے پوچھا۔

اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تمثیلہ بولی "ت
تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ اس طرح کہ کسی کو شک
نہ ہو۔ لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ تمہاری ذرا سی بھی غل
حرکت تمہیں جہنم میں دھکیل سکتی ہے — کھڑے
ہو کر میرے آگے چلو —"

میجر کرسی سے اٹھا اور مردہ قدموں سے تمثیلہ
آگے آگے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

Aswal Raza www.booksfree

عمران اندھا نہیں تھا۔ وہ اس آدمی پر جست
لگاتے وقت اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور دیکھ
چکا تھا۔ چنانچہ جونہی اس آدمی نے عمران پر فائر کیا۔
عمران نے سنگ ہی آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو
گولی سے بچایا اور گولی دیوار میں جا لگی۔ اس کے ساتھ
ہی وہ اس آدمی سے آ ٹکرایا۔ اس مقامی شخص کو دوسرا
فائر کرنے کا موقعہ نہ ملا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل
گیا۔ عمران نے سنبھل کر اس کے جبڑے پر مکا رسید کیا
اور وہ کراہتا ہوا بائیں جانب جا گرا۔ مگر پھرتی سے کھڑا ہو

گیا اور پلٹ کر برآمدے کی طرف دوڑنا ہی چاہتا تھا کہ …
نے لپک کر اس کی گردن دبوچ لی۔

"جاتے کہاں ہو مچھر کی اولاد ___" عمران اُسے …
جھٹکے سے دروازے کی طرف دھکا دیتا ہوا غرایا۔

اتنے میں عمران کے ساتھی بھی کمرے سے باہر آ گ…
اور حیرت سے اس آدمی کی طرف دیکھنے لگے۔ جبکہ دلیر خ…
نے ریوالور نکال کر اس پر تان لیا۔ وہ آدمی کراہتا ہوا …
دروازے میں جا گرا تھا۔ دلیر خان کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ…
کہ وہ دوبارہ نہ اٹھا۔

"یہ کون ہے عمران صاحب ___" چوہان نے پو…

"جورو کا بھائی عرف حکم کا غلام ___" عمران نے …
احمقانہ انداز میں اُسے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"مگر یہ یہاں کیا کر رہا تھا ___" چوہان مسکرا کر بولا …

"عمران کی بیگم ___ اوہ نہیں ___ پان کی بیگم کو د…
رہا تھا ___" عمران بولا "یقین نہیں آتا تو جولیا سے
پوچھ لو ___"

اس کا مطلب سمجھ کر صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان ہنس…
پڑے مگر جولیا نہ سمجھ سکی۔

"مجھے کیا پتا ___" وہ منہ بنا کر بولی۔

Aswad Raza
www.bookspk.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

…ہاں ___ تم بتاؤ یار ___ تمہیں تو پتا ہے نا ___"
…تے اس آدمی کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرتے ہوئے
… وہ کراہنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے خوف جھانک
…تھا مگر وہ خاموش رہا۔

… اسے اندر لے چلو ___ میں ذرا باہر دیکھتا ہوں۔ شاید
…ی اور مچھر موجود ہو ___" عمران نے ان سے کہا
… اور پلٹ کر برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے
…ش سے اس آدمی کا ریوالور اٹھا لیا۔ برآمدے میں کوئی
…تھا۔ اس نے باہر آ کر کمپاؤنڈ کا جائزہ لیا اور وہاں بھی
…کو نہ پا کر عمارت کے عقب کی جانب چل دیا۔ جونہی
… عمارت کے پہلو کی جانب مڑا۔ دیوار کے ساتھ پشت
…ئے کھڑے ایک شخص نے اس کے ریوالور پر ہاتھ مارا
…ر دوسرے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کی نالی عمران کے
…نے سے لگا دی۔ عمران کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔

"… ہاتھ بلند کر لو عمران ___ ورنہ گولی سینے کے پار کر دوں
گا ___" وہ غرایا۔

عمران نے سنبھل کر اس کی طرف دیکھا اور ٹھنڈا
سانس لیتے ہوئے ہاتھ بلند کر لئے۔ وہ آدمی بھی بلگارنوی
تھا مگر اس کا لہجہ اسے غیر ملکی ظاہر کر رہا تھا۔ یقیناً وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میک اپ میں تھا۔

"تم کون ہو بھائی اور یہاں کیا کر رہے ہو ۔۔۔؟" عمران نے پوچھا

"میں تمہاری موت ہوں ۔۔۔" وہ غصیلے لہجے میں بولا

"میرا ساتھی کہاں ہے ۔۔۔؟"

"کونسا ساتھی ۔۔۔؟" عمران نے پوچھا

"وہی جسے تم نے اندر پکڑا ہے ۔۔۔!" وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا ۔۔۔ وہ ۔۔۔!" عمران سر ہلاتا ہوا بولا" وہ اندر کمرے میں بیٹھا عیاشی کر رہا ہے ۔۔۔"

"کیا مطلب ۔۔۔ کیسی عیاشی ۔۔۔؟" وہ آدمی چونکا

"میری بیگم کے ساتھ چائے پی رہا ہے۔ تم پیو گے ۔۔۔" عمران نے پوچھا

"بکواس مت ۔۔۔" وہ آدمی غرایا "اسے کوئی نقصان پہنچا تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا ۔۔۔"

"میرا خون تو کڑوا ہے۔ اس لئے میں تمہیں صرف چائے پلا سکتا ہوں ۔۔۔"

"شٹ اپ ۔۔۔" وہ جبڑے بھینچتا ہوا بولا۔ "اندر چلو ۔۔۔ ہاتھ گراتے یا اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کرنے کی

کوشش کی تو بلا دریغ فائر کر دوں گا ۔۔۔ چلو ۔۔۔"

"اچھا ۔۔۔ مگر کیا تم سیریس ہو یا یونہی دھمکی دے رہے ہو ۔۔۔؟" عمران نے پوچھا

"کوئی غلط حرکت کر کے دیکھو۔ پھر تمہیں پتا چل جائے گا کہ میں کتنا سیریس ہوں ۔۔۔" وہ دانت پیستا ہوا بولا "چلو ۔۔۔!"

عمران مڑا اور اس کے آگے آگے چلنے لگا۔ وہ آدمی اس کی کمر سے ریوالور کی نالی لگائے چل رہا تھا۔

"کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گے ۔۔۔؟" عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

"پہلے میں اپنے ساتھی کو دیکھ لوں۔ پھر تعارف بھی کرا دوں گا ۔۔۔" وہ غرایا۔ "فی الحال خاموشی سے چلو۔"

وہ برآمدے میں داخل ہوئے۔ راہداری میں اس وقت کوئی نہ تھا۔ یقیناً عمران کے ساتھی گرفتار شدہ شخص سمیت کمرے میں موجود تھے۔ وہ اس طرف بڑھے۔ دروازہ کھلا تھا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا تو سب نے ان کی طرف دیکھا اور عمران کو اس آدمی کے ریوالور کی زد میں دیکھ کر وہ اچھل پڑے۔ پہلا آدمی فرش پر بیٹھا تھا اور دلیر جان نے اس پر ریوالور تان رکھا تھا جبکہ عمران کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

"دوستو ـــ دوسرا مچھر مجھے شکار کر لایا ہے ـــ"
عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا

"کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے ـــ" ریوالور
بردار بولا "ہاتھ بلند کر لو۔ ورنہ عمران کی کمر میں سوراخ کر
دوں گا ـــ"

پھر اس نے دلیر خان کو حکم دیا "تم بھی ریوالور پھینک
کر ہاتھ بلند کر لو ـــ"

دلیر خان نے عمران کی طرف دیکھا: وہ ریوالور پھینک کر
ہاتھ اٹھا دیئے۔ کیونکہ عمران نے اسے ایسا کرنے کا اشارہ
کر دیا تھا۔

فرش پر بیٹھا آدمی اٹھا اور اس نے دلیر خان کا ریوالور
اٹھا کر عمران کے ساتھیوں پر تان لیا۔ اس کا جبڑا سوجا ہوا
تھا اور ہونٹ زخمی تھا۔

"نمبر فور ـــ تم ان کے قابو میں کیسے آ گئے تھے ـــ"
اس آدمی نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

"نجانے عمران کو میری موجودگی کا کیسے احساس ہو گیا
تھا۔ اس نے اچانک باہر آ کر مجھے دبوچ لیا تھا ـــ"
دوسرے نے بتایا۔

"مجھے احساس نہیں الہام ہوا تھا یار ـــ" عمران نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہ لہجے میں کہا "اب پھر ہو رہا ہے ـــ"
پھر اس نے صفدر سے کہا "یار ـــ پرمود کو کہو
روم سے باہر نہ آئے ـــ خطرہ ہے ـــ"

اس کی بات سن کر ان دونوں ریوالور برداروں نے
بے ساختہ دائیں کونے میں واقع اٹیچ باتھ روم کے دروازے
کی طرف دیکھا اور اسی لمحے عمران ایڑیوں کے بل گھومتا
چلا گیا۔

Aswad Raza

مارتھا، بلیک زیرو کو غیر متوقع طور پر دیکھ کر یقیناً
خوفزدہ ہو گئی تھی۔ لیکن خوف کی علامات آنکھوں تک ہی
محدود تھیں۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا اور
چہرہ سپاٹ ہی نظر آ رہا تھا جس کا واضح مطلب تھا کہ
وہ میک اپ میں تھی۔ اگرچہ اس نے ہوٹل کے کمرے میں
بلیک زیرو کے ساتھ بلگارنوی زبان میں ہی بات کی تھی۔
لیکن بلیک زیرو نے وہیں محسوس کر لیا تھا کہ اس کا لہجہ مقامی
نہیں اور وہ میک اپ میں ہے۔ اس شک کی بنیاد پر اس
نے مارتھا کو اچھی طرح چیک کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس

کے لئے اس نے نگرانی کرنے والے کا جائزہ لینے کے بہانے مارتھا کو کمرے میں تنہا چھوڑا تھا۔ مگر ہال میں جانے کی بجائے چند زینے اتر کر واپس پلٹ پڑا تھا اور زینوں کے قریب کمرے کی آڑ میں رک کر اس نے انتظار کیا تھا۔ پھر جب مارتھا چوروں کی مانند اس کے کمرے سے نکل کر لفٹ میں سوار ہوتی دکھائی دی تو وہ سمجھ گیا تھا وہ اس کے کمرے میں کچھ کر کے جا رہی تھی۔ چنانچہ وہ زینے اتر کر ہال میں پہنچا تھا اور اس نے مارتھا کو ہال کے خارجی دروازے سے باہر نکلتا دیکھ کر اس کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس نے اپنی کار میں اس کا کامیاب تعاقب کیا تھا اور جب مارتھا فون بوتھ کے پاس کار روک کر بوتھ میں داخل ہو گئی تھی تو وہ اپنی کار چند قدم پیچھے چھوڑ کر خاموشی سے مارتھا کی کار میں عقبی نشستوں کے درمیان چھپ گیا تھا۔ اس وقت مارتھا فون بوتھ میں سڑک کی طرف پشت کئے کال کر رہی تھی۔ اس لئے وہ اسے نہ دیکھ سکی تھی۔

"سامنے دیکھو مس انیسہ ــــ حادثہ کر بیٹھو گی ــــ" بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا

اور مارتھا نے سامنے دیکھتے ہوئے رفتار کم کر دی۔ شاید وہ کار روکنا چاہتی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"رکنے کی ضرورت نہیں ــــ چلتی رہو ــــ" بلیک زیرو نے دوبارہ کہا: "جہاں رکنا ہو گا بتا دوں گا ــــ"

"تم ــــ تم میری کار میں کس وقت داخل ہوئے تھے ــــ" وہ سٹپٹا کر بولی اور بریک پیڈل سے پاؤں ہٹا لیا۔

"جب تم بوتھ میں فون کر رہی تھیں ــــ" بلیک زیرو بولا

"اوہ ــــ تو کیا تم پہلے دوسری گاڑی میں میرا پیچھا کر رہے تھے ــــ؟" وہ چونکی۔

"ظاہر ہے ــــ تم جیسی مہربان لڑکی کا شکریہ بھی تو ادا کرنا ضروری تھا ــــ" بلیک زیرو نے ہنس کر کہا "آخر تم نے میری نگرانی کرنے والے کی نشاندہی کر کے مجھ پر احسان کیا تھا ــــ میں ایسے محسنوں کا اسی طرح شکریہ ادا کرتا ہوں ــــ"

"مگر ــــ مگر تم نے مجھ پر ریوالور کیوں تان رکھا ہے؟" وہ اس بار قدرے غصے سے بولی: "کیا ہوٹل میں شکریہ ادا نہیں کر سکتے تھے ــــ؟"

"وہاں تم نے موقعہ ہی نہیں دیا تھا اور میری واپسی سے قبل ہی چل دی تھیں ــــ" بلیک زیرو بولا

"سوری ــــ دراصل مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا چنانچہ مجھے فوراً ہی وہاں سے روانہ ہونا پڑا ۔۔۔۔۔" مار
نے سپاٹ لہجے میں کہا
" اور مجھے یاد آگیا تھا کہ تمہاری رہائش گاہ پر جا کر تمہا
شکریہ ادا کرنا چاہیئے ۔۔۔۔۔" بلیک زیرو طنزیہ لہجے میں ب
" ریوالور پیچھے ہٹا لو ۔ مجھے کوفت محسوس ہو رہی ہے ۔۔۔
وہ منہ بنا کر بولی ۔
" یہ لو ۔۔۔۔۔" بلیک زیرو اس کی گردن سے ریوالور ہٹا
کر گود میں رکھتا ہوا بولا " لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ اس پ
سائیلنسر نصب ہے اور گولی چلنے کی آواز کسی کو نہیں
سنائی دے گی ۔۔۔۔۔"
" ہوں ۔۔۔۔۔ کیا پاکیشائی کسی کے احسان کا بدلہ اس
طرح چکاتے ہیں ۔۔۔۔۔" وہ غصیلے لہجے میں بولی
" بکومت ۔۔۔۔۔" بلیک زیرو یکدم سخت لہجہ اختیار
کرتا ہوا بولا " میں جانتا ہوں کہ تم بلگارنوی نہیں اسرائیلی
جاسوسہ ہو اور تم نے مجھے چکر دے کر کمرے سے اس
لئے باہر جانے پر مجبور کیا تھا کہ تم کمرے میں کوئی حساس
آلہ چھپانا چاہتی تھیں تاکہ ہماری سرگرمیوں سے واقف
ہوتی رہو ۔ لیکن میں نے کمرے میں ہی تمہارا میک اپ
چیک کر لیا تھا اس لئے میں نے دانستہ تمہیں کمرے میں

چھوڑا تھا اور خود چھپ کر تمہاری نگرانی کرتا رہا تھا ۔۔۔"
ہوں ۔۔۔۔۔" وہ ہونٹ بھینچ کر غرائی " گویا تم میری
سے زیادہ ہوشیار ثابت ہوئے ہو ۔۔۔۔۔"
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز اتنے احمق نہیں ہیں کہ
یسی ناتجربہ کار لڑکیوں کے جال میں پھنس جائیں ۔۔۔"
مسکرایا
تم بھی یہ جانتے ہو گے کہ ہر اسرائیلی عظیم تر اسرائیل کے
جان ہتھیلی پر رکھے پھرتا ہے ۔۔۔۔" وہ سخت لہجے
بولی ۔
باطل قوم پر جان قربان کرنے والے شہید نہیں باطل ہی
تے ہیں ۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا " چوک
ے بائیں جانب کار موڑ لینا ۔۔۔۔۔"
اب تم کیا چاہتے ہو ۔ مختصراً بات کرو ۔۔۔۔" وہ غرائی
ساتھ ہی اس نے کار میں نصب اسٹیریو آن کر دیا اور
پیکرز سے کسی بلگارنوی نغمے کی دھن خارج ہونے لگی ۔
" کیسٹ پلیئر آف کر دو ۔۔۔۔۔" بلیک زیرو نے
سخت لہجے میں کہا
" اوہ ۔۔۔۔۔ کیا تمہیں مقامی میوزک پسند نہیں ہے
سٹر پاکیشیائی جاسوس ۔۔۔۔۔" وہ حیرت سے بولی

Aswa Raza
www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں ۔ بند کرو اسے
پچھتاؤ گی ____" وہ دوبارہ ریوالور اس کی گردن سے
لگاتا ہوا غرایا ۔

" مرضی ہے تمہاری ____" وہ میوزک بند کرتی ہو
بولی " کیا شہید روڈ سے بھی کسی طرف مڑنا ہے ____
ساتھ ہی اس نے بائیں جانب کی سڑک پر کار موڑ د
اب وہ شہید روڈ پر تھے ۔ لیکن بلیک زیرو اس کے سوال
کا مقصد سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ۔

" بس ____ سیدھی چلتی رہو ۔ مڑنا ہوگا تو بتا دو
گا ____" اس نے جواب میں کہا

مارتھا کچھ نہ بولی ۔ کبھی کبھی آئینے میں وہ بلیک زی
پر نظر ڈال لیتی تھی جس نے ریوالور دوبارہ گود میں رکھ
تھا ۔ وہ سڑک بیرون شہر جاتی تھی اور بلیک زیرو کس
ویرانے میں پہنچ کر اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا
اگرچہ وہ اس مقصد کے لئے مقامی ایجنٹ کی رہائش گ
پر بھی جا سکتا تھا لیکن وہاں عمران اور دوسرے ممبرز ک
موجودگی کا امکان تھا اور وہ عمران کی اجازت کے بغیر
وہاں نہیں جانا چاہتا تھا ۔

چند منٹ بعد کار شہری آبادی سے نکل آئی او

کے دونوں طرف باغوں اور کھیتوں کے سلسلے
ع ہو گئے ۔ اس سڑک پر ٹریفک بھی بہت کم تھا ۔
کنے کے لئے کوئی مناسب جگہ کا انتخاب کرنے لگا ۔
یبا دو کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سڑک کے
ہاتھ پر ایک گھنا باغ دکھائی دیا تو اس نے مارتھا
رکنے کا حکم دیا اور اس نے کار روک دی ۔

" چلو اترو ____ ہم اس باغ میں بیٹھ کر باتیں کریں گے "
ں نے مارتھا سے تحکمانہ لہجے میں کہا

اور وہ دروازہ کھول کر اتر گئی ۔ بلیک زیرو بھی اس
ریوالور تانے کار سے اتر آیا ۔ پھر وہ مارتھا کو اپنے آگے
ئے سڑک سے اتر کر باغ میں داخل ہو گیا ۔ باغ
ل دار پودوں سے پُر تھا جن کی گھنی شاخیں دوسرے
ودوں کی شاخوں سے مکس ہوتی زمین تک جھکی ہوئی
یں ۔ چند قدم چلنے کے بعد باغ مزید گھنا ہو گیا ۔ اب
ہاں سے سڑک کا منظر بالکل دکھائی نہ دیتا تھا بلیک زیرو
نے مارتھا کو رکنے کا حکم دیا اور وہ رک کر اس کی طرف
یکھنے لگی ۔

" اب تم میرے چند سوالوں کے جواب دو گی ____"
بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جواب معلوم ہوا تو دوں گی ___" وہ بے خوف
لہجے میں بولی "پوچھو ___"
"تم نے پبلک فون بوتھ سے کیسے کال کیا تھا ___"
بلیک زیرو نے سوال کیا
"اپنے باس کو ___" وہ سپاٹ لہجے میں بولی
"اس کا پتا بتاؤ ___" بلیک زیرو نے کہا
"معلوم نہیں ___ صرف فون نمبر جانتی ہوں ___"
مارتھا نے کہا اور ایک فون نمبر بتلایا۔
"مجھے ایڈریس چاہیئے ___" بلیک زیرو نے اسے گھورتے
ہوئے کہا: "ورنہ تمہارے ٹکڑے کر ڈالوں گا ___"
"مجھے معلوم ہی نہیں تو کیسے بتاؤں۔ کہو تو کوئی غلط پتا
بتا دوں ___" اس نے منہ بنا کر کہا
"نہیں ___ مجھے اصل پتا چاہیئے ___" وہ ہاتھ میں
پکڑے ریوالور کو جنبش دیتا ہوا بولا۔ "جلدی بتاؤ ___"
"میں بتا دیتا ہوں مسٹر ___" دفعتاً بائیں جانب
سے ایک غراہٹ بلند ہوئی۔
اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کے ہاتھ سے ریوالور
نکلتا چلا گیا۔

Aswad Rana www.booksPK.com

گھومتے ہی اس نے عقب میں کھڑے ریوالور بردار
[...]ے ریوالور پر ہاتھ مارا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور گر
[...]یا۔ ساتھ ہی عمران کا گھونسا اس کے جبڑے پر پڑا
[...]ر وہ لڑکھڑاتا ہوا دو تین قدم پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے
[...]ا ہی اس پر چھلانگ دی۔
دوسرا ریوالور بردار اپنے ساتھی کی کراہ سن کر ان کی
[...]ف متوجہ ہوا اور عمران پر فائر کرنا ہی چاہتا تھا کہ قریب
[...]ڑے دلیر خان نے اچھل کر اس کے ریوالور پر ٹھوکر رسید
[...]ی۔ اس آدمی جس کا نام نمبر فور تھا کے ہاتھ سے ریوالور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکل کر دور جا گرا اور اس نے کراہتے ہوئے اپنا متاثرہ
تھام لیا۔ اسی لمحے کیپٹن بابر نے اس پر جست کی اور
اسے دبوچے فرش پر آ رہا۔ نمبر فور تیزی سے کروٹ بدل
کیپٹن بابر کی گرفت سے نکلا مگر کیپٹن بابر نے تیزی
سنبھل کر اس کے پہلو میں گھونسا رسید کر دیا۔
نمبر فور کے حلق سے تیز کراہ خارج ہوئی اور اس
پہلو پر ہاتھ رکھ لیا۔ کیپٹن بابر تیزی سے کھڑا ہوا اور اس
نے نمبر فور کی پسلیوں میں ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ چیخا اور کر
بدل کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن بابر نے اس کے پہلو
ٹھوکر رسید کر دی۔ وہ دوبارہ گر گیا۔ عمران کے دو
ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ البتہ انہوں نے اپنے
ریوالور نکال کر دونوں افراد پر تان لئے تھے تاکہ وہ فرار
ہو سکیں۔
عمران اپنے مدمقابل کو فرش پر رگڑ رہا تھا۔ اچانک
اس آدمی نے عمران کے پہلو میں کراٹے کا ہاتھ رسید
دیا۔ عمران کے حلق سے بے ساختہ کراہ خارج ہوئی اور
وہ اس کے اوپر سے بائیں جانب لڑھک گیا۔ اس آدمی
نے جلدی سے اٹھتے ہوئے عمران کی گردن پر کھڑی ہتھیلی
کی ضرب رسید کر دی۔ لیکن عمران نے تیزی سے سر ایک

ہٹا لیا۔ مدمقابل کا ہاتھ اس کی گردن کی بجائے
پر پڑا اور درد کی شدت سے اس کی کراہ خارج
ہی۔
عمران پھرتی سے اٹھا اور اس نے مدمقابل کی پسلیوں
گھونسا رسید کر دیا۔ اس آدمی نے کراہتے ہوئے
ٹ بدلی اور عمران نے اس کے منہ پر مکا رسید کر
اس آدمی کے حلق سے کربناک سی چیخ خارج ہو گئی۔
رے ہی لمحے وہ خون تھوکنے لگا۔ جس کے ساتھ ایک
ت بھی باہر آ گرا۔ عمران کھڑا ہو گیا۔ اس نے تیزی
پاؤں کو حرکت دی۔ ٹھوکر فرش پر پڑے آدمی کے
میں لگی اور اس کی پھر چیخ نکل گئی۔
عمران نے دوبارہ ٹھوکر رسید کی مگر وہ آدمی کروٹ
ل گیا اور عمران کا پاؤں ہوا میں لہرا گیا۔ اس کا توازن
گیا اور پشت کے بل فرش پر آ گرا تھا۔ مدمقابل نے
دی سے اٹھ کر اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا لیکن
ان نے جلدی سے اس کا گھونسا اپنے ہاتھ پر روک
۔ ساتھ ہی اس نے سیدھے ہاتھ سے اس آدمی کے
و پر کراٹے کا وار کیا اور وہ آدمی چیختا ہوا تڑپنے لگا۔
کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور بازو مردہ گوشت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی مانند جھولنے لگا تھا۔ عمران کھڑا ہو گیا۔

" عمران ہٹ جاؤ ——— میں اس کتے کی مرمت کر

ہوں ———" تنویر جارحانہ انداز میں کہتا ہوا آگے بڑھ

" رہنے دو یار ——— یہاں مچھر مارے جا رہے ہیں

عمران احمقانہ لہجے میں بولا " اگر تم کتے مار ہو تو کارپوریش

میں بھرتی ہو جاؤ ———"

تنویر اس کی بات سن کر رک گیا اور اُسے گھورنے لگ

چوہان اور صفدر مسکرانے لگے تھے۔ وہ آدمی فرش پر لو

بازو کو تھامے کراہ رہا تھا۔ دوسرے کو کیپٹن بابر ناک آؤٹ

کر چکا تھا اور اس کی ٹھوکروں سے تو اضح کر رہا تھا۔ نمبر ف

کے حلق سے کراہیں اور دبی دبی سی چیخیں خارج ہو رہی

" بس کرو کیپٹن ——— یہ بے ہوش ہو گیا تو اسے ہوش

میں لانے میں کافی وقت ضائع ہو جائے گا ———" عمرا

نے کیپٹن بابر سے کہا اور وہ پاؤں روک کر پیچھے ہٹ گیا

" ویر خان ——— تم باہر نگرانی کرو ——— میں ان کا حدود

اربعہ معلوم کرتا ہوں ———" عمران نے ویر خان سے کہ

اور وہ خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نمبر فور ا

اس کا ساتھی بدستور کراہ رہے تھے۔

" عمران صاحب ——— یہ دوسرا کہاں تھا ———؟

نے عمران سے پوچھا

عمارت کے پہلو پر چھپا ہوا تھا ———" عمران بولا

مگر یہ ہیں کون اور یہاں کیسے پہنچے ———؟" جولیا نے پوچھا

یہ ہنگری خاکس کے ممبر ہیں ———" عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا " غالباً یہ میرا تعاقب کرتے ہوئے یہاں

پہنچے ہیں۔ باقی سب کچھ تم خود ان سے پوچھ لو ———"

جولیا نے اسے گھورا۔ مگر پھر اس کا مطلب سمجھ کر نمبر فور

کی طرف بڑھی اور وہ مزید خوفزدہ ہو گیا۔

بولو ——— تم یہاں کیسے پہنچے ———؟" جولیا نے

قریب آکر نمبر فور سے سخت لہجے میں پوچھا

مگر نمبر فور جواب دینے کی بجائے کراہتا رہا۔ اس پر

جولیا کا پارہ چڑھ گیا۔

" بولو یہودی کتے ——— میرے سوال کا جواب دو ———"

جولیا نے اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرتے ہوئے پوچھا

وہ کراہتا ہوا کروٹ بدل گیا۔ لیکن اس نے اب

بھی کوئی جواب نہ دیا تھا۔ جولیا کا غصہ دوچند ہو گیا اور

وہ اپنا سوال دوہراتے ہوئے اس پر ٹھوکریں رسید کرنے

لگی۔ ٹوٹے بازو والا بے ہوش ہو چکا تھا۔ نمبر فور جولیا

کی ٹھوکروں پر چند لمحوں تک تو کراہتا رہا مگر پھر اس کا جسم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی مانند جھولتے رگ

" عمران

ہوں

عمران یکدم چونکتا ہوا بولا

ہو گیا ہے ——— "

ہوئے نمبر فور کی طرف

اس کے منہ سے

رسٹ واچ پر وقت دیکھتے ہوئے اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس کی گہری آنکھوں سے فکر و تردد جھانک رہا تھا مگر میک اپ زدہ چہرہ کسی قسم کے تاثر سے عاری دکھائی دے رہا تھا۔

" ہیلو ——— کیپٹن نوازش اسپیکنگ ——— " سلسلہ ملنے پر آواز سنائی دی۔

" پرمود بول رہا ہوں ——— کیا تم تیار ہو ——— ؟ " اس نے پوچھا

" یس سر ——— ! " کیپٹن نوازش نے مودبانہ لہجے میں کہا " حکم فرمائیں ——— ! "

میرے پاس آجاؤ ——— یہاں سے میں تمہاری ہی ...ڑی میں چلوں گا ——— " پرمود بولا " دس منٹ تک ...پہنچ ہی جاؤ گے نا ——— "

" یس سر ——— کسی اور ممبر کو بھی ساتھ لے جا رہے ہیں ——— ؟ " ...وازش نے پوچھا

" نہیں ——— ضرورت پڑی تو بعد میں طلب کر لوں گا ...خدا حافظ ——— " پرمود نے جواب دیا۔

اور کریڈل دبا کر سلسلہ منقطع کر دیا۔ پھر اس نے عمران کے نمبر ملائے جو ناشتے کے وقت اس سے مل کر گیا تھا اور دونوں کے درمیان روانگی کا پروگرام طے پایا تھا۔ اُسے امید تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی روانہ ہو رہے ہوں گے یا ہو چکے ہوں گے۔

" ہیلو ——— سینڈل اینڈ سٹائل کمپنی ——— " سلسلہ ملنے پر آواز سنائی دی۔

" سوری ——— رانگ نمبر ——— " اس نے جلدی سے کہا

اور کریڈل دبا کر سلسلہ منقطع کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ نمبر ملائے۔ اس بار بھی فوراً سلسلہ مل گیا۔

" ہیلو ——— " غصیلے لہجے میں کہا گیا " تمہیں بتایا تو ہے سینڈل بول رہا ہوں۔ اوہ نہیں ——— سینڈل اینڈ سٹائل

کمپنی بولتی ہے ۔۔۔ کیا تم بہرے ہو ۔۔۔؟"

پرمود چونکا اور اس کے لبوں پر بے ساختہ سی مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ عمران کی ہی آواز تھی مگر پہلی بار وہ بے خیالی میں نہ پہچان سکا تھا۔

"حیرت ہے کہ آپ کی کمپنی بولتی ہے ۔۔۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ بول رہے ہیں ۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ میرے یار پرمود کی بھی بولتی ہے ۔۔۔" عمران نے اجنبی پن سے کہا

"مگر تمہیں کیا۔ تم اپنی کمپنی کی فکر کرو ۔۔۔ ویسے بھی میں اجنبی لوگوں سے بات نہیں کیا کرتا ۔۔۔"

"اجی قبلہ ۔۔۔ میں پرمود بول رہا ہوں ۔۔۔" پرمود نے ہنس کر کہا۔

"پرمود ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ اچھا اچھا ۔۔۔ میں سمجھا تھا کہ شاید کوئی سینڈل کا خریدار ہے ۔۔۔" عمران کی چونکتی ہوئی آواز آئی۔

"یہ آپ نے سینڈل کمپنی کب کھول لی ۔۔۔؟" پرمود نے پوچھا

"جب سے میری بیگم نے سینڈلوں سے سر گنجا کر دینے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی دھمکیاں دینا شروع کی ہیں ۔۔۔" عمران بولا "مگر کیا تمہیں اس پر کوئی اعتراض ہے ۔۔۔"

"نہیں ۔۔۔ مجھے کیوں اعتراض ہو۔ میں تو خوش ہوں کہ آخر آپ نے اپنی بیگم کی آسانی کے لئے سینڈل کمپنی کھول ہی لی ہے ۔۔۔" پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا

"مجبوری تھی ۔۔۔!" عمران کی آواز آئی "وہ بیچاری میرا سر گنجا کرنے کی کوشش میں میرے سر پر سینڈل توڑتی تو مجھے اس کے لئے نیا سینڈل خریدنا پڑتا۔ وہ ٹوٹتا تو دوسرا خرید کر دینا پڑتا۔ غریب آدمی ہوں۔ روزانہ اسے نیا سینڈل کہاں سے لا کر دے سکتا ہوں۔ اس لئے اپنی ہی کمپنی کھول لی ہے تاکہ وہ جتنے دل چاہے سینڈل توڑے ۔۔۔"

"پھر تو آپ بہت خوش قسمت ہیں ۔۔۔" پرمود ہنسا

"میرا مشورہ مانو تو تم بھی سینڈل کمپنی بنا ڈالو ۔۔۔" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا

"سوری ۔۔۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔" پرمود بولا۔

"یار ۔۔۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے اور بیگم بچوں کی ماں ۔۔۔" عمران سمجھانے کے انداز میں بولا

"پھر تمہیں اس کا دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو تمہیں بیگم کے

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے روزانہ نیا سینڈل نہیں خریدنا پڑے گا۔ دوسرا حجام سے سر گنجا کروانے کا خرچہ بچ جائے گا اور یہ نیک کام تمہاری بیگم ہی مفت میں انجام دے ڈالے گی ——"

"شکریہ —— مجھے ابھی گنجا ہونے کا کوئی شوق نہیں ——" پرمود نے مسکرا کر کہا۔ "آپ یہ بتائیں کہ کب روانہ ہو رہے ہیں ——"

"روانہ تو ابھی ہونا تھا مگر اچانک ایک افتاد آ پڑی ——" عمران نے کہا

اور ان دونوں افراد کا قصہ بیان کر دیا جو دیر خان کی رہائش گاہ پر پکڑے گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں روکنے کے لئے نئی کھیپ بھیج دی ہے ——" پرمود سر ہلاتا ہوا بولا

"ہاں —— تم بھی ہوشیار رہنا —— کب روانہ ہو رہے ہو ——؟" عمران نے پوچھا

"بس —— چھ سات منٹ بعد ——" پرمود بولا

"آپ کا کیا پروگرام ہے ——؟"

"وہی —— ہم بھی روانہ ہونے والے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ ملاقات منزل مقصود پر ہی ہو گی۔ خدا حافظ ——"

اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پرمود نے

Aswad Raza

رسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ چند منٹ بعد کال بیل بجی تو اس نے اٹھ کر بیرونی دروازہ کھولا۔ باہر کیپٹن نوازش کھڑا تھا۔ اس نے پرمود کو سلام کیا۔

"ٹھیک ہے —— تم کار میں بیٹھو —— میں ایک فون کر کے آ رہا ہوں ——" پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ خاموشی سے واپس چل دیا۔ پرمود نے کمرے میں آ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ملائے۔

"ہیلو —— سب میرین کنٹرولر اسپیکنگ ——" رابطہ قائم ہونے پر آواز سنائی دی۔

"ڈی فورٹین بول رہا ہوں ——" پرمود نے کہا

"میں ریڈ سپاٹ کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ اب سے ٹھیک پندرہ منٹ بعد "القائم" کو سطح آب پر آ جانا چاہیئے ——"

"آل رائٹ —— میں ابھی اسے کال کرتا ہوں ——" کنٹرولر نے کہا

"تھینکس ——" پرمود نے کہا

اور رسیور کریڈل پر ڈال کر دروازے کی طرف چل دیا فلیٹ سے باہر نکل کر اس نے دروازہ لاک کیا اور زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ زینے اتر کر نیچے پہنچا تو فٹ پاتھ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ کیپٹن نوازش کی کار موجود تھی۔ پرمود نے عقبی سیٹ پر بیٹھ کر نوازش کو چلنے کا اشارہ کیا اور اس نے انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔

پرمود نے عقب کا جائزہ لیا لیکن خلاف توقع کوئی دوسری گاڑی اس کے پیچھے روانہ نہیں ہوئی تھی۔ یہ حیرت کی بات ہی تھی۔ ورنہ عمران سے بات کرنے کے بعد تو یقین ہو گیا تھا کہ اس کی نگرانی بھی کی جا رہی ہو گی۔ اور اس کا تعاقب بھی کیا جائے گا۔ بہرحال وہ وقفہ وقفہ سے پیچھے کا جائزہ لیتا رہا۔

چند منٹ بعد کار شہر سے باہر ساحل کو جانے والی سڑک پر پہنچ گئی۔ تقریباً دس بارہ منٹ بعد وہ ساحل سمندر کے قریب جا پہنچے۔ یہ ایک ویران ساحل تھا اور وہاں سے بندرگاہ تقریباً دس میل کے فاصلے پر تھی۔ ساحل کے قریب گنجان درختوں کے جھنڈ تھے۔ پرمود کی ہدایت پر کیپٹن نوازش نے ساحل کے قریب درختوں کے پاس کار روکی اور انجن بند کر دیا۔ وہ دونوں کار سے اترے۔ نوازش نے ڈگی کھول کر ایک ایئر بیگ نکالا اور کندھے پر لٹکا لیا۔ پھر وہ دونوں درختوں میں سے گزر کر دوسری جانب آئے۔ چند گز کے فاصلے پر دو چٹانوں کے درمیان

ایک موٹر بوٹ پانی میں ہچکولے لے رہی تھی۔ اس میں ایک طرف ایک آدمی بیٹھا تھا۔

وہ پرمود کا ماتحت تھا۔ انہیں آتا دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔ پرمود اور نوازش قریب جا پہنچے اور کشتی میں اتر گئے۔

"چلو ——" پرمود گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اس ماتحت سے بولا۔

اور اس نے موٹر بوٹ کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔ موٹر بوٹ گہرے سمندر کی جانب بڑھنے لگی۔ ٹھیک اسی لمحے تقریباً نصف فرلانگ کے فاصلے پر ایک آبدوز پانی میں سے ابھرتی نظر آنے لگی۔ موٹر بوٹ کا رخ اسی جانب تھا۔ بدگارلوی بحریہ کی وہ آبدوز زیادہ بڑی نہیں تھی۔ تقریباً تین فٹ کی بلندی پر آ کر آبدوز رک گئی اور اس کی بالائی سطح پر واقع پورٹ کھل گیا۔ پورٹ سے آبدوز کے عملہ کا ایک رکن باہر نکل آیا وہ دراصل آبدوز کا کپتان تھا۔ موٹر بوٹ آبدوز کے پاس پہنچی اور رک گئی۔ کپتان نے جھک کر پرمود کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پرمود کا ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔ پھر اس نے کیپٹن نوازش کو بھی اوپر کھینچا اور پرمود کے اشارے پر موٹر بوٹ واپس ساحل کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

میجر فاران کی جیپ ورکشاپ کے گیٹ
سے باہر آئی اور بائیں جانب دوڑنے لگی۔ اسٹیرنگ میجر
فاران کے ہی ہاتھوں میں تھا۔ فوجی لڑکی نمبر پندرہ اس
کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ جبکہ تمثیلہ اور فوجی لڑکی نمبر اٹھارہ
عقبی جانب موجود تھیں۔ نمبر اٹھارہ کے ہاتھ میں اسٹین گن
تھی جبکہ تمثیلہ کے پاس میجر کا ریوالور تھا اور ریوالور کی نالی
اس نے میجر کے پہلو سے لگا رکھی تھی۔

اس علاقے میں چاروں جانب فوجی محافظ ٹارچوں کی
روشنی میں تمثیلہ کو تلاش کرتے پھرتے تھے۔ چند فوجی جیپیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ر ادھر جارہی تھیں۔ وہ بھی تمثیلہ کی تلاش کے سلسلے
ک تھیں۔ جبکہ تمثیلہ اطمینان سے جیپ میں بیٹھی تھی
ڑ وہ میجر فاران اس کے حکم پر جیپ شمال مشرق کی
ب دوڑا رہا تھا۔ راستے میں جو فوجی بھی میجر کو دیکھتا
لام کرتا۔

چونکہ محافظ تمثیلہ کی شکل سے ناآشنا تھے اور وہ
ی وردی میں تھی اس لئے دیکھنے والے اسے نہ پہچان
تھے۔ یوں بھی کسی کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا تھا کہ
فاران کے حکم پر وہ جس بلگارنوی جاسوسہ کو تلاش
رہے تھے وہ میجر کی ہی جیپ میں سفر کر رہی تھی۔ جلد
ی وہ ورکشاپ سے تقریباً دو کلو میٹر دور نکل آئے۔

" رک جاؤ میجر ——!" دفعتاً تمثیلہ نے تحکمانہ لہجے میں کہا

" اوہ ——!" میجر چونکا " کیا سرحد پر نہیں جاؤ گی ؟"

" جاؤں گی مگر پہلے تم میرے چند سوالوں کے جواب
دو ——!" تمثیلہ نے کہا " تمہارے جواب کی روشنی
میں فیصلہ کروں گی کہ تمہیں یہیں ہلاک کر دیا جائے یا
سرحد پر ——!"

" پوچھو ——!" وہ خوفزدہ لہجے میں بولا

" پاکیشیا کے جو وزراء اغواء کئے گئے تھے انہیں کہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھا گیا ہے ——" تمثیلہ نے پوچھا

" مجھے کیا پتا ——" میجر نے کہا

" کیا تم جانتی ہو نمبر اٹھارہ ——" تمثیلہ نے نمبر اٹھارہ سے پوچھا

" نہیں —— ایسی باتیں صرف آفیسرز کو ہی م
ہوتی ہیں ——" اس نے جواب میں کہا

" میرا مطلب ہے تمہارے کیمپ میں تو ایسا کو
قیدی نہیں لایا گیا تھا ——" تمثیلہ نے وضاحت

" شاید نہیں —— بہرحال میجر صاحب زیادہ بہ
جانتے ہوں گے ——" نمبر اٹھارہ بولی " کیونکہ
سپاہیوں کی مانند ہماری ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی
زیادہ تر آفیسرز ذاتی کاموں پر لگائے رکھتے ہیں ——

" ہاں میجر —— اب تم سچ سچ بتا دو۔ یہ تو نا
ہے کہ تمہیں ان وزراء کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہو ——
تمثیلہ نے ریوالور کی نالی سے میجر کی گدی سہلاتے ہوئے

" میں نے ان کا صرف اس حد تک ذکر سنا ہے کہ گذ
روز پاکیشیا کے دو اہم وزراء کو اغوا کر کے اسرائیلی سرحد
لایا گیا تھا اور انہیں کسی انتہائی خفیہ مقام پر نظر بند
گیا ہے ——" میجر نے آہستہ سے کہا

مقام کہاں ہے ——" تمثیلہ نے پر امید ہوتے
پوچھا

علوم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ میں کئی دنوں سے کیمپ
دود ہوں ——"

ہارے اندازے کے مطابق ایسی کونسی جگہ ہے؟"
نے سوال کیا۔

ئی ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے دارالحکومت میں پولیس
کرٹ سروس کے کسی خفیہ ٹھکانے پر انہیں رکھا گیا
——"

" اچھا —— تمہارے خیال میں ان کے بارے میں کس
کو معلومات حاصل ہوں گی —— اور تمہیں کہاں
علم ہوا تھا ——"

کرنل شیرون سے —— وہی تمہیں ہیلی کاپٹر میں
ے حوالے کرنے آیا تھا ——" میجر نے بتایا

اوہ ——" تمثیلہ چونکی۔ " وہ کہاں ملے گا ——؟"

مرکزی کیمپ میں —— مرکزی کیمپ یہاں سے
بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر مشرقی سمت میں ہے ——"

فاران بولا " لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکو گی ——"

یہ میرا مسئلہ ہے ——" وہ لاپرواہی سے بولی۔

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"البتہ تم وہاں تک میرے ساتھ چلو گے ___"

"مجھے کیمپ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے ___" میجر بولا۔ "میں وہاں نہیں جا سکتا ___"

"جہنم میں تو جا سکتے ہو۔ اس کی اجازت تو ہے تمہیں ___" وہ درندگی آمیز لہجے میں بولی۔

اس کے انداز پر دونوں فوجی لڑکیاں لرز کر رہ گئیں۔ میجر بھی خوفزدہ ہو گیا۔

"تم سمجھنے کی کوشش کرو۔ کسی کام کے بغیر یا کرنل ... اجازت لئے بغیر میں اُدھر گیا تو وہاں کا عملہ مجھے کیمپ ... میں داخل نہیں ہونے دے گا ___"

"کچھ بھی ہو۔ مرکزی کیمپ تک تم مجھے ساتھ لے چل... بس ___" تمثیلہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا ___

"چلو ___"

میجر فاران نے بے بسی سے کندھے اچکائے اور جیپ ... آگے بڑھاتے ہوئے اس کا رخ دائیں جانب موڑ دیا۔ تمثیلہ نے ریوالور نیچے کر لیا تھا۔ پھر وہ دونوں لڑکیوں س... باتیں کرنے لگی۔ نمبر اٹھارہ کا نام فاریہ تھا جبکہ نمبر پندرہ ... نام انیتا تھا۔ دونوں گذشتہ برس فوج میں بھرتی ہو... تھیں۔ ان کے گھر دارالحکومت میں تھے اور وہ ایک ہی کال...

...سال اول میں زیر تعلیم تھیں جب جبراً بھرتی کے ... کے تحت انہیں کالج کی کئی دوسری لڑکیوں کے ... فوج میں بھرتی کیا گیا تھا۔ تمثیلہ نے ان سے ان ...شدہ پروگرام کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ... ناپسند نہیں کرتیں۔ کیونکہ وہاں سے انہیں گرفتار کر ...ئے گا۔ اور وہ تمثیلہ کے ساتھ کسی دوسرے ملک ... پہنچ جائیں تو محفوظ رہیں گی۔ چنانچہ تمثیلہ نے اُن کی ...ش کے مطابق انہیں اپنے ساتھ ہی رکھنے کا فیصلہ ...یا۔

...تقریباً نصف گھنٹے کے بعد انہیں مشرق کی طرف ...ی کیمپ کی روشنیاں دکھائی دینے لگیں۔ مگر وہ ...یاں ابھی کم از کم دو کلومیٹر دور تھیں۔ اس جانب تقریباً ...زمین تھی۔ کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی تھے اور ...وں کے سلسلے بھی۔ جیپ ایک مخصوص کچے راستے پر ...رہی تھی۔

دفعتاً سامنے سے چند روشنیاں حرکت کرتی نظر آنے ...۔ وہ روشنیاں دو گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس معلوم ہوتی تھیں۔ ... فکر مند ہو گئی۔ روشنیاں تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے ... حرکت کر رہی تھیں۔

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" یہ گاڑیاں کہاں جا رہی ہیں ـــــ؟" اس نے میجر سے پوچھا۔

" اِدھر ہی آ رہی ہیں۔ شاید میرے کیمپ کی طرف جا رہی ہیں ـــــ!" میجر بولا

" کیا روزانہ ایسا ہوتا ہے ـــــ؟" تمثیلہ نے پوچھا

" نہیں ـــــ شاید تمہارے فرار کی خبر مرکزی کیمپ تک پہنچ گئی ہو۔ اور وہاں سے کوئی تحقیقات کرنے آ رہا ہو ـــــ!"

" پھر ـــــ ان سے بچنے کی کیا صورت ہے ـــــ؟" تمثیلہ نے کہا: " ان سے سامنا نہیں ہونا چاہیئے"

" مشکل ہے ـــــ!" میجر بولا۔ " تم دیکھ رہی ہو دونوں جانب کھیت ہیں۔ پھر انہوں نے بھی ہماری جیپ کی روشنیاں دیکھ لی ہوں گی۔ اس صورت میں ہم نے رُخ بدلا تو وہ شک میں پڑ جائیں گے اور ہمارا پیچھا کریں گے ـــــ"

" کیا تمہیں ان کے پاس رکنا پڑے گا ـــــ؟" تمثیلہ نے پوچھا

" یقیناً ـــــ!" میجر نے سر ہلایا " نہ رکوں تو وہ مجھے پہچان کر خود ہی روک لیں گے۔ پھر دوسرے کیمپ کی گاڑی کو اپنے کیمپ کے قریب دیکھ کر بھی وہ پوچھ گچھ

لئے روکیں گے ـــــ"

تمثیلہ مایوس ہو گئی۔ وہ آنے والوں سے ٹکراؤ نہیں چاہتی تھی تاکہ مرکزی کیمپ تک پہنچنے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے کیونکہ رکنے کی صورت میں اس بات کا بھی امکان تھا کہ ان میں سے کوئی اسے پہچانتا ہو۔ وہ سوچتی رہی اور سامنے کی طرف سے گاڑیاں قریب آتی چلی گئیں۔ چھپنے کے لئے آس پاس کوئی درخت وغیرہ بھی نہیں تھا۔

دفعتاً اس کی نظر سڑک کے بائیں جانب تقریباً دس گز کے فاصلہ پر موجود ایک خشک نالے پر پڑ گئی جو غالباً کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے تھا اور دو تین فٹ گہرا معلوم ہوتا تھا۔ آنے والی گاڑیاں ابھی پچاس ساٹھ قدم دور تھیں۔ تمثیلہ نے تیزی سے ریوالور نمبر اٹھارہ یعنی فاریہ کو پکڑایا اور اس سے گن لے کر میجر سے کہا۔

" میجر رک جاؤ اور تمام روشنیاں بجھا دو۔ اب تمہیں میری اسکیم پر عمل کرنا ہوگا ـــــ!"

میجر نے جیپ روکتے ہوئے تمام روشنیاں بجھا دیں اور تمثیلہ تیزی سے اسے ہدایات دے کر جیپ سے اتر کر چلی گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک زیرو نے تیزی سے بائیں جانب دیکھا اور بے ساختہ چونک پڑا۔ اس جانب ایک پیڑ کے قریب تین ریوالور بردار کھڑے تھے جنہوں نے اس پر ریوالور تان رکھے تھے اور ان میں سے ایک دراز قد کے ریوالور کی نالی سے ہلکا سا دھواں خارج ہو رہا تھا۔ جس پر سائیلنسر نصب تھا۔ یقیناً اس کے ریوالور کی بے آواز گولی نے بلیک زیرو کے ریوالور کو نشانہ بنایا تھا۔ شکلوں سے وہ مقامی ہی معلوم ہوتے تھے لیکن اس سے بات کرنے والے دراز قد کا لہجہ غیر ملکی تھا۔ گویا وہ میک اپ میں تھا۔

Aswad Raza
www.booksPK.com

بلیک زیرو نے ان کی طرف دیکھا تو وہ قریب آ گئے۔ مارتھا نے بڑھ کر بلیک زیرو کا ریوالور اٹھا لیا۔

"ہاتھ بلند کر لو مسٹر پاکیشائی ـــــ ورنہ دوسری گولی کھوپڑی میں روشندان بنا دے گی ـــــ" دراز قد نے غرا کر کہا

"تم کون ہو ـــــ؟" بلیک زیرو نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری موت ـــــ" دراز قد بولا۔ پھر اس نے مارتھا سے پوچھا۔ "مارتھا ـــــ اس نے تم سے کوئی زیادتی تو نہیں کی ـــــ"

"تمہیں شک ـــــ اتنی جرأت کرتا تو میں اس کی موت بن جاتی ـــــ" مارتھا مسکرا کر بولی۔ "البتہ مجھے خدشہ تھا کہ یہ مجھے اپنے کسی ٹھکانے پر لے جائے گا۔ اس لئے میں نے باس کو میوزک ٹرانسمیٹر پر سگنل دے دیا تھا ـــــ"

اس کی بات سن کر بلیک زیرو چونکا اور سمجھ گیا کہ کار میں نصب کیسٹ پلیئر دراصل ٹرانسمیٹر تھا اور میوزک سننے کے بہانے مارتھا نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس سے جو باتیں کی تھیں وہ اس کے باس نے سن کر ان تینوں کو مارتھا کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔

"تو یہ تمہیں اپنے ٹھکانے پر لے جانے کی بجائے یہاں

لے آیا ——" دراز قد بولا جس کا نام شلز تھا۔

" ہاں —— یہ باس کا پتا معلوم کرنا چاہتا تھا ——" مارتھا نے کہا

" پتا تو اسے اب ہم بتائیں گے ——" شلز بلیک زیرو کو گھورتا ہوا بولا۔

پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا : جیکی —— آرچر اس کتے کی تلاشی لو "

اس کے دونوں ساتھی ریوالور جیبوں میں ڈال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھے۔ قریب آ کر وہ بلیک زیرو کے لباس کی تلاشی لینے لگے۔ بلیک زیرو بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ کسی طرح قریب آئیں۔ چنانچہ اس نے یکدم ہاتھ گراتے ہوئے تیزی سے ایک آدمی کے جبڑے پر گھونسا رسید کیا اور دوسرے کو گردن سے دبوچ کر اپنے سامنے کر لیا۔

" اسے —— چھوڑ دو اسے ——" شلز غرایا " ورنہ گولی مار دوں گا ——"

بلیک زیرو نے آرچر کی گردن کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے سینے سے اس طرح لگا رکھا تھا کہ آرچر کا چہرہ شلز کی طرف اور پشت بلیک زیرو کی جانب تھی اور وہ اپنی گردن چھڑانے کے لئے زور لگا رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" اپنے ساتھی کی زندگی عزیز ہے تو ریوالور پھینک دو ورنہ میں اس کی گردن توڑ ڈالوں گا ——" اس نے شلز سے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ پھر مارتھا سے بولا " تم بھی ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لو لڑکی ——"

شلز نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورتے ہوئے ریوالور پھینکا اور غراہٹ آمیز لہجے میں بولا

" تم بچ کر نہ جا سکو گے —— ہم اس باغ میں تمہاری قبر بنا کر دم لیں گے ——"

مارتھا نے بھی ریوالور پھینک دیا۔ جیکی نامی شخص اپنا جبڑا سہلاتا ہوا بلیک زیرو کو گھور رہا تھا۔ بلیک زیرو آرچر کو کھینچتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹا۔ پھر اس نے یکدم آرچر کو اٹھا کر شلز پر اچھال دیا اور خود جیکی پر جست لگا دی۔ آرچر شلز سے ٹکرایا اور دونوں کراہتے ہوئے زمین پر آ رہے۔ جیکی نے بچنا چاہا مگر بلیک زیرو نے اسے دبوچ لیا جیکی نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کرنا چاہا مگر بلیک زیرو نے سر نیچے کر کے خود کو بچایا اور پھر اس کی ناک پر ٹکر دے ماری۔ جیکی درد کی شدت سے بلبلایا اور ناک پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ اس کی ناک سے خون کا پرنالہ جاری ہو گیا تھا۔

اسی لمحے شلنز اور آرچر نے سنبھل کر بلیک زیرو پر
حملہ کر دیا۔ جبکہ مارتھا نے بڑھ کر ریوالور اٹھا لیا۔ بلیک زیرو
نے آرچر کے پیٹ میں گھٹنا رسید کیا اور وہ کراہتا ہوا
پیچھے ہٹ گیا۔ شلنز نے بلیک زیرو کے جبڑے پر گھونسا
رسید کیا اور بلیک زیرو لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔
شلنز نے اس پر جست لگانے میں دیر نہ کی۔ بلیک زیرو
نے جلدی سے اُسے ہاتھوں پر روکا اور اس کے منہ پر مکا
رسید کر دیا۔ شلنز کراہتا ہوا آرچر سے ٹکرایا۔ بلیک زیرو
نے بجلی کی سی تیزی سے گھومتے ہوئے ٹانگ گھمائی۔ ٹھوکر
مارتھا کے ہاتھ پر پڑی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر
دور جا گرا۔ ساتھ ہی بلیک زیرو نے زخمی ناک والے جیکی
کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔

درد کی شدت سے جیکی کے حلق سے چیخ نکل گئی۔
شلنز کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے سنبھل کر
بلیک زیرو پر جست کی اور اسے لیتا ہوا زمین پر آ گرا۔
بلیک زیرو نے تیزی سے کروٹ لی اور اس کے نیچے
سے نکل گیا۔ ساتھ ہی اس نے شلنز کی کنپٹی پر گھونسا رسید
کر دیا اور شلنز نے کراہتے ہوئے ہاتھ پاؤں ڈال دیئے۔
بلیک زیرو کھڑا ہوا ہی تھا کہ جیکی نے اس کی ٹانگ پکڑ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھسیٹ لی۔ بلیک زیرو لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گرا اور جیکی
اس کے سینے پر چڑھ گیا۔ آرچر نے تیزی سے اپنا ریوالور
نکال لیا۔

جیکی نے بلیک زیرو کے منہ پر گھونسا رسید کیا مگر بلیک
زیرو نے اس کا وار ہاتھ پر روکا اور دوسرے ہاتھ سے اس
کے سر کے بال پکڑ کر اپنی جانب کھینچ ڈالے۔ وہ کراہتا ہوا
بلیک زیرو پر جھک گیا۔ بلیک زیرو نے فوراً کروٹ لی
اور اسے نیچے گراتے ہوئے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی
کا وار کر دیا۔ جیکی کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ ہمیشہ کے
لیے ساکت ہوتا چلا گیا۔ اسی لمحے مارتھا نے بلیک زیرو
کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرنے کی کوشش کی مگر وہ غافل
نہیں تھا۔

اس نے کروٹ بدلتے ہوئے اپنا پہلو بچایا اور
مارتھا کا وار خالی گیا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور
پشت کے بل بلیک زیرو کے قریب آ گری۔ اس نے
کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے آرچر نے
بلیک زیرو پر فائر کر دیا۔ بے آواز ریوالور کی گولی اٹھتی ہوئی
مارتھا کے سینے میں اتر گئی اور اس کے حلق سے کربناک
سی چیخ خارج ہو گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ تڑپ رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے مرتا دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے آرچر اپنی جگہ ساکت
ہو کر رہ گیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے اچھل کر اس پر چھلانگ
لگا دی۔ آرچر نے بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے اس کی طرف
ریوالور سیدھا کیا مگر بلیک زیرو کی ٹھوکر اس کے ریوالور
پر پڑی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ بلیک زیرو
نے پھرتی سے اس کی پسلیوں میں کراٹے کا وار کیا اور آر
ذبح ہوتے ہوئے بکرے کی مانند چیختا ہوا زمین پر گر گیا۔
بلیک زیرو نے فوراً ہی سنبھل کر اس کی پسلیوں میں
تک جمائی اور وہ تڑپنے لگا۔ ایک لمحہ بعد ہی اس کے
منہ سے خون کی قے خارج ہوئی اور پھر اس کا جسم ہمیشہ
کے لئے ساکت ہوتا چلا گیا۔ بلیک زیرو نے مارتھا کی
طرف دیکھا۔ وہ بھی دم توڑ چکی تھی۔ بلیک زیرو نے طویل
سانس لیا اور آرچر کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔ پھر اس
نے جیکی کے لباس کی تلاشی لی مگر دونوں کے پاس سے
کوئی کام کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ شلنز بے ہوش پڑا تھا
بلیک زیرو نے سوچا کہ اس سے ان کے باس کا ایڈریس معلوم
ہو جائے گا۔

لیکن اسے ہوش میں لانے میں دیر ہو سکتی تھی اور اگر
اس سے وہیں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کرتا تو اس بات

شہ تھا کہ ان کے مزید ساتھی وہاں آ جاتے۔ چنانچہ
س نے شلنز کو عمران کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا اور
ح ٹرانسمیٹر آن کر کے عمران کو کال کرنے لگا۔

"ہیلو عمران ——— ایکسٹو کالنگ ——— اوور ———"
ہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"یس چیف ——— عمران اٹینڈنگ ——— اوور ———"
چند لمحوں بعد عمران کی آواز ٹرانسمیٹر سے خارج ہوئی۔

"کیا تم دلیر خان کی رہائش گاہ سے بول رہے ہو ———"
یک زیرو نے پوچھا

"نو سر ——— میں تو اپنے منہ سے بول رہا ہوں ———"
عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "البتہ بیٹھا اسی کے گھر میں
ہوں ———"

"بکومت ——— میرے ساتھ سنجیدہ رہا کرو ———"
یک زیرو نے مصنوعی غصے سے کہا۔

پھر وہ یکدم خفیہ زبان میں عمران کو مارتھا کا قصہ سنانے
لگا اور یہ زبان صرف عمران ہی سمجھ سکتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

…ئی علاقہ ختم ہوا اور پتھریلی زمین شروع ہوگئی۔ اب
…ا خاصا اندھیرا پھیل چکا تھا اور ستاروں کی مدھم
…شنی میں وہ زیادہ دور تک نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انیسویں
…ت کا چاند نکلنے میں ابھی کافی دیر تھی۔

…تھک گئے ہو نوازش ـــــ؟" دفعتاً دراز قد نے اپنے
…اتھی سے پوچھا جو اس سے دو قدم پیچھے تھا۔

…نو سر ـــــ!" نوازش آہستہ سے بولا
اور دراز قد جو کہ میجر پرمود تھا اس کی کمزور آواز سے
…گیا کہ وہ غلط کہہ رہا تھا۔ حقیقت میں وہ خود بھی تکان
…سوس کر رہا تھا۔ اب سے چار گھنٹے پہلے وہ آبدوز کے

Aswad Raza
www.pdfbooksPK.com

شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ وہ دونوں عرب… یعے ایک ویران سے ساحل پر اترے تھے اور وہاں
باشندے تیزی سے ریتلی زمین پر چلنے کی کوش… کے بغیر چل پڑے تھے۔ صحرا انہوں نے تقریباً چار
رہے تھے مگر ریت پر چلنا آسان نہ تھا۔ قدم کہیں … گھنٹے میں طے کیا تھا اور اس سفر نے ان کے اعصاب
تھے پڑتا کہیں تھا۔ ان کے چاروں جانب ریت کا د… مضمحل کر دیئے تھے جبکہ پہاڑی سفر بھی دو گھنٹے کا تھا۔
پھیلا ہوا تھا جس میں کہیں کہیں بلند ریتلے ٹیلے بھی دکھ… چنانچہ پرمود نے بہتر سمجھا کہ چند منٹ آرام کر لیا جائے۔
دے جاتے تھے۔ ان کی منزل اس سمت میں صحرا کے … پندرہ منٹ بعد وہ ایسے علاقے میں پہنچ گئے
اختتام پر واقع پہاڑی علاقہ تھا جو ابھی دو تین کلو… جہاں چاروں طرف بڑی بڑی چٹانیں اور پہاڑیاں تھیں۔
دور تھا۔ … پرمود ایک چٹان کے قریب رک گیا۔ چٹان کے قریب
ان پہاڑیوں تک پہنچنے میں انہیں دو گھنٹے لگے… ایک چھوٹا سا قدرتی چشمہ ابل رہا تھا۔ وہ دونوں پتھریلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمین پر بیٹھ گئے۔ چند منٹ تک سستانے کے بعد
انہوں نے اپنے ایئر بیگوں سے خشک خوراک کے ڈبے
نکالے اور پیٹ پوجا کرنے لگے۔ پھر انہوں نے چشمے
تازہ پانی پیا تو ان کی زائل شدہ طاقت بحال ہو گئی اور
وہ خود کو دوبارہ چست محسوس کرنے لگے۔ مزید پانچ منٹ
آرام کرنے کے بعد وہ اٹھ کر دوبارہ چل دیئے۔ پرمود نے
پنسل ٹارچ روشن کر لی تھی۔

"سر ـــ ابھی کتنا سفر باقی ہے ـــ؟" نوازش
نے پرمود سے پوچھا۔

"پہاڑیوں سے نکلنے کے بعد ہماری منزل تقریباً ایک
گھنٹے کے فاصلے پر رہ جائے گی ـــ!" پرمود بولا
"لیکن اب تم کوئی بات مت کرنا۔ ڈینجر زون شروع
ہونے والا ہے ـــ!"

پنسل ٹارچ کی محدود روشنی میں وہ خاموشی سے
قدم ... ۔ اس علاقے ... ناک کھڈ اور
کھائیاں بھی عمیق اور اندھیرے میں وہ کسی بھی لمحے کسی
یا کھائی کا شکار ہو سکتے تھے۔ اس لئے ٹارچ جلانا مجبوری
تھی مگر پندرہ بیس منٹ بعد پرمود کو ٹارچ بجھا دینا پڑی
اس کے اندازے کے مطابق ڈینجر زون شروع ہو چکا

اس علاقے میں گشت کرنے والے کسی بھی فوجی محافظ
ان کی موجودگی کا احساس ہو سکتا تھا۔

اب ذرا احتیاط سے قدم اٹھاؤ ـــ!" پرمود نے
چلتے مڑ کر کہا۔ "آہٹ پیدا نہ ہونے پائے ـــ!"

کیپٹن نوازش محتاط ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ
بلند چٹان کی دوسری جانب پہنچے تو اچانک روشنی
نہا گئے۔ ایک لمحہ کے لئے ان کی آنکھیں چندھیا
ں۔ روشنی ایک فلش لائٹ ٹارچ کی تھی جو بائیں
ب سے ان پر پھینکی جا رہی تھی۔

ہلٹ ـــ!" ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک تحکمانہ
ز سنائی دی۔ "تم دونوں ہمارے گھیرے میں ہو۔
بلند کر لو ـــ ورنہ چھلنی کر دیئے جاؤ گے ـــ!"

پرمود اور نوازش نے آنکھیں ملتے ہوئے ٹارچ والے
طرف دیکھا۔ وہ تنہا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ دو
محافظ تھے۔ وہ تینوں اسٹین گنوں سے لیس تھے اور
ں کا رخ پرمود اور نوازش کی طرف تھا۔ جبکہ ٹارچ
محافظ کی گن پر نصب تھی۔ انہیں دیکھ کر پرمود کی
ھوں میں ایسی چمک پیدا ہوئی جیسے شکار کو دیکھ کر
ری کی آنکھوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگلے ہی لمحے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ہاتھ بلند کر لیئے ۔ نوازش نے اس کی تقلید کی۔ تب
تینوں فوجی محافظ ان کے قریب آ گئے ۔ ٹارچ کی روش
اب ان کے چہروں کی بجائے سینے پر پڑ رہی تھی۔

" تم کون ہو اور ادھر کہاں جا رہے ہو ـــــــ" ٹارچ
بردار نے سخت لہجے میں پوچھا

" ہم مسافر ہیں ۔ ساحلی بستی میں رہتے ہیں اور روزگا
کے سلسلے میں شہر جا رہے ہیں ـــــــ" پرمود نے عربی
زبان میں کہا

" ہوں ـــــــ تو شہر جانے کے لیے تمہیں یہی راس
ملا تھا ـــــــ" ٹارچ بردار نے طنزیہ لہجے میں کہا

" جی ہاں ـــــــ یہ راستہ زیادہ طویل نہیں ہے ـــــــ"
پرمود بولا " آپ کون ہیں ـــــــ"

" احمق آدمی ـــــــ یہ فوجی علاقہ ہے اور عام آدمی
اس طرف سے گزرنا جرم ہے ـــــــ" وہ فوجی غرایا
" جناب ـــــــ ہمیں معلوم نہ تھا ـــــــ" پرمود نے
اس بار گھبراتے ہوئے انداز میں کہا " آپ خفا ہوتے ہیں
تو ہم واپس چلے جاتے ہیں ـــــــ"

" نہیں ـــــــ پہلے ہم تمہاری تلاشی لیں گے ۔ تمہار
تھیلوں میں کیا ہے ـــــــ" ٹارچ بردار نے سختی سے

نے پینے کا سامان وغیرہ ـــــــ" پرمود بولا " آپ
یں گے ـــــــ"

ی کی تلاشی لو ـــــــ" ٹارچ بردار نے اپنے
وں سے کہا ۔ " لباس بھی چیک کرو ـــــــ"
دونوں محافظ اپنی گنیں کندھے سے لٹکا کر نوازش
مود کی طرف بڑھے ۔ پرمود آہستہ سے کھنکارا
ازش اس کا مطلب سمجھ گیا ۔ جونہی قریب آ کر ایک
نے پرمود کے بیگ پر ہاتھ ڈالا ، پرمود نے یکدم
راتے ہوئے اسے گردن سے دبوچا اور اٹھا کر ٹارچ
پر پھینک دیا ۔ محافظ ٹارچ والے پر جا گرا اور اس
تھ سے ٹارچ گر کر بجھ گئی ۔ دوسرے پر نوازش نے
ر دیا ۔ اس کا گھونسا محافظ کے جبڑے پر پڑا اور وہ کراہتا
پیچھے جا گرا ۔ دوسرے دونوں بھی گر گئے تھے ۔
پرمود نے پھرتی سے جست لگائی اور ٹارچ والی گن
ران پر تان لی ۔ اب وہ صرف ستاروں کی مدھم
نی میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے ۔

بس ـــــــ پڑے رہو ـــــــ" پرمود نے تحکمانہ لہجے
کہا : " ورنہ بھون دوں گا ـــــــ"
اور وہ تینوں اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے ۔ ایک لمحہ بعد

ان میں سے ایک نے غصیلے لہجے میں کہا
"تم دونوں بچ کر نہ جا سکو گے ۔ یہاں قدم قدم پر
ہمارے ساتھی موجود ہیں ـــــ"
"شٹ اپ ـــــ!" پرمود غرایا "اب تم نے
زبان کھولی تو پچھتاؤ گے ـــــ!"
پھر اس نے نواز ش سے کہا "انہیں بے ہوش کر دو ـ
نوازش نے جیب سے ریوالور نکالا اور ایک آدمی کے
سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا ۔ وہ کراہتا ہوا زمین پر
لڑھک گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی ۔ پھ
وہ بقیہ دونوں کی طرف بڑھا ۔ قریب آ کر اس نے ایک
کے سر پر ضرب لگائی اور اس نے کراہتے ہوئے ہاتھ پاؤں
ڈال دیئے ۔ لیکن تیسرا سر پر ضرب پڑتے ہی چیخ پڑا تھا
اس کی چیخ کافی بلند تھی ۔ نوازش نے جلدی سے دوبارہ
اس کے سر پر ضرب لگائی اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا
پرمود اس محافظ کی چیخ پر فکرمند ہو گیا تھا ۔ اس کے
خیال میں وہ آدمی دانستہ چیخا تھا ۔ یقیناً وہ قرب و جوار میں
موجود اپنے ساتھیوں کو متوجہ کرنا چاہتا تھا ۔
"نوازش ـــــ جلدی کرو ـــــ ایک گن اٹھا لو ۔ ہمیں
جلد از جلد یہاں سے دور نکل جانا چاہیئے ـــــ!" پرمود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے نوازش سے کہا ۔
نوازش نے ایک آدمی کے کندھے سے گن اتاری اور
تیزی سے پرمود کے پیچھے چل دیا ۔ مگر چند لمحوں بعد ہی انہیں
اپنے آس پاس فوجی بوٹوں کی دھمک سنائی دینے لگی ۔
پرمود چاہتا تھا کہ مزید کسی سے ٹکرائے بغیر وہ اس علاقے
سے نکل جائیں ۔ چنانچہ وہ رُخ بدل بدل کر چلتے رہے ۔
فوجیوں کی ٹارچیں روشن تھیں اور وہ یقیناً ان کی تلاش
میں تھے ۔ جس سمت بھی روشنی نظر آتی ۔ پرمود وہ سمت
بدل لیتا ۔
دس بارہ منٹ بعد وہ اس ایریا سے دور پہنچ گئے ۔
اسی لمحے پہاڑی کی دوسری جانب سے کسی گاڑی کے انجن
کا شور ابھرنے لگا ۔ شاید اس جانب کوئی قدرتی راستہ
تھا ۔ وہ پہاڑی کے گرد چلنے لگے ۔ گاڑی کا شور قریب آتا
جا رہا تھا ۔ پرمود نے کچھ سوچا ۔ پھر نوازش کو اشارا کر کے
تیزی سے ایک بڑے سے پتھر کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جولیا، چوہان، کیپٹن بابر، صفدر اور سلیمان حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جو کسی اجنبی زبان میں واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو سے بات کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران پھر اردو میں بولنے لگا۔

" رائٹ سر ـــــ میں اس احمق کو سمجھا دوں گا۔ ویسے وہ ہے بہت بدمزاج آدمی ـــــ"

" نہیں ـــــ مجھے امید ہے کہ وہ اس مہم میں تم سے پورا تعاون کرے گا ـــــ" ایکسٹو کی آواز آئی جو اردو میں بولا تھا۔

" بہت بہتر سر ـــــ" عمران بولا: "لیکن میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ اگر اس نے کوئی مسئلہ پیدا کیا تو میں اسے گولی مار دوں گا ـــــ"

" بے شک ـــــ تمہیں اجازت ہے۔ وہ کوئی حماقت کرے تو تم اسے جو دل چاہے سزا دینا ـــــ" ایکسٹو نے کہا اس کے ماتحت حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ عمران کس کی بات کر رہا ہے

" شکریہ سر ـــــ میں اس کی آنکھوں سے سؤر کا بال نکال کر اسے یوں سیدھا کر دوں گا کہ وہ کبھی بھی ٹیڑھا نہ ہو سکے گا۔ اب آپ مجھے اجازت دیں تاکہ ہم روانہ ہو سکیں ـــــ"

" خدا حافظ ـــــ اوور اینڈ آل ـــــ" ایکسٹو نے آخر میں کہا

اور عمران نے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور مسکرانے لگا۔

" تم کس احمق کی بات کر رہے تھے ـــــ" جولیا نے جلدی سے پوچھا۔

" تنویر کی ـــــ" عمران نے کہا

اور تنویر اسے غصیلی نگاہوں سے گھورنے لگا۔ پھر

Aswad Raza www.BooksPK.com

غرایا: "کیوں ــــ میں نے کیا کیا ہے ــــ؟"
"ابھی تو کچھ نہیں کیا ــــ" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "کرو گے تو سب دیکھ لیں گے ــــ"
"آپ بھی خواہ مخواہ چیف سے دوسروں کی شکایت کرنے لگ جاتے ہیں ــــ" صفدر نے ناگوار لہجے میں کہا۔
"اچھا بزرگوار ــــ اس بار تو غلطی ہو ہی گئی۔ معاف کر دو ــــ" عمران نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا
اور وہ سب ہنس پڑے۔ البتہ تنویر کا موڈ آف ہی تھا۔
"تم چیف سے کس زبان میں باتیں کر رہے تھے ــــ؟" جولیا نے پوچھا۔
"لنگوٹی زبان میں ــــ" عمران بولا
"اوہ ــــ یہ کونسی زبان ہے ــــ؟" چوہان نے چونک کر پوچھا۔
"یہ زبان اس وقت بولی جاتی ہے۔ جب انسان بچپن میں لنگوٹ پہنا کرتا ہے ــــ" عمران حماقت آمیز انداز میں بولا۔ "اسے لنگوٹی زبان کہتے ہیں۔ تم سیکھو گے ــــ؟"
"نہیں ــــ مجھے دلچسپی نہیں ہے ــــ" چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"صاحب ــــ مجھے سکھا دیں۔ آپ کے بچوں کی ماں

کو دعائیں دوں گا ــــ" سلیمان نے جلدی سے کہا
"ٹھیک ہے ــــ لباس اتار کر لنگوٹ پہن لو۔ بدن پر پاؤں پر تیل کی مالش کرو اور سر کے بل کھڑے ہو کر پونے انیس کا پہاڑہ یاد کرو ــــ"
"بس رہنے دیں صاحب ــــ میں لباس اتارے بغیر ہی سیکھ گیا ہوں ــــ" سلیمان بوکھلا کر بولا۔
"اب آپ مسٹر تنویر کو لنگوٹی زبان سکھائیں ــــ"
"سلیمان ــــ ہوش میں رہو۔ میں عمران کا لحاظ نہیں کروں گا ــــ" تنویر نے جارحانہ لہجے میں کہا
"سلیمان ــــ" عمران غرایا۔ "اٹھو ــــ"
"اوہ ــــ کیا پہاڑہ یاد کرنا ہے ــــ" سلیمان نے بوکھلا کر پوچھا
"نہیں ــــ تم صفدر اور تنویر کے ساتھ ایئرپورٹ چلے جاؤ۔ وہاں دلیر خان تمہارے ٹکٹ اور پاسپورٹ لئے تمہارا منتظر ہے ــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا
"تم تینوں طیارے میں ہم سے اجنبی بن کر سفر کرو گے ــــ"
سلیمان کے ساتھ صفدر اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے وہ سب لوگ ایکسٹو کی کال آنے سے پہلے ہی تیار بیٹھے تھے۔
"آیئے صفدر صاحب ــــ" سلیمان بولا۔ "بقول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk
Aswad Raza www.booksPK.com

شاعر ــــ چلو پھر اجنبی بن جائیں ہم دونوں ــــ" گنگنایا۔

" باورچی کے بچے ــــ طیارے میں بھی گلوکاری شروع کر دینا ــــ" عمران غصے سے بولا

" آپ بے فکر رہیں صاحب ــــ طیارے میں گلوکاری کرنے کی بجائے آپ کے دوستوں کا ریکارڈ لگاؤں گا" سلیمان اطمینان سے بولا۔ "مگر آپ کب آئیں گے ــــ"

" چند منٹ بعد ــــ اب دفع ہو جاؤ ــــ"

عمران غرایا۔

عمران کے ساتھی مسکرانے لگے تھے۔ سلیمان تنویر اور صفدر کے ہمراہ کمرے سے نکل گیا۔ ان کے جانے کے تین چار منٹ بعد عمران، جولیا، کیپٹن بابر اور چوہان کے ساتھ چل پڑا۔ اگرچہ طیارے کی روانگی میں ابھی نصف گھنٹہ باقی تھا۔ مگر وہ یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے بلیک زیرو کو کہہ دیا تھا کہ وہ مارتھا کے ساتھی شلز کو یہاں لائے اور اس سے پوچھ گچھ کرے اور بلیک زیرو وہاں پہنچنے ہی والا تھا۔

وہ تینوں ساتھیوں کے ہمراہ کمپاؤنڈ میں کھڑی کار میں بیٹھا اور باہر آ کر کار کا رخ ایئرپورٹ کی طرف کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے قریب کی سیٹ پر جولیا بیٹھی تھی۔ کیپٹن بابر اور چوہان عقبی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ عمران خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اس نے دلیر خان کو نصف گھنٹہ قبل ایئرپورٹ بھیج دیا تھا تاکہ وہ ان کیلئے دمشق اور لندن کے ٹکٹ خرید کر ان کا وہیں انتظار کرے۔ بلیک زیرو نے دو گھنٹے بعد کی فلائٹ سے سفر کرنا تھا۔

چند منٹ بعد وہ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ عمران نے پارکنگ ایریا میں کار روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی کار سے اتر آئے۔ اسی لمحے دلیر خان وہاں پہنچ گیا۔ اس نے ان کے ٹکٹ اور پاسپورٹ ان کے حوالے کئے۔

" تم طیارے کی روانگی تک یہیں رہو گے ــــ" عمران نے اسے ہدایت کی۔ "روانگی کے پندرہ منٹ بعد واپس جانا ــــ"

" رائٹ سر ــــ" دلیر خان نے کہا۔ "میں آپ لوگوں کی کامیابی کے لئے دعا گو رہوں گا ــــ"

عمران مسکراتا ہوا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایئرپورٹ کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ضروری جانچ پڑتال کے بعد وہ لوگ رن وے پر پہنچ گئے۔ طیارے کی روانگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں اب چند منٹ رہ گئے تھے۔ وہ طیارے میں پہنچے تو … ے تو وہ یہی سمجھے کہ وہ لوگ دمشق اور لندن جا رہے ہیں۔
صفدر، تنویر اور سلیمان بائیں جانب کی تقریباً آخری … طیارے نے لندن پہنچنے سے پہلے کئی ممالک میں سٹاپ
نشستوں پر بیٹھے تھے۔ عمران، جولیا، کیپٹن بابر اور چوہان … رنا تھا۔ اس کا پہلا سٹاپ عراقی دارالحکومت تھا اور
کی نشستیں ان کے دائیں جانب کی رو میں تھیں۔ عمران … سرا دمشق ایئرپورٹ۔ دمشق پہنچتے پہنچتے رات کا اندھیرا
کی ہدایات کے مطابق وہ ان سے شناسائی کا اظہار کئے … پھیل جانا تھا جبکہ عمران کی منزل دمشق اور بغداد کے
بغیر اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ عمران کی نشست … رمیان تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق انہوں
کیپٹن بابر کے ساتھ تھی جبکہ جولیا اور چوہان کی نشستیں … نے شام سات بجے تک وہاں پہنچ جانا تھا۔
سلیمان اور صفدر ساتھ ساتھ بیٹھے تھے جبکہ ان سے
ان کے آگے تھیں۔
سامان کے طور پر ان لوگوں کے پاس ایئر بیگ اور … گلی نشست پر تنویر بیٹھا تھا۔ تنویر کے برابر میں ایک
بریف کیس تھے جو دلیر خان بازار سے خرید لایا تھا۔ یہ … ربی بیٹھا تھا۔ وہ کافی موٹا تازہ اور دراز قد تھا۔ سلیمان
برٹش ایئرویز کی فلائٹ تھی اور ان کی منزل لندن تھی۔ … وبار بار شرارت سوجھ رہی تھی کہ کسی طرح تنویر اور موٹے
۔ عمران اور اس کے ساتھی برطانوی میک اپ میں … ربی میں جھگڑا کرا دے مگر عمران کے خوف سے۔ وہ
تھے۔ جبکہ صفدر، تنویر اور سلیمان امریکی باشندے … خاموش بیٹھا رہا۔
نظر آ رہے تھے۔ … شام ساڑھے چھ بجے عمران نے اپنے ساتھیوں کو
چند منٹ بعد طیارہ فضا میں بلند ہو گیا۔ عمران نے … مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب طیارہ چھوڑنے کے لئے
گھڑی پر وقت دیکھا اور کچھ سوچنے لگا۔ بظاہر ان کی منزل … تیار ہو گئے۔

لندن تھی اور صفدر وغیرہ کی دمشق۔ مگر انہوں نے راستے میں
ہی طیارہ چھوڑ دینا تھا۔ لندن اور دمشق کے ٹکٹ اس
لئے خریدے گئے تھے کہ اگر دشمن کو ان کی روانگی کا علم ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خشک نالے میں چھپی تمثیلہ کی نگاہیں اس
آنے والی گاڑیوں پر مرکوز تھیں جو دراصل فوجی جیپیں
تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ گاڑیاں میجر کی جیپ کے سامنے
آکر رک گئیں۔ پھر اگلی جیپ سے تین فوجی اترے
ان میں سے ایک میجر تھا۔ اس نے میجر فاران کے پاس
آکر اس سے مصافحہ کیا۔ تمثیلہ نالے میں سینے کے بل لیٹی
تھی اور اس کی گن کی نالی میجر فاران کی طرف اٹھی ہوئی
تھی جو نالے کے کنارے بالشت بھر بلند اگی ہوئی گھاس
میں پوشیدہ ہونے کے سبب فوجیوں کو نظر نہیں آسکتی

ی۔ فاصلہ زیادہ نہ ہونے کے سبب میجر فاران کی آواز
اف سنائی دی جو آنے والے میجر سے بول رہا تھا۔
"ہیلو میجر گارتھ ــــ کہاں کا ارادہ ہے ــــ؟"
"تمہارے کیمپ جا رہے تھے۔ اطلاع ملی تھی کہ بدکار نوی
سوسہ تمہاری قید سے فرار ہوگئی ہے۔ مجھے آرڈر ملا کہ جا
ر اُسے تلاش کرنے میں تمہاری مدد کروں ــــ" میجر
ارتھ نے کہا۔ "مگر حیرت ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر کی طرف جا
رہے ہو ــــ"
"تمہاری حیرت بجا ہے ــــ" میجر فاران بولا "لیکن
ب تمہیں ادھر جانے کی ضرورت نہیں۔ اسے دوبارہ گرفتار
کر لیا گیا ہے اور وہ اب پھر میری قید میں ہے ــــ"
"اوہ ــــ ویری فائن ــــ" میجر گارتھ چونکتا ہوا
بولا۔ "یہ تو بہت اچھا ہوا۔ ہم بھاگ دوڑ سے بچ گئے۔
مگر تم ادھر کیسے جا رہے ہو اور یہاں کیوں رک گئے تھے ــــ؟"
"تمہارے انتظار میں ــــ" میجر فاران نے جیپ
سے اترتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ مجھے بھی یہی شک تھا کہ تم
لوگ اسی سلسلے میں ادھر جا رہے ہو ــــ"
وہ میجر گارتھ کا ہاتھ پکڑ کر اس کی جیپ کی طرف بڑھنے
لگا۔ تمثیلہ ہوشیار ہوگئی۔ نجانے وہ کیا کرنے والا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ میجر کی جیپ کے پاس پہنچا اور جیپ کی اگلی نشس
پر بیٹھتا دکھائی دیا۔ پھر سنجانے اس نے آہستہ آواز میں م
گارٹن سے کیا کہا کہ میجر گارٹن یکدم چونکتا دکھائی دیا۔ دوس
ہی لمحے اس نے بلند آواز میں کچھ کہا۔ اور دونوں جیپوں س
تقریباً دس فوجی اتر آئے۔ وہ سب مسلح تھے۔ انہی
دیکھ کر تمشیلہ کی چھٹی حس خطرے کا اعلان کرنے لگی۔

"مس تمشیلہ ——!" دفعتاً میجر گارٹن نے نالے کی ط
منہ کر کے بلند آواز سے کہا: "زندگی عزیز ہے تو ہاتھ بلن
کر کے نالے سے باہر آجاؤ ——!"

اس کی بات سُن کر تمشیلہ کے جبڑے بھنچ گئے۔ وہ سمجھ
گئی کہ میجر فاران نے آہستہ آواز میں میجر گارٹن کو حقیق
بتادی ہے اور وہ گارٹن کی جیپ میں اس لئے جا بیٹھا
تھا کہ تمشیلہ کے حملے سے محفوظ رہے۔ وہ خاموش رہی۔

"سنا نہیں تم نے ——!" میجر گارٹن غرایا: "نال
سے باہر آجاؤ —— ہری اَپ ——!"

ٹھیک اسی لمحے میجر فاران کی جیپ سے ریوالور
فائر ہوا اور گولی دوسری جیپ کا ونڈ اسکرین توڑتی ہ
اندر بیٹھے میجر فاران کے سینے میں پیوست ہوگئی۔ اس ک
حلق سے کریہہ چیخ خارج ہوئی اور وہ جیپ سے باہ

۔ اس پر میجر گارٹن نے فائر کی سمت دیکھا اور اپنے
توں کو جیپ پر فائرنگ کرنے کا حکم دے دیا۔ اگلے
لمحے اس کے ماتحت میجر فاران کی جیپ پر گولیاں برسانے
جس میں دونوں فوجی لڑکیاں موجود تھیں۔

فائرنگ کے جواب میں ایک لڑکی کی چیخ بلند ہوئی
ر تمشیلہ کے لئے مزید خاموش رہنا ناممکن ہوگیا۔ دوسرے
لمحے اس نے لیٹے ہی لیٹے فوجیوں پر فائرنگ شروع کر
ی۔ پہلے ہی برسٹ میں چار فوجی چیختے تڑپتے گر گئے
جر گارٹن نے تیزی سے زمین پر گر کر اپنا ریوالور نکال لیا۔
رے ہی لمحے وہ تمشیلہ کی طرف فائر کرنے لگا۔ اسی
ت دوسری لڑکی کی چیخ بلند ہوئی اور تمشیلہ نے دانت
کچکپاتے ہوئے دوبارہ گن کا بولٹ کھینچ ڈالا۔

میجر گارٹن کے ساتھی جیپوں کی آڑ لے چکے تھے۔
پھر بھی دو آدمی تمشیلہ کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ اب
یہ فوجی تمشیلہ کی طرف فائرنگ کرنے لگے تھے۔ تمشیلہ
نے سوچا اب اسے وہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ فائرنگ
ی آوازیں سن کر اس علاقے میں پھیلے فوجی ادھر آسکتے
تھے۔ چنانچہ اس نے باری باری دونوں جیپوں کی ہیڈ لائٹس
نشانہ بنایا اور وہاں اندھیرا پھیل گیا۔ فوجی اس پر مسلسل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فائرنگ کر رہے تھے۔ مگر نالے میں ہونے کے سبب گولیاں اس کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

اندھیرا چھاتے ہی وہ سینے کے بل کیمپ کی سمت تیزی سے رینگنے لگی۔ تقریباً بیس قدم آگے جا کر وہ نالے سے نکلی اور ہاتھ پاؤں کے بل چلتی ہوئی آخری جیپ کی طرف بڑھی۔ اسی لمحے فوجیوں نے دو ٹارچیں روشن کر لیں اور روشنی نالے کے اس حصے پر پڑنے لگی۔ جہاں چند لمحے پہلے تک وہ موجود تھی۔

"تمثیلہ ——!" میجر گارٹن کی غضبناک آواز ابھری۔ "تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ ہتھیار پھینک کر خود کو ہمارے حوالے کر دو ——!"

تمثیلہ جیپ کے عقب میں پہنچ چکی تھی۔ میجر گارٹن اور اس کے پیچھے چند سپاہی اگلی جیپ کی دوسری جانب زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔ تمثیلہ نے تیزی سے سڑک پار کی اور دوسری جانب کے کھیتوں میں موجود ایک خشک نالے میں پہنچ کر ہاتھ پاؤں کے بل کیمپ کی طرف بڑھنے لگی کبھی کبھی رک کر وہ پیچھے بھی دیکھ لیتی تھی۔ فوجی ٹارچوں کی روشنی میں دوسری سمت کے نالے کی طرف بڑھ رہے تھے چند لمحوں بعد میجر کی ہلکی سی غراہٹ سنائی دی۔

"وہ حرافہ فرار ہو گئی ہے۔ اسے تلاش کرو —— میں مزید پاہیوں کو بلاتا ہوں ——"

تمثیلہ نے پلٹ کر دیکھا۔ فوجی اس کی تلاش میں الف سمت بڑھ رہے تھے۔ وہ دوبارہ تیزی کے ساتھ ے میں جانوروں کی مانند دوڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ ہاں سے تقریباً ایک فرلانگ دور نکل آئی۔ پھر وہ اٹھی ر نالے سے نکل کر تیزی سے کیمپ کی جانب بڑھنے ی۔ سڑک کے دائیں بائیں کافی فاصلے پر متعدد ٹارچوں کی شنیاں حرکت کر رہی تھیں۔ شاید اس علاقے میں موجود فوجی فائرنگ کی آوازیں سن کر جیپوں کی طرف رہے تھے۔ چند لمحوں بعد کیمپ کی طرف سے دو تین ڑیاں آتی دکھائی دیں۔

تمثیلہ سڑک سے تقریباً بیس گز کے فاصلے پر بڑھ ی تھی۔ جلد ہی جیپیں وہاں سے گزر کر تمثیلہ کی مخالف سمت چلی گئیں۔ تمثیلہ رکے بغیر چلتی رہی۔ آگے کھیتوں میں آدم فصلیں لہرا رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر تمثیلہ کی رفتار ز ہو گئی۔ قد آدم فصل اس کے چھپنے کے لیے بہت سب تھی۔ بشرطیکہ اسے تلاش کرنے والوں کا رخ بھی ھر ہو جاتا ورنہ وہ کیمپ کی طرف بڑھتی رہتی۔

وہ کھیت ابھی پچیس تیس قدم دور تھے کہ اچانک
ان کھیتوں کی دوسری جانب کسی ٹارچ کی روشنی چمکی
روشنی کا بہاؤ کھیتوں کی سمت ہی تھا۔ گویا اس جانب
سے بھی محافظ ادھر آ رہے تھے۔ تمثیلہ نے ایک لمحہ کے
لئے رک کر اندازہ لگایا کہ ٹارچ بردار قدم قد آدم فصل والے
کھیتوں کی کس سمت سے نمودار ہوں گے۔ پھر وہ رخ
بدل کر دائیں جانب بڑھنے لگی۔ ٹارچ برداروں نے کھیتوں
کے بائیں جانب سے نمودار ہونا تھا۔ جبکہ وہ کھیتوں کے
دائیں پہلو کی جانب جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ مکئی کی
بلند فصل کے پاس پہنچ گئی۔ ٹارچ بردار فصل کے دوسری
جانب سے سڑک کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان کی
تعداد چار تھی۔

تمثیلہ کھیت کی آڑ میں پہنچ کر کھیت کے ساتھ
ساتھ آگے بڑھنے لگی۔ اسی لمحے فضاء میں کسی ہیلی کاپٹر
کی آواز ابھرنے لگی۔ تمثیلہ نے چونک کر سامنے دیکھا
کیمپ کی جانب سے ایک ہیلی کاپٹر اڑا چلا آ رہا تھا
وہ نیچی پرواز کر رہا تھا اور اس پر لگی سرچ لائٹیں زمین
کا وسیع حصہ روشن کرتی چلی آ رہی تھیں۔ تمثیلہ کے
اندازے کے مطابق اس نے کھیتوں پر سے گزرنا تھا۔ تمثیلہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے کاپٹر کی سرچ لائٹ سے بچنے کی واحد صورت
یہی تھی کہ وہ مکئی کی فصل میں چھپ جائے۔ اس وقت
تک وہ کھیت کے اختتام پر پہنچ چکی تھی۔ اس سے
آگے ایک خالی کھیت تھا۔ اور اس سے آگے ایک اور
کھیت میں مکئی کی فصل لہلہا رہی تھی۔ اس کھیت تک
پہنچنے سے قبل ہی ہیلی کاپٹر اس کے سر پر پہنچ جاتا۔ چنانچہ
وہ پہلے کھیت میں ہی گھس گئی اور مکئی کی گنجان فصل
میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ کاپٹر کی پھڑپھڑاہٹ تیز ہوتی جا
رہی تھی اور وہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا تھا۔

جلد ہی کاپٹر کھیت کے اوپر آ پہنچا اور کھیت پر
سرچ لائٹ ڈالتا ہوا آگے نکل گیا۔ پھر اس کی آواز
دور ہوتی چلی گئی۔ تمثیلہ نے اطمینان کا سانس لیا اور
اٹھ کر کھیت سے باہر آئی ہی تھی کہ یکدم روشنی میں
نہا گئی۔

پتھر کی آڑ میں پہنچے ہی تھے کہ پہاڑی کی دوسری جانب
سے وہ گاڑی نمودار ہوئی جو فوجی جیپ تھی اور اس کی
ہیڈ لائٹس اس پتھر سمیت کافی ایریا روشن کر رہی تھیں
جس کی آڑ میں میجر پرمود اور کیپٹن نوازش بیٹھے تھے ۔
جیپ کی رفتار زیادہ نہیں تھی۔ وہ ان کے سامنے سے
گزری تو پرمود نے اس کی فرنٹ سیٹ پر ایک فوجی آفیسر
کو بیٹھے دیکھا جو غالباً حوالدار کے رینک کا تھا۔ جیپ کے
عقبی حصے میں بھی چار پانچ فوجی موجود تھے۔
جیپ چند قدم آگے جا کر رک گئی اور وہ تمام فوجی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ـئے۔ ڈرائیور سمیت ان کی تعداد سات تھی اور انہوں
جیپ کی روشنیاں بجھتے ہی ٹارچیں روشن کر لی
ں جن کی تعداد تین تھی۔
پھیل جاؤ ــــــ!" حوالدار کی آواز بلند ہوئی ۔" وہ
ں جانب سے آئیں گے ــــــ!"
حوالدار کی ہدایت سن کر پرمود چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ یقیناً
لدار کا اندازہ درست تھا اور وہ اپنی دانست میں ان
توں کا راستہ بلاک کر رہے تھے ۔ شاید انہیں پیچھے سے
ہ کی پوزیشن بتا دی گئی تھی یا پھر حوالدار کا اپنا اندازہ تھا۔
مود نے آبدوز میں سفر کے دوران اس علاقے کے نقشہ
مطالعہ کیا تھا اور نقشہ کے مطابق اس علاقے سے
ورنے کا یہ آسان راستہ تھا۔ شاید حوالدار نے بھی یہی
ازہ لگایا تھا کہ وہ آسان راستے سے سفر کر رہے تھے۔
حوالدار کے ساتھی پہاڑی کے متوازی ایک سرے
ے دوسرے سرے تک پھیل گئے اور ایک دوسرے
ے تقریباً دس پندرہ قدم کے فاصلے پر رک کر انہوں نے
رچیں بجھا دی تھیں۔ حوالدار جیپ کے بونٹ سے
ک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پرمود سوچ رہا تھا کہ ان فوجیوں
ے نمٹے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں۔ اور اس کے پاس اتنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فالتو وقت نہیں تھا کہ ان کے وہاں سے ہٹنے کا انتظ
جا سکتا۔ وہ دن کا اجالا پھیلنے سے پہلے منزل پر پہنچ
چاہتا تھا۔

دفعتاً حوالدار جیپ کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا دکھائی
چند لمحوں بعد اس کی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ وائرلیس
پر کسی سے ان دونوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ جی
وائرلیس سے ابھرنے والی آواز زیادہ بلند نہیں تھی۔ جس
کے سبب پرمود یہ سمجھنے سے قاصر رہا کہ دوسری طرف سے
کیا بتایا جا رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نے راستہ بلاک کر رکھا ہے
مجھے پوری امید ہے کہ وہ ادھر سے ہی گزریں گے۔ کیونک
اس کے علاوہ بقیہ راستے بہت دشوار گزار اور خطرناک ہیں
حوالدار کی آواز سنائی دی۔

اور پرمود اس کے اندازے پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا مگر
اس کی یہ مسکراہٹ درندگی سے بھرپور تھی۔ چند لمحوں بع
حوالدار وائرلیس بند کر کے جیپ سے اتر آیا۔ اس نے ایک
سگریٹ سلگایا اور ٹہلنے لگا۔ اتنی دیر میں پرمود اس
سے نمٹنے کا طریقہ سوچ چکا تھا۔ اس نے سرگوشیانہ انداز
میں قریب بیٹھے نوازش سے کچھ کہا۔ پھر دوبارہ حوالدار پر

یں جمادیں۔ جیپ ان سے تقریباً پندرہ سولہ قدم کے
لے پر کھڑی تھی۔ حوالدار ٹہلتا ہوا اس طرف بڑھ رہا
جس طرف جیپ کا رُخ تھا۔

پھر جونہی وہ جیپ سے دس بارہ قدم کے فاصلے پر
چا، پرمود پیٹ کے بل رینگتا ہوا پتھر کی آڑ سے نکلا
جیپ کے پچھلے حصے کی طرف رینگنے لگا۔ نوازش پتھر
ی آڑ میں بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور
ا اور نگاہیں حوالدار پر مرکوز تھیں۔ حوالدار مزید دس بارہ
م دور گیا اور پھر اسی انداز میں ٹہلتا ہوا واپس آنے لگا۔
ستاروں کی مدھم روشنی میں نظر آنے والا اس کا چہرہ دائیں
انب مڑا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ گویا وہ پرمود کی طرف متوجہ
ہیں تھا۔

اتنی دیر میں پرمود کا جیپ سے فاصلہ تین چار گز
رہ گیا تھا۔ وہ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر جیپ کے عقب
یں پہنچا اور دوسری جانب مڑ گیا۔ جیپ کی آڑ میں
ہنچ کر وہ اٹھ بیٹھا۔ پھر بونٹ کے قریب جا کر اس
نے ذرا بلند ہو کر حوالدار کی طرف دیکھا۔ وہ جیپ سے چھ
سات قدم کے فاصلے پر چلا آرہا تھا۔ پرمود اٹھ کر جیپ کی
ڈرائیونگ سیٹ پر سینے کے بل لیٹ گیا اور کھسکتا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری سیٹ پر پہنچ گیا۔ اب وہ دو سیٹوں پر سینے کے
بل لیٹا تھا اور اس کا چہرہ دوسرے دروازے کے قریب
اتنے میں حوالدار ٹہلتا ہوا جیپ کے قریب آپہنچا تھا۔
پرمود نے لیٹے لیٹے ٹانگیں سمیٹ لیں اور کسی ایسے شکاری
کتے کی پوزیشن میں آ گیا۔ جو شکار پر جھپٹنے ہی والا ہو۔
حوالدار دوسری جانب دیکھ رہا تھا۔ پھر جونہی وہ جیپ
کے پاس سے گزرنے لگا۔ پرمود نے یکدم اس پر جست
لگائی اور اسے گردن سے دبوچے زمین پر آ رہا۔ گردن
پر اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت کے سبب حوالدار
کے حلق سے کوئی آواز خارج نہ ہو سکی اور وہ پرمود کے
جسم کے نیچے دبا اپنی گردن آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا
پرمود جانتا تھا کہ اس کے حلق سے کوئی کراہ یا چیخ خارج
ہوئی تو اس کے ساتھی ان کی طرف متوجہ ہو جائیں گے
چنانچہ اس نے یکدم حوالدار کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کی ضرب
لگائی اور چٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی حوالدار کی
گردن ٹوٹ گئی۔ اس کی جدوجہد مفقود ہو گئی اور جسم ہمیشہ
کے لئے ساکت ہوتا چلا گیا۔ پرمود اس کے مردہ جسم سے
اترا اور پھر اس نے لیٹے ہی لیٹے حوالدار کی دونوں ٹانگیں
پکڑ کر پیچھے کی جانب رینگنا شروع کر دیا۔ وہ حوالدار کی لاش

گھسیٹتا ہوا جیپ کے نیچے سے گزر کر دوسری جانب پہنچا
پھر اس نے اٹھ کر حوالدار کی لاش اٹھائی اور ڈرائیونگ
ڈور کی جانب سے جیپ کے پچھلے حصے میں ڈال دی۔
ایک لمحہ بعد وہ خود بھی اس جانب سے لاش کے پاس
پہنچ گیا۔ اس نے اپنا لباس اتارا۔ پھر حوالدار کی وردی اتار کر
پہن لی اور اپنا لباس ایک سیٹ کے نیچے چھپا دیا۔ سر پر
حوالدار کی ٹوپی سجا کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ پھر اس
نے نوازش کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا اور نوازش اس
کا اشارا پا کر پتھر کی آڑ سے نکل آیا۔ وہ سینے کے بل رینگتا ہوا
جیپ کے پاس پہنچا اور جیپ میں چڑھ کر عقبی حصے میں پہنچ گیا۔
مطمئن ہو کر پرمود نے جیپ کا انجن اسٹارٹ کیا اور
بتیاں جلائے بغیر جیپ آگے بڑھا دی۔ راستے میں کھڑے
ہوئے فوجیوں نے ان کی طرف دیکھا مگر جیپ میں اندھیرا ہونے
کے سبب وہ پرمود کی شکل نہ دیکھ سکے۔ پرمود پہاڑی کے
پہلو میں پہنچا اور جیپ پہاڑی کی دوسری جانب موڑ کر ہیڈ
لائٹس روشن کر دیں۔ اس طرف ایک قدرتاً ہموار راستہ تھا
جو پہاڑی کی مخالف سمت میں جاتا تھا۔ پرمود اس راستے
پر جیپ دوڑانے لگا۔ جلد ہی وہ پہاڑی سے کافی فاصلے
پر پہنچ گئے۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد ایک پہاڑ کے گرد گھوم کر
دوسری سمت پہنچے تو ہیڈ لائٹس کی روشنی میں کچھ فا
پر ایک کیمپ دکھائی دیا اور پرمود نے چونکتے ہوئے بر
لگا دی۔ تین خیموں پر مشتمل اس کیمپ کے باہر ایک
جیپ اور چند محافظ دکھائی دے رہے تھے۔ جبکہ جیپ
کے پاس ہی ایک فولڈنگ میز اور دو کرسیاں رکھی تھیں
کرسیوں پر دو فوجی افسر بیٹھے تھے۔ جن میں سے ایک ری
کے لحاظ سے میجر اور دوسرا کیپٹن معلوم ہوتا تھا۔ جیپ
ان کا فاصلہ بمشکل بیس قدم تھا۔ وہ دونوں جیپ کی طرف
دیکھ رہے تھے۔ ان کے بائیں جانب تین فوجی ٹہلتے پھر
تھے۔ مگر جیپ کو دیکھ کر وہ اپنی جگہوں پر رک گئے تھ
ایک لمحہ بعد پرمود نے جیپ کی روشنیاں بجھا دیں
اس کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ اگر وہ جیپ
میں یا جیپ سے اتر کر میجر کے پاس نہ جاتا تو وہ مشکوک
ہو جاتے اور اگر ان کی طرف جانے کی بجائے وہ جیپ
واپس موڑتے یا پیدل ہی کسی اور سمت کا رخ کرتے
تب بھی ان پر شبہ کیا جاتا۔ ایک دو لمحوں بعد اس نے
آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ حوالدار کی وردی میں تھا
جس کی لاش اس نے راستے میں ہی ایک گہرے کھڈ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ینک دی تھی۔ مگر شکل حوالدار کی نہیں تھی۔ چنانچہ اسے
یکھتے ہی وہ فوجی اس پر شک کرتے اور اسے گرفتار کر
یتے۔ لیکن پرمود کو مجبوراً" یہ رسک لینا پڑ رہا تھا۔ تب ہی
وہ اس علاقے سے نکل سکتے تھے۔
اس نے نوازش کو عقبی سیٹوں کے درمیان چھپ جانے
کی ہدایت کی اور بتیاں جلائے بغیر جیپ آگے بڑھا دی۔
اس نے دوسری جیپ کے پہلو میں جیپ روکی اور انجن
بند کر دیا۔ اس نے ٹوپی پیشانی پر جھکائی اور جیپ سے
اتر کر میز کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں میجر اور کیپٹن بیٹھے
تھے۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا۔ میجر کی اس جانب
پشت تھی۔ جبکہ بائیں جانب بیٹھا کیپٹن پرمود کی طرف دیکھ
رہا تھا مگر وہ دونوں ہی پرمود کے ارادوں سے بے خبر تھے۔

رات کی تاریکی میں وہ سائے تیزی سے ایک طرف حرکت کر رہے تھے۔ ستاروں کی مدھم روشنی میں وہ چند گز سے زیادہ آگے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ بنجر زمین کافی حد تک ناہموار تھی اور اس میں کہیں کہیں اونچے نیچے ٹیلے دکھائی دیتے تھے۔ ان کے کندھوں سے ایئر بیگ لٹک رہے تھے۔ جبکہ تین افراد کے پاس بریف کیس تھے۔ وہ لوگ اصل میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ جو نصف گھنٹہ پیشتر طیارے سے کودے تھے۔ پروگرام کے مطابق عمران نے کاک پٹ میں گھس کر اسلحہ کے زور پر پائلٹ اور کپتان

Ashfaq Raza
www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو یرغمال بنا لیا تھا اور انہیں طیارہ بلندی سے نیچے لانے اور پیراشوٹ مہیا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پھر اس کے اشارے پر بقیہ ساتھی بھی ایک ایک کر کے کاک پٹ میں آ گئے تھے اور انہوں نے پیراشوٹ باندھ لئے تھے۔ عمران کے حکم پر پائلٹ طیارے کو کم بلندی پر لایا اور وہ کاک پٹ کے خارجی دروازے سے ایک ایک کر کے نیچے کود گئے تھے۔

زمین پر پہنچ کر وہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تھے اور عمران انہیں لے کر چل دیا تھا۔

یہ اسرائیلی سرزمین تھی اور عمران کو یقین تھا کہ طیارے کا کپتان دمشق پہنچنے پر ان کی کارروائی سے ایئرپورٹ حکام کو یا اپنی فضائی کمپنی کو ضرور مطلع کرے گا اور اسرائیلی حکومت کو بھی اس واقعہ کا فوری علم ہو جائے گا۔ تب ان کی تلاش اور گرفتاری کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے اور عمران اس سے پہلے ہی اس جنگل میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔ جو اب دس منٹ کے فاصلے پر رہ گیا تھا۔ اس کے پیچھے جولیا تھی اور جولیا کے عقب میں سلیمان اور بقیہ ساتھی۔

دفعتاً جولیا کا پاؤں قدرے گہری جگہ پر پڑا اور وہ لڑکھڑا کر گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے خود کو سنبھال لیا۔ عمران نے پلٹ کر دیکھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" کمبخت ـــــ طارزح ہی جلا لو ـــــ " جولیا غصیلے لہجے میں بولی۔

" طارزح ہوتی تو دل کیوں جلاتا ـــــ " عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا اور پلٹ کر چل پڑا ۔ " مگر ہوا کیا ہے ـــــ "

" ابھی میں گرنے لگی تھی ـــــ " جولیا غرائی

" یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ـــــ " عمران لاپروائی سے بولا " غالب نے بھی یہی کہا تھا کہ گرتے ہیں شہ سوار ہی میدان جنگ میں ـــــ "

" مگر صاحب ـــــ آپ کے استاد کنفیوشس نے تو کہا تھا کہ مزہ تو بہت ہے کہ گرتوں کو تھامے ساقی ـــــ " سلیمان بول پڑتا۔

" او ـــــ او ـــــ شاعر کی دُم ـــــ تمہیں بولنے کی کس نے اجازت دی ہے ـــــ " عمران رُکے بغیر غرایا

" صاحب ـــــ آپ بھی تو بغیر اجازت بول رہے ہیں ـــــ " سلیمان نے اسے یاد دلایا۔

" اچھا جناب ـــــ اب تو معاف کر دو۔ غلطی ہو گئی ہے ـــــ " عمران نے غصیلے لہجے میں کہا

" نہیں جناب ـــــ میں بار بار معاف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ آپ مس جولیا سے معافی مانگیں ـــــ "

" ـــــ سلیمان نے ناگوار لہجے میں کہا " انہوں نے آپ کو معاف کر دیا تو سمجھیں کہ آپ بخشے گئے ـــــ "

" بکواس مت کرو ـــــ " جولیا پلٹ کر غرائی " خاموشی سے چلو ـــــ "

" آپ کا حکم سر ناک پر ـــــ اب نہیں بولوں گا۔ بقول شاعر۔ اب نہ بولوں گا۔ اب نہ بھولوں گا ـــــ " وہ گنگنایا

" سلیمان کے بچے ـــــ چپ ہو جاؤ ورنہ تمہاری ناک توڑ ڈالوں گا ـــــ " عمران نے دھمکی دی۔

اور سلیمان سہم گیا۔ دوسرے ساتھی ان کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتے خاموشی سے قدم اٹھا رہے تھے۔ تقریباً دس منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک فضا میں ہلکی ہلکی آوازیں ابھرنے لگیں۔ عمران نے رک کر غور سے وہ آوازیں سنیں اور بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ہیلی کاپٹروں کے پروں کی آوازیں تھیں۔ پھڑ پھڑاہٹ کی مخصوص آوازیں لمحہ بہ لمحہ تیز ہو رہی تھیں۔ اس نے فضا میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ بائیں جانب بہت فاصلے پر کئی جگنو چمکتے دکھائی دیئے۔ یقیناً وہ ہیلی کاپٹروں کی روشنیاں تھیں اور ان کی تعداد چار پانچ سے کم نہیں تھی۔

دوسرے ممبرز نے بھی ہیلی کاپٹروں کی ننھی سی روشنیاں

دیکھ لی تھیں اور سمجھ گئے تھے کہ وہ کاپٹر انہی کی تلاش میں آرہے ہیں۔ یقیناً مسافر طیارے کے پائلٹ نے کسی اسٹ ایئرپورٹ کو ان کے متعلق بتا دیا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹروں کی بڑھتی روشنیوں کی رفتار اور جنگل سے اپنے فاصلے کا اندازہ کیا۔ ہیلی کاپٹر تین منٹ بعد وہاں پہنچنے والے تھے جبکہ جنگل ابھی پانچ منٹ کی مسافت پر تھا۔ اس نے اپنی رفتار بڑھاتے ہوئے ساتھیوں سے کہا

"تیزی سے قدم اٹھاؤ ـــــ ہمیں ان کاپٹروں کے قریب آنے سے پہلے جنگل میں پہنچ جانا چاہیئے ـــــ"

"صاحب ـــــ اگر آپ کہیں تو میں دوڑ پڑوں ـــــ"

سلیمان نے جلدی سے کہا

"نہیں ـــــ ہوسکتا ہے جنگل میں سرحدی محافظ موجود ہوں۔ تمہارے دوڑتے قدموں کی آہٹیں سن کر وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور ہمیں فوری گھیر لیں گے ـــــ"

عمران نے سختی سے کہا

وہ ہیلی کاپٹروں کی سمت دیکھتا ہوا تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ ابھی ہیلی کاپٹر سو ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر تھے کہ وہ جنگل کے ابتدائی درختوں میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر وہ چھوٹے تنوں والے درختوں کی آڑ میں رک گئے۔ عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نا چاہتا تھا کہ کاپٹر وہاں اترتے ہیں یا آگے جاتے ہیں۔ لموں بعد ہیلی کاپٹر قریب آ گئے۔ ان پر لگی سرخ لائٹیں ن کے خاصے بڑے حصے کو روشن کر رہی تھیں۔ مگر وہ شنیاں جنگل کے درختوں سے بیس پچیس قدم دور سے ہی گزر گئیں اور ہیلی کاپٹر وہاں سے اس جانب گئے جس طرف سے وہ آئے تھے۔

عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے جیب سے سل ٹارچ نکال لی۔ باہر کی نسبت جنگل میں زیادہ گہری ریکی تھی۔ اس نے ٹارچ روشن کی اور اپنے ساتھیوں روانگی کا حکم دیتا ہوا آگے چل دیا۔ اس کے ماتحت اس کے پیچھے قدم بڑھانے لگے۔ جوں جوں وہ آگے بڑھ رہے تھے جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ خودرو جھاڑیاں بار بار ان کا ستہ روک رہی تھیں اور اس لحاظ سے عمران کو بھی بار بار رُخ بدلنا پڑ رہا تھا۔ محدود ٹارچ کی روشنی سب سے آخر میں چلنے والوں کے لئے ناکافی تھی۔ عمران کو احساس ہوا تو اس نے صفدر کو بھی ٹارچ جلانے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ صفدر نے بھی پنسل ٹارچ روشن کر لی۔

"صاحب ـــــ یہاں شیر چیتے بھی ہیں ـــــ؟"

سلیمان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" نہیں ___ یہاں صرف تم جیسے بندر اور گیدڑ رہتے ہیں " عمران نے قدرے غصے سے کہا

" آپ غلط کہہ رہے ہیں صاحب ___ میں بیک قت بندر اور گیدڑ جیسا نہیں ہو سکتا ___ " سلیمان جلدی سے بولا۔

" گیدڑ کے پیچھے ___ خاموشی سے چلو ___ " عمران آہستہ سے غرایا۔

" تم اس احمق کو لائے ہی کیوں تھے کہ اب سر کھپا رہے ہو " جولیا نے منہ بنا کر کہا

" یہ تمہارے چوہے کی شرارت ہے ___ " عمران بولا

" اسی نے اسے ہم پر جاسوس مسلط کیا ہے ___ "

" گویا یہ ہماری نگرانی کے لئے بھیجا گیا ہے ___ " جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

" ہاں ___ ایکسٹو دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم اس مہم میں کام کرتے ہیں یا رنگ رلیاں منانے میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ یہ جاسوس کا بچہ اسے ہماری نقل و حرکت سے آگاہ کرتا رہتا ہے لیکن مجبور ہے ___ "

" وہ کس طرح ___ ؟ " تنویر نے پوچھا جو صفدر کے آگے چل رہا تھا۔

Aswad Raza PakBooksPK.com

اس طرح کر ایکسٹو کو مطلع کرنے کے لئے اس کے پاس زیرو فور کا ٹرانسمیٹر نہیں ہے اور واچ ٹرانسمیٹر پر اتنے فاصلے سے ایکسٹو کو کال نہیں کیا جا سکتا ___ " عمران نے بتایا

" صاحب ___ آپ مجھے مجبور مت سمجھیں ___ " سلیمان نے تیزی سے کہا " ایکسٹو اتنی دور نہیں ہے کہ میں اسے کال نہ کر سکوں۔ میری آواز تو عرش تک پہنچ جاتی ہے ___ "

" اچھا ___ اچھا ___ بک بک مت کرو ___ " عمران نے اسے ڈانٹا۔

ہیلی کاپٹروں کی آوازیں معدوم ہو چکی تھیں اور انہیں جھینگروں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ کبھی کبھی کسی گیدڑ یا کسی دوسرے جانور کی آواز بھی سنائی دے جاتی تھی۔ جنگل زیادہ طویل نہ تھا اور وہ تقریباً نصف فاصلہ طے کر چکے تھے۔ اس میں انہیں بیس پچیس منٹ لگے تھے۔ وہ رکے بغیر چلتے رہے۔ تقریباً دس منٹ بعد عمران کے پاس بیگ میں موجود زیرو فور کے ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا۔ یقیناً کوئی کال کر رہا تھا اور وہ کال پرمود یا بلیک زیرو کی ہو سکتی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہاں ٹھہرنے کی ہدایت کی اور خود دائیں جانب بڑھتا چلا گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے ساتھی تھک چکے تھے۔ چنانچہ سب سے
پہلے جولیا زمین پر بیٹھ گئی اور اس کی تقلید میں دوسرے
بھی بیٹھ گئے۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ ان کے سامنے کی
جانب سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔ وہ آہٹیں سن
کر وہ سب کھڑے ہوتے چلے گئے۔ لیکن اس سے پہلے
کہ وہ مزید کوئی قدم اٹھاتے۔ اچانک ان پر کئی ٹارچوں کی
روشنیاں پڑنے لگیں۔

Aswa Raza
www.BooksPK.com

تعداد میں وہ چار تھے۔ دو کی اسٹین گنوں پر ٹارچیں
نصب تھیں۔ جن کی روشنی اس پر پڑ رہی تھی اور وہ چار
اسٹین گنوں کی زد میں کھڑی پلکیں جھپک رہی تھی۔
"گن پھینک کر ہاتھ بلند کر لو ____!" ایک محافظ غرایا
"ورنہ چھلنی کر دی جاؤ گی ____"
تمثیلہ نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ وہ جانتی تھی کہ
محافظوں کو اس کی گرفتاری کے لئے سخت ترین احکامات
دیئے جا چکے ہیں اور انہوں نے اسے زندہ یا مردہ ہر صورت
میں گرفتار کرنا ہے۔ اس کے ہاتھ بلند کرتے ہی وہ چاروں

اس کے گرد پھیل گئے۔ پھر ایک نے وسل بجائی اور
چند لمحوں میں مزید دس بارہ محافظ وہاں پہنچ گئے۔ تمثیلہ
نے سوچا اتنے آدمیوں کے نرغے سے زندہ سلامت نکلنا
ممکن نہیں چنانچہ اس نے کوئی مزاحمت نہ کرنے کا فیصلہ
کر لیا تھا۔
مزید آنے والے محافظ میں ایک کیپٹن بھی تھا۔ اس
کے حکم پر فوجی اسے گھیرے میں لئے کیمپ کی طرف چل
پڑے۔ راستے میں کئی محافظ اور ملے اور ان کے ذریعے
پورے علاقے میں تمثیلہ کی گرفتاری کی اطلاع پھیل گئی۔
چنانچہ اس کی تلاش کا سلسلہ ترک کر دیا گیا۔ تمثیلہ کے
گرد چلنے والوں میں فوجی کیپٹن سب سے آگے تھا۔ وہ
لوگ سڑک پر آ گئے۔ چند قدم آگے ایک فوجی ٹرک کھڑا
تھا۔ تمثیلہ کو اس میں سوار کرا دیا گیا اور بارہ تیرہ محافظ اس
کے آس پاس بیٹھ گئے۔ کیپٹن ڈرائیور کے ساتھ جا بیٹھا
اور ٹرک کیمپ کی طرف دوڑنے لگا جو زیادہ دور نہ تھا۔
دو منٹ بعد ٹرک مرکزی کیمپ کے پاس پہنچ گیا۔
کیمپ دراصل ایک وسیع وعریض عمارت تھی۔ جس کے
گرد دس بارہ فٹ بلند خاردار تاروں کی باڑ تھی۔ اس باڑ
میں ہر پندرہ قدم کے فاصلے پر ایک پول تھا۔ جس پر تیز روشنی

کا بلب جل رہا تھا۔ کیمپ کی عمارت باڑ سے تقریباً پچاس فٹ کے فاصلے پر تھی اور اس کے احاطے میں کئی فوجی گاڑیاں اِدھر اُدھر کھڑی تھیں جبکہ احاطے کے وسط میں چھوٹا سا ہیلی پیڈ تھا جس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔

عمارت کی چھت پر ایک ریڈار اور طیارہ شکن گنیں نصب تھیں جبکہ احاطے میں دائیں بائیں جانب دو طیارہ شکن توپیں اور ایک میزائل لانچر بھی دکھائی دے رہا تھا۔ احاطے کے داخلی گیٹ پر چار مسلح محافظ اندر اور چار باہر کھڑے تھے۔ جبکہ اندر کی جانب گیٹ کے بائیں جانب ایک میز اور چند کرسیاں رکھی تھیں۔ ان پر بیٹھے افراد میں سے ایک آدمی سیکورٹی آفیسر تھا جس کا رینک کیپٹن کا تھا۔ گیٹ کھلا تھا۔ مگر فوجی ٹرک باہر رک گیا۔ کیپٹن ٹرک سے اتر کر اندر گیا اور سیکورٹی آفیسر سے بات کرنے کے بعد لوٹ آیا۔ وہ ٹرک میں بیٹھا اور ٹرک چل پڑا۔ ٹرک گیٹ سے اندر آیا اور عمارت کے برآمدے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ کیپٹن کے حکم پر تمثیلہ کو ٹرک سے اتارا گیا اور کیپٹن سمیت دوسرے فوجی بھی ٹرک سے اتر آئے۔ وہاں روشنی کا معقول انتظام تھا اور اس روشنی میں تمثیلہ کو وہاں کا ماحول واضح نظر آ رہا تھا۔ وہ خوفزدہ تو نہیں تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

البتہ پریشان ضرور تھی کہ وہ کوئی کارنامہ انجام دینے سے پہلے ہی پکڑی گئی تھی اور اس کی ساری جدوجہد بیکار جا رہی تھی۔

وہ لوگ اسے اپنے نرغے میں لئے برآمدے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ برآمدے سے ایک میجر برآمد ہوا۔ انہیں دیکھ کر وہ چونکا مگر پھر تمثیلہ پر نگاہ پڑتے ہی حیرت سے اچھل پڑا۔

"اوہ ـــــ یہ کہاں تھی کیپٹن ـــــ ؟" اس نے کیپٹن سے سوال کیا۔

"یہاں سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر کھیتوں میں چھپی ہوئی تھی سر ـــــ!" کیپٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا "اب ہم اسے کرنل صاحب کے پاس لے جا رہے ہیں۔"

"وہ موجود نہیں ہیں۔ تم اسے میرے کمرے میں لے چلو۔ میں ابھی آ رہا ہوں ـــــ!" میجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور برآمدے سے باہر نکل گیا۔ محافظ اسے لے کر آگے بڑھے اور برآمدے میں داخل ہو گئے۔ آگے ایک طویل اور کشادہ راہداری تھی۔ جس میں کئی کمرے تھے۔ کئی کمروں کے باہر فوجی آفیسروں کی نیم پلیٹیں نصب تھیں۔ بائیں ہاتھ کے آخری کمرے کے دروازے پر کیمپ انچارج کے نام کی تختی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آویزاں نظر آرہی تھی جبکہ داہنی جانب تیسرے کمرے کے باہر میجر کے نام کی پلیٹ نصب تھی اور محافظوں کا رُخ اسی کمرے کی جانب ہی تھا جس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا وہاں پہنچ کر کیپٹن نے دروازہ کھولا اور تمثیلہ کو اندر داخل ہونے کا حکم دیا۔ تمثیلہ اندر داخل ہوئی تو کیپٹن بھی اندر آگیا اور اس کے حکم پر چار محافظ بھی اندر آگئے۔ جبکہ بقیہ محافظ باہر ہی رک گئے تھے۔ کمرے میں ایک آہنی میز کے گرد چند کرسیاں پڑی تھیں جو خالی ہی تھیں۔ ایک کرسی میز کی دوسری جانب رکھی تھی۔

"بیٹھ جاؤ ———!" کیپٹن نے ایک کرسی کی طرف اشارا کرتے ہوئے تمثیلہ سے تحکمانہ لہجے میں کہا

اور وہ اطمینان سے ہاتھ نیچے کرتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی کیپٹن نے دائیں جانب رکھی کرسی سنبھالی جبکہ چاروں محافظ کھڑے رہے۔ وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا۔ تقریباً دو منٹ بعد کیپٹن نے اٹھ کر باہر کھڑے محافظوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی اپنی ڈیوٹی والی جگہ پر چلے جائیں اور وہ محافظ وہاں سے روانہ ہوگئے۔ تمثیلہ خاموش بیٹھی میز کی سطح پر نگاہیں جمائے کچھ سوچ رہی تھی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد میجر واپس آگیا جو انہیں برآمدے

...ں ملا تھا۔ اسے دیکھ کر کیپٹن احتراماً کھڑا ہوگیا۔

"بیٹھو ——— بیٹھو ———!" میجر میز کی دوسری جانب ...ی کرسی کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

اور کیپٹن دوبارہ بیٹھ گیا۔ میجر اپنی کرسی پر بیٹھ کر تمثیلہ ...گھورنے لگا۔ مگر تمثیلہ نے اس کی طرف دیکھنا گوارا نہ کیا۔

"تم نے اب تک ہمارے جتنے آدمی ہلاک کئے ہیں ان ...ی سزا تو یہ ہے کہ تمہیں فوراً شوٹ کر دیا جائے ———"

...تا میجر تمثیلہ سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں بولا۔ "لیکن ...م تمہیں فی الحال زندہ رکھنے پر مجبور ہیں ———"

"اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے نا ———"

...لہ نے منہ بنا کر کہا۔

"بکواس مت کرو ———!" میجر غرایا۔ "کیمپ انچارج ...و آنے دو۔ پھر میں دیکھوں گا تم کتنی نڈر ہو ———"

"وہ بیچارہ بھی تمہاری طرح مجبور ہوگا ———" تمثیلہ ...ے مسکرا کر کہا۔ "مگر وہ ہے کہاں ———؟"

"وہ سرحد کی طرف گیا ہے۔ چند غیر ملکی جاسوس ہماری ...رحد میں گھس آئے ہیں ———!" میجر اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"ہو سکتا ہے وہ تمہارے ہی ساتھی ہوں اور تمہاری ...ش میں آئے ہوں ———"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی بات سن کر تمثیلہ چونکی اور سوچنے لگی کہ میجر [illegible] اندازہ درست بھی ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے پرمود [illegible] کی تلاش میں ادھر آ رہا ہو۔ یہ خیال جہاں اس کے [illegible] باعثِ تقویت تھا۔ وہاں اس کے لئے مسرت انگیز [illegible] تھا کہ وہ اب تنہا نہیں ہوگی اور پرمود کے ساتھ مل کر [illegible] دشمنوں کی گردنیں توڑ دے گی۔

" شاید تم سوچ رہی ہو کہ وہ تمہیں یہاں سے آزاد کرا کر [illegible] لے جائیں گے ——؟" دفعتاً میجر کے طنزیہ سوال نے اُ[illegible] چونکا دیا۔

" نہیں میجر ——" وہ ہنس پڑی " مجھے ان کی مدد کی [illegible] ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم میرے متعلق پوری معلو[illegible] ہو تو تمہیں یہ بھی بخوبی علم ہوگا کہ میں اپنا بوجھ خود اٹھانے [illegible] عادی ہوں۔ مجھے آزاد ہونے کے لئے کسی دوست کی [illegible] مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جب چاہوں گی خود ہی نکل [illegible] جاؤں گی۔ فی الحال تو میں یہاں کی سیر کرنا چاہتی ہوں ——"

" تمہارے فرشتے بھی اس کیمپ سے نہیں نکل سکتے ——" میجر نے اسے گھورتے ہوئے کہا " یہاں کی سیکورٹی کا انتظا[illegible] میرے ہاتھ میں ہے اور گذشتہ دو برسوں سے ایک بھی قید[illegible] یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکا ——"

گھبراتے کیوں ہو میجر ——" وہ طنزیہ سی مسکراہٹ [illegible] ساتھ بولی " میں نے ابھی صرف فرار ہونے کی بات [illegible]ب ہے اور تمہارے چھکے چھوٹ گئے ہیں۔ جب فرار ہوں [illegible] تو نجانے تمہارا کیا حال ہوگا ——"

[illegible] میں نے صرف وضاحت کی ہے تاکہ تم فرار ہونے کا سوچ [illegible] نہ سکو ——" میجر غصیلے لہجے میں بولا۔

[illegible] میں نے کہا ہے تاکہ ابھی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے —— [illegible] فی الحال میں سیر کرتے آئی ہوں ——" وہ ہنسی

" سیر ——؟" میجر نے دانت پیسے " ہمارے کئی آدمی قتل کرنے [illegible] کے بعد بھی تم سیر کرنا چاہتی ہو ——"

[illegible] ہاں —— قتل کرتے کرتے طبیعت کچھ مکدر سی ہو گئی ہے ——" [illegible] وہ منہ بنا کر بولی " اب ذرا دل بہلانا چاہتی ہوں ——"

" دل تو تمہارا ایسا بہلاؤں گا کہ قیامت تک تمہاری روح بلبلاتی رہے گی ——" وہ جبڑے بھینچتا ہوا بولا " بس ذرا کرنل کو آ لینے دو۔ اس سے اجازت لیتے ہی میں اور میرے پندرہ بیس ماتحت تمہارا دل بہلانا شروع کر دیں گے ——" اس کا مطلب سمجھ کر تمثیلہ غصے سے بے قابو ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی پھوٹنے لگیں۔ دوسرے ہی لمحے وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے یکدم اچھلی اور میز کے اوپر سے ہوتی ہوئی میجر کے عقب میں گرتی چلی گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میجر کے قریب پہنچتے ہی پرمود نے یکدم جیب
سے بے آواز ریوالور نکالا اور میجر کی گدی سے لگا دیا۔ گردن
سے ریوالور کی نالی چھوتے ہی میجر نے چونک کر پیچھے کی طرف
کن انکھیوں سے دیکھا اور بے ساختہ اچھل پڑا۔ اس کے
سامنے بیٹھا کیپٹن بھی پرمود کی اس حرکت پر بھونچکا رہ گیا۔
اس سے پہلے کہ وہ دونوں کوئی حرکت کرتے، پرمود آہستہ سے غرایا۔
" خبردار ــــ کوئی حرکت نہ کرنا ــــ ورنہ گولی گردن
میں سوراخ کر ڈالے گی ــــ "
اس کی دھمکی پر میجر کا جسم کرسی پر ساکت سا ہو گیا۔ کیپٹن

Aswad Raza www.pdfbooksfree.pk

حیرت و غصے سے گھور رہا تھا۔ قریب موجود تینوں محافظوں
ں حیرت سے پرمود کو دیکھا اور پھر کندھوں سے اسٹین
ں اتارنے لگے۔
لٹ ــــ" پرمود تحکمانہ لہجے میں بولا "ہتھیار پھینک
تھ بلند کر لو ورنہ تمہارا آفیسر مارا جائے گا۔ کیپٹن تم بھی
اٹھا لو ــــ"
پرمود کی دھمکی پر فوجیوں نے میجر کی طرف دیکھا اور
نے اثبات میں سر ہلایا۔ تب انہوں نے اسٹین گنیں
پر ڈال کر ہاتھ بلند کر لئے۔ کیپٹن نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔
تم کون ہو ــــ" میجر نے آہستہ سے پوچھا لہجے
رف کی آمیزش تھی۔
تا دوں گا۔ فی الحال تم دونوں اٹھو اور جیب کی طرف
ــــ" پرمود نے سخت لہجے میں کہا "اگر کوئی گڑبڑ
نے کی کوشش کی تو جیپ میں بیٹھے افراد تمہیں چھلنی کر
ں گے ــــ"
وہ دونوں ہاتھ بلند کئے کرسیوں سے اٹھے۔ پرمود نے
لمحہ بعد میجر سے کہا
اور ہاں ــــ اپنے ان ماتحتوں کو ہدایت کہہ دو کہ تمہاری
ں تک وہ کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہ کریں اور یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کسی طرف مت جائیں۔ اگر انہوں نے اس ہدایت
عمل نہ کیا تو ارد گرد چھپے ہمارے ساتھی انہیں بھون
گے ـــــ"

پرمود نے یہ ہدایات بلند آواز میں دیں تاکہ تینوں
بھی سن لیں۔ پھر میجر نے بھی انہیں ان ہدایات پر عمل
کا حکم دیا اور کیپٹن کے ساتھ جیپ کی طرف بڑھنے
پرمود میجر کے سینے کی جانب ریوالور کا رخ کئے الٹے قدم
جیپ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس طرح وہ تینوں محافظ
پر بھی نظر رکھے ہوئے تھا۔

نوازش جیپ کی آڑ میں کھڑا تھا اور اس کی
رخ محافظوں کی طرف تھا۔ میجر اور کیپٹن جیپ کے
پہنچے تو پرمود نے حکم دیا۔

"کیپٹن ـــــ تم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھو۔ میجر تمہارے
ساتھ بیٹھے گا ـــــ ہری اپ ـــــ"

ان دونوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ پرمود میجر
جانب کھڑا تھا۔ میجر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو پرمود
اشارے پر نوازش عقبی جانب سے جیپ میں سوار ہو
اور میجر کے پیچھے بیٹھ کر اس نے اسٹین گن کی نالی میجر
گردن سے لگا دی۔ پرمود نے میجر کے ہولسٹر سے ریوالور

Aswad Raza
www.Books.PK.com

لا اور خود بھی عقبی جانب سے جیپ میں سوار ہو گیا۔
محافظ ابھی تک ہاتھ بلند کئے کھڑے خوفزدہ نگاہوں
ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

کیا تم وہی ہو جن کو تلاش کیا جا رہا ہے ـــــ" دفعتاً
نے پیچھے کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے پوچھا

بہت دیر بعد سمجھے ہو ـــــ" پرمود کیپٹن کی گردن
ریوالور لگاتا ہوا مسکرایا۔ پھر وہ کیپٹن سے بولا۔

کیپٹن ـــــ انجن اسٹارٹ کر کے جیپ آگے بڑھا دو ـــــ"

تم نے کہاں جانا ہے ـــــ" کیپٹن نے انجن اسٹارٹ
کرتے ہوئے پوچھا

پہاڑوں کی دوسری جانب ـــــ مرکزی کیمپ تک ـــــ"
پرمود نے بتایا۔

"اوہ ـــــ وہاں تم کیا لینے جا رہے ہو ـــــ" میجر
نے چونکتے ہوئے پوچھا

"لینے نہیں دینے جا رہے ہیں ـــــ" پرمود مسکرایا۔
"مگر تم اپنی فکر کرو ـــــ"

"تم وہاں نہیں پہنچ سکو گے ـــــ راستے میں کئی چیک
پوسٹیں ہیں۔ کہیں نہ کہیں گرفتار کر لئے جاؤ گے ـــــ" میجر بولا

"اسی لئے تو تمہیں تکلیف دی ہے ـــــ" پرمود نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ورنہ یہیں تمہاری لاش چھوڑ جاتے ——!"
کیپٹن خاموشی سے جیپ چلا رہا تھا۔ میجر ایک
بعد بولا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ ہماری موجودگی میں کو
تمہیں گرفتار کرنے کی کوشش نہ کرے گا ——!"
"شاید ——!" پرمود سخت لہجے میں بولا۔ "مگر یہ
ذہن میں رکھو کہ ہم کسی مزاحمت کے بغیر کیمپ تک
چاہتے ہیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے؟ یہ سوچنا تمہارا
ہے۔ ایسے راستے اختیار کرو جن میں کوئی رکاوٹ نہ
اگر اتفاقاً کوئی راستے میں روکے تو اسے مطمئن کرنا تم
ذمہ داری ہے۔ اول تو ہم بھی وردی میں ہیں اور کسی کو
پر شبہ بھی نہ ہوگا۔ البتہ کیمپ کی طرف جانے کا
ایسا معقول بتانا کہ سننے والا تمہارے بیان پر شک نہ کر

"کیا وہاں پہنچ کر تم ہمیں چھوڑ دو گے ——؟" اس
کیپٹن نے سوال کیا۔

"اس کا انحصار تمہاری کارکردگی پر ہے۔ اگر تم نے تعاو
کیا اور ہم منزل پر پہنچ گئے تو تم دونوں کو زندہ چھوڑ د
جائے گا ورنہ جہاں بھی تم نے کوئی دھوکا دینا یا کسی کو اشا
کرنا چاہا تو مارے جاؤ گے ——!" پرمود نے دھمکی آمیز
لہجے میں جواب دیا۔

وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ میجر نوازش کی گن کی زد
تھا اور کیپٹن پرمود کے ریوالور کی نال پر۔ جیپ دائیں
مڑتی اور ہچکولے کھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔ ایک بلند
ن کی دوسری جانب پہنچے تو سامنے ایک پہاڑی غار
ئی دیا۔ جس کے باہر چند فوجی ٹہل رہے تھے اور غار کے
کے قریب سرخ روشنی والا لیمپ جل رہا تھا جو
میز پر رکھا تھا اور میز کے پاس ایک کرسی پر ایک
آفیسر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ رینک کے لحاظ سے
میجر معلوم ہوتا تھا۔ یقیناً وہ چیک پوسٹ تھی۔
گیا ادھر سے گزرنا ضروری۔ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔"
نے کیپٹن سے غصیلے لہجے میں پوچھا
ہاں —— اور کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جس پر جیپ
سکے ——!" کیپٹن خوفزدہ ہو کر بولا۔
اچھا —— رکے بغیر چلتے رہو ——!" پرمود نے حکم دیا
چیک پوسٹ کا عملہ جیپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر
ن نے جیپ نہ روکی اور غار سے چند قدم پیچھے ہی
جانب مڑ گیا۔ مزید چند منٹ بعد پہاڑی علاقہ
ہونے لگا اور سنگلاخ زمین بتدریج ہموار اور نرم ہوتی
گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد جیپ ایک کچے راستے پر

دوڑ رہی تھی۔ پھر کھیتوں کے سلسلے شروع ہو گئے۔ جہ
کہیں کہیں مکئی کی فصل بھی لہلہا رہی تھی۔ اس راستے
دونوں جانب چھوٹے چھوٹے درخت تھے۔ مگر دور تک
کسی آبادی کا نشان نہ تھا۔

چند منٹ بعد ہی فضا میں کسی کاپٹر کی گونج ابھ
لگی۔ پرمود نے باہر جھانکا۔ اس جانب کافی دور ایک
ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا اور اس کا رخ پہاڑی علاقے
جانب تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر قریب آ پہنچا مگر ان
تقریباً سو گز کے فاصلے سے ہی گزر کر پہاڑیوں کی طرف چلا
پرمود مطمئن ہو گیا۔

دو تین کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد کچی سڑک بائیں
جانب مڑ گئی۔ چند قدم آگے سڑک کے کنارے ایک چیک
پوسٹ نظر آ رہی تھی۔ وہاں بھی سرخ روشنی والا لیمپ جل
تھا جبکہ چند فوجی محافظ سڑک کے دونوں جانب کھڑے
اور بائیں جانب لکڑی کا کیبن تھا جس کے اندر روشنی ہو رہی

" میجر ——— میری وارننگ یاد ہے نا ——" پرمود نے میجر
اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک فوجی جیپ کو رکنے
اشارا کر رہا تھا۔ کیپٹن نے وہاں پہنچ کر جیپ روک دی۔ وہاں
کھڑے فوجیوں نے میجر کو دیکھ کر سیلوٹ مارا۔ اتنے میں کیبن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کیپٹن نکل آیا۔ اس نے بھی میجر کو سلام کیا۔
سر ——— آپ کہاں جا رہے ہیں ———؟" اس نے مؤدبانہ
لہجے میں پوچھا۔ پرمود اور نوازش نے اپنے ہتھیار چھپا لئے تھے۔
" ہیڈ کوارٹر ——— کمانڈر نے طلب کیا ہے۔ کیا اب ہم
جا سکتے ہیں ———؟" میجر نے سختی سے کہا
" یس سر ———!" کیپٹن بولا
اور اس نے پیچھے ہٹ کر دوبارہ سیلوٹ جھاڑ دیا۔ ڈرائیور
نے جیپ فوراً آگے بڑھا دی۔ پرمود نے اطمینان کا سانس
لیا۔ چند لمحوں بعد اس سمت کچھ فاصلے پر روشنیاں نظر آنے
لگیں۔ پرمود کے اندازے کے مطابق وہ مرکزی کیمپ کی
ہی روشنیاں تھیں۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کی آواز دوبارہ ابھرنے
لگی۔ اس نے پیچھے دیکھا۔ پہاڑیوں کی جانب سے ہیلی کاپٹر
واپس آ رہا تھا۔ اس کا رخ کیمپ کی طرف۔ جلد ہی وہ ان
کے اوپر سے گزر گیا۔ مگر پھر پرمود کو چونک جانا پڑا۔ ہیلی کاپٹر
چند قدم آگے جیپ کے راستے میں سڑک پر اتر رہا تھا۔ دوسرے
ہی لمحے پرمود کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔

ایکسٹو کے ماتحتوں میں کھلبلی مچ گئی۔ تیز روشنی سے ایک لمحہ کے لئے ان کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔ اور وہ بے ساختہ آنکھیں ملنے لگے۔

" ہالٹ ——" فوراً ہی ایک تحکمانہ آواز ابھری۔ " کوئی اپنی جگہ سے حرکت مت کرے ورنہ چھلنی کر دیا جائے گا۔ تم ہمارے گھیرے میں ہو۔ ہاتھ بلند کر لو —— ہری اپ ——"

روشنی طاقتور ٹارچوں کی تھی جو دائیں بائیں اور سامنے کی جانب سے ان پر پڑ رہی تھی۔ ٹارچ بردار درختوں کی آڑ میں تھے جبکہ ان کے سامنے چند فٹ کے فاصلے پر ایک

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ی کیپٹن سمیت چار گن بردار موجود تھے۔ حکم دینے والا کیپٹن ہی تھا جس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ یقیناً وہ یہودی فوجی محافظ تھے جو شاید کہیں قریب ہی گشت کر رہے تھے کہ ان کی آوازیں سن کر ادھر آ نکلے تھے۔

بہر حال خود کو اسٹین گنوں کی زد میں پا کر انہوں نے ہاتھ بلند کر لئے۔ ان کے پاس اسلحہ تو تھا مگر نکالنے کا موقعہ نہ تھا۔

" کیا تم وہی لوگ ہو جو برٹش ایئر لائنز کے طیارے سے کودے تھے ——؟" فوجی کیپٹن نے سوال کیا۔ وہ انگلش میں ہی بات کر رہا تھا۔

اس کے جواب میں کوئی کچھ نہ بولا۔ وہ خاموشی سے فوجیوں کو گھور رہے تھے اور دل ہی دل میں عمران کو کوس رہے تھے۔ جو نجانے کتنی دور چلا گیا تھا۔

" سنا نہیں تم نے —— جواب دو ——" کیپٹن غرایا

" نہیں جناب ——" دوسروں کو خاموش پا کر سلیمان جلدی سے بولا۔ " ہم طیارے سے کودنے والے نہیں ہیں ——"

" پھر —— تم کون ہو اور ادھر کیا کر رہے ہو ——؟" کیپٹن نے سلیمان سے پوچھا

" ہم آسمان سے ٹپکنے والے ہیں جناب ——" سلیمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے احمقانہ لہجے میں کہا۔ "اور یہاں کھجور کا درخت تلاش کر رہے ہیں تاکہ اس میں اٹک سکیں اور کنفیوشس کا یہ قول درست ثابت ہو جائے کہ آسمان سے ٹپکے کھجور میں اٹکا ——"

"بکواس مت کرو ——" میجر جھنجھلا کر بولا۔ "ہم مذاق پسند نہیں کرتے ——"

"مگر میں تو آپ کو پسند کرتا ہوں جناب ——" سلیمان بولا۔ "جب سے آپ کو دیکھا ہے دل کا عجب عالم ہے یوں لگتا ہے جیسے خوف کے مارے تڑپ تڑپ کر منہ میں آپڑے گا ——"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا ——" کیپٹن کے لہجے میں حیرت تھی۔ سلیمان کے ساتھی مسکرانے لگے تھے۔

"سوہنیا دل دا معاملہ ——" سلیمان پنجابی میں گنگنایا پھر انگلش میں بولا۔ "جناب —— یہ دل کی باتیں ہیں۔ پھر کبھی تنہائی میں بتاؤں گا۔ فی الحال آپ سنائیں۔ اس اجاڑ بیابان اور تاریک جنگل میں کیا کرتے پھر رہے ہیں ——"

"شٹ اپ ——" کیپٹن غرایا۔ "ابھی تمہارا مسخرہ پن نکال دیا جائے گا۔ تمہارا چھوٹا ساتھی کہاں ہے ——؟"

"وہ چھٹی کا دودھ لینے گیا ہے۔ کافی دیر سے اسے چلے

ں ملی نا ——" سلیمان نے جواب دیا۔

"صحیح صحیح جواب دو سؤر کے بچے ——" کیپٹن غضبناک ہوتا ہوا بولا۔ "ورنہ یہیں شوٹ کر دوں گا ——"

"ہمارا اور کوئی ساتھی نہیں ہے کیپٹن ——" اس بار صفدر نے جواب دیا۔

"مگر جہاز سے چھ افراد کے کودنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ——" کیپٹن اسے گھورتا ہوا بولا۔

"غلط اطلاع ملی ہے تمہیں ——" سلیمان نے فیصلے لہجے میں کہا۔ "اگر وہ ہوتا تو تمہیں نظر نہ آجاتا۔ کیا ہم اسے بھون کر کھا گئے ہیں ——؟"

"شٹ اپ ——" کیپٹن دھاڑا۔ "کیا تم مرنا چاہتے ہو بدبخت ——؟"

"نن —— نہیں —— نہیں ——" سلیمان گھبرا کر بولا۔ "مرنا ہی ہوتا تو محبوب کی گلیوں میں مر گیا ہوتا۔ میں شادی سے پہلے نہیں مرنا چاہتا جناب ——"

"بس تو پھر تم اپنی چونچ بند رکھو ——" کیپٹن بولا پھر اس نے صفدر سے کہا۔ "تمہارے بیگوں میں کیا ہے ——؟"

"ضرورت کا عام سامان اور کپڑے ——" صفدر نے سپاٹ لہجے میں کہا

Aswad Raza
www.booksPK.com

دوسرے ممبرز بھی بےچینی سے عمران کا انتظار کر رہے تھے جولیا کو تو عمران پر بے حد تاؤ آ رہا تھا۔

" اپنے بیگ زمین پر ڈال دو اور خود دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ ـــــ " کیپٹن نے حکم دیا۔

جن ممبران کے پاس بیگ تھے انہوں نے کندھوں سے بیگ اتار کر زمین پر رکھے اور پیچھے ہٹ گئے۔

" تم ان کے بیگ چیک کرو ـــــ اور تم ان کے لباسوں کی تلاشی لو ـــــ " کیپٹن نے اپنے دو ماتحتوں کو ہدایت کی۔

اور دو فوجی آگے بڑھ آئے۔ انہوں نے اپنی گنیں کندھوں سے لٹکائیں اور ایک فوجی نے بڑھ کر کیپٹن بابر کا بیگ اٹھا لیا۔ دوسرا آدمی چوہان کی تلاشی لینے لگا۔

" ذرا احتیاط سے بیگ کھولنا۔ اس میں کوبرا ناگ ہے ـــــ "

سلیمان نے بیگ اٹھانے والے فوجی سے کہا

اور اس نے گھبرا کر بیگ پھینک دیا۔ سلیمان کے ساتھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ چوہان کی تلاشی لینے والے نے بھی ہاتھ روک لیا۔ تمام فوجی حیرت سے بیگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

" کیا واقعی اس میں کوبرا ہے ـــــ " کیپٹن نے سلیمان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

Aswad Raza www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" یقین نہیں آتا تو کھول کر دیکھ لو ـــــ " سلیمان منہ بنا کر بولا۔ " اگر ناگ نے ڈس لیا تو میں ذمہ دار نہ ہوں گا ـــــ "

" اچھا ـــــ پھر تم خود ہی کھول کر دکھاؤ ـــــ " کیپٹن نے سخت لہجے میں کہا

" پاگل ہو گئے ہو ـــــ " سلیمان غصے سے بولا۔ " کیا تم چاہتے ہو کہ میں کنوارا مر جاؤں اور میرے ہونے والے ڈیڑھ درجن بچے پیدا ہونے سے پہلے ہی یتیم ہو جائیں ـــــ "

" بکومت ـــــ بیگ کھولو ورنہ میں تمہاری کھوپڑی میں روشندان کھول دوں گا ـــــ " کیپٹن غرایا

" اچھا ـــــ اچھا ـــــ ناراض کیوں ہوتے ہو بھائی کھولتا ہوں ـــــ " سلیمان سہم کر بولا۔

پھر اس نے آگے بڑھ کر بیگ اٹھا لیا جس کی زپ بند تھی۔ اس نے زپ کا سرا پکڑ کر کیپٹن کی طرف دیکھا۔

" کھولوں ـــــ " وہ خوف سے لرزتی ہوئی آواز میں بولا۔

" ہاں ـــــ کھولو ـــــ " کیپٹن نے اسے گھورتے ہوئے کہا

" ارے کھولوں ـــــ " سلیمان کی آواز بھرا گئی جیسے رونے ہی والا ہو۔

" کہا تو ہے کھولو ـــــ جلدی کرو ـــــ " کیپٹن دھاڑا۔

" اچھا ـــــ تم کہتے ہو تو کھول ہی دیتا ہوں ـــــ "

سلیمان ٹھنڈا سانس لیتا ہوا بولا "مگر یہ ناگ ہے بہت خطرناک ۔ اڑ کر حملہ کرتا ہے ۔ تم ذرا دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ ـــــ ایسا نہ ہو کہ اڑ کر تم پر آ پڑے ـــــ"۔

اس کی بات پر کیپٹن سمیت سارے فوجی گھبرا کر دو قدم کی بجائے چار قدم پیچھے ہٹ گئے ۔ سلیمان کے ساتھی خاموشی اور دلچسپی سے سلیمان کی طرف دیکھ رہے تھے ۔

"صاحب ـــــ کہاں مر گئے ہو ـــــ اب تو آ جاؤ ـــــ" سلیمان بڑبڑایا ۔

"کیا بک رہے ہو ـــــ اونچا بولو ـــــ" کیپٹن نے غصیلے لہجے میں کہا

"تم کیوں خفا ہوتے ہو یار ـــــ" سلیمان منہ بنا کر بولا "میں تو اپنے ناگ سے بات کر رہا تھا ـــــ"

"کیا بات کر رہے تھے ـــــ" کیپٹن نے چونکتے ہوئے پوچھا

"میں اسے کہہ رہا تھا کہ بیگ کھلنے پر وہ باہر آئے اور تم سے دو دو ہاتھ کرے ۔ بہرحال اب میں کھولنے لگا ہوں ـــــ"

"تم کھولتے ہو یا میں فائر کر دوں ـــــ" کیپٹن نے غصے سے کہا "جلدی کرو ـــــ"

عمران کے ساتھی سلیمان کی اداکاری پر دل ہی دل میں عش عش کر رہے تھے ۔ وہ جانتے تھے کہ سلیمان محض

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران کے آنے تک وقت گزارنے کے لئے فوجیوں کو بیوقوف بنا رہا تھا

دفعتاً تین ٹارچوں میں سے ایک ٹارچ بجھ گئی۔ کیپٹن نے اس جانب دیکھا جدھر درخت کی آڑ میں ٹارچ والا تھا لیکن اس طرف اندھیرا ہو جانے کے باعث نظر نہ آ رہا تھا۔

"ادھر کی ٹارچ کیوں بجھائی گئی ہے ـــــ؟" سلیمان نے غصیلے لہجے میں کیپٹن سے کہا "کم روشنی میں میرے ناگ کی آنکھیں کمزور ہو جائیں گی ـــــ"

"بکو مت ـــــ تم اپنا کام کرو ۔ ناگ اندھیرے میں بھی دیکھ سکتے ہیں ـــــ" کیپٹن نے غرا کر کہا

سلیمان نے منہ بنایا اور آہستہ سے بیگ کی زپ کھولنے لگا۔ اسی لمحے دائیں جانب کی ٹارچ بھی بجھ گئی مگر کسی نے توجہ نہ دی ۔ وہ سب سلیمان کی طرف دیکھ رہے تھے ۔ سلیمان نے پوری زپ کھولی ہی تھی کہ زبردست پھنکار سنائی دی اور سلیمان نے گھبرا کر بیگ فوجیوں پر اچھال دیا ۔ دوسرے ہی لمحے فوجی ڈر کے مارے چیختے ہوئے پیچھے ہٹتے چلے گئے ۔

Arshad Raza www.BooksPK.com

ہیلی کاپٹر کا اس طرح راستے میں اترنا بلا مقصد نہیں ہوسکتا تھا۔ پرمود کو خطرے کا احساس ہوا اور اس نے جلدی سے کیپٹن کو جیپ روکنے کا حکم دیدیا۔ کیپٹن نے فوراً بریک لگائی اور جیپ رکتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر کا لینڈنگ سٹینڈ زمین پر ٹک گیا تھا لیکن اس کا انجن بدستور چالو تھا اور پر گردش کر رہے تھے۔ پرمود نے نوازش کو ہوشیار رہنے کا اشارا کیا۔ پھر میجر سے بولا

"میجر —— خیال رکھنا —— تم انہیں ہمارے متعلق یہی بتاؤ گے کہ ہم تمہارے ماتحت ہیں ——" اس کا لہجہ دھمکی آمیز تھا

Aswa Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے کاپٹر کا دروازہ کھلا اور ایک آفیسر سمیت چند فوجی باہر آگئے۔ وہ آفیسر غالباً کرنل کے رینک کا تھا جبکہ اس کے ہمراہ ایک لیفٹیننٹ اور چار مسلح سپاہی تھے۔ سپاہیوں نے جیپ کی طرف اسٹین گنیں تان لیں۔ پھر وہ سب جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔

"میجر —— اگر تم بیٹھے رہے تو انہیں شک ہو جائے گا۔ جیپ سے اتر کر کرنل کو سلام کرو ——" پرمود نے میجر سے کہا "کوشش کرو کہ وہ جیپ کے قریب نہ آنے پائیں چند قدم آگے بڑھ جاؤ۔ یہ مت بھولنا کہ کیپٹن ہمارے پاس ہے۔"

میجر پرمود کے آخری جملے میں پوشیدہ دھمکی سمجھ گیا۔ وہ خود بھی سوچ رہا تھا کہ اسے اپنے آفیسر کے احترام میں جیپ سے اتر کر اسے سلام کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ جیپ سے اترا اور آگے بڑھ گیا۔ اتنی دیر میں کرنل اور اس کے ساتھی تقریباً نصف فاصلہ طے کر چکے تھے اور وہ میجر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر جیپ سے تقریباً پندرہ گز کے فاصلے پر رک گئے تھے۔ کیپٹن نے جیپ کی ہیڈ لائیٹس آف کر دی تھیں اور اب وہاں صرف کاپٹر کی بتیوں کی روشنی تھی۔

"کیپٹن —— یہ آفیسر کون ہے اور یہاں کیوں اترا ہے ——؟" پرمود نے کیپٹن سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" یہ سنٹرل کیمپ کا انچارج کرنل موسا عد ہے ——"
کیپٹن بولا: " میرا خیال ہے کہ وہ تم لوگوں کی تلاش میں
آئے ہیں۔ شاید ہمارے کیمپ میں موجود سپاہیوں نے
انہیں تمہارے بارے میں بتا دیا ہے کہ تم ہمیں یرغمال بنا کر
لے گئے ہو ——"

اس کی بات پر پرمود نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش
دی۔ کیپٹن کا خیال درست معلوم ہوتا تھا۔ پرمود کا اپنا بھی
ایسا ہی اندازہ تھا۔ اس کی نگاہیں میجر پر مرکوز تھیں۔ جبکہ
نوازش کی گن کا رخ ونڈ اسکرین کی جانب تھا اور ضرورت
کے وقت گن کی گولیاں اسکرین توڑتی ہوئی کاپٹر والوں تک
پہنچ سکتی تھیں۔

میجر نے کرنل سے تین چار قدم کے فاصلے پر رک کر اُسے
سیلوٹ مارا۔

" میجر —— کیا وہ دونوں تمہارے ساتھ ہیں ——؟" کرنل
نے سخت لہجے میں میجر سے پوچھا۔

" کون جناب ——؟" میجر نے حیرت سے پوچھا۔ غالباً
وہ دانستہ حیرت کا اظہار کر رہا تھا۔

" وہی جو تمہیں اور تمہارے ماتحت کو تمہارے کیمپ سے
اغوا کر کے اس جیپ میں آ رہے تھے ——" کرنل نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا " ہم تمہارے کیمپ سے واپس
رہے ہیں ——"

پرمود کا خیال تھا کہ میجر اب جھوٹ نہیں بول سکے گا۔
اس کا جواب سن کر اس نے اطمینان کا سانس لیا۔

" نو سر ——" میجر نے کہا تھا۔ " وہ دونوں وہاں سے
حفاظت گزرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ کیمپ سے کافی دُور آ
میدانی علاقہ شروع ہوتے ہی انہوں نے ہمارا اسلحہ
چھینا اور جیپ سے اتر کر فرار ہو گئے تھے۔ اندھیرے کے
باعث ہم ان کی سمت کا اندازہ نہ لگا سکے۔ اب ہم انہیں
تلاش کرتے پھر رہے ہیں ——"

" ہوں —— جیپ میں اور کون ہے ——؟" کرنل
نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا

" میرے تین ماتحت ہیں سر ——" میجر بولا: " ہمیں
راستے میں ایک سپاہی سے پتا چلا تھا کہ وہ دونوں مرکزی
کیمپ کی طرف جاتے دیکھے گئے تھے ——"

" ڈیوڈ —— چیک کرو —— جیپ میں کون کون ہے ——"
کرنل نے لیفٹیننٹ کو حکم دیا۔

اور لیفٹیننٹ ڈیوڈ چاروں فوجیوں کے ساتھ جیپ کی
طرف بڑھنے لگا۔ پرمود نے ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کچھ سوچا۔ خطرہ ٹلنے کی بجائے بڑھ گیا تھا۔ کرنل نے
شاید میجر کے بیان پر یقین نہیں کیا تھا۔

"تم اسے سنبھالو ــــــ اگر یہ ہمارے خلاف بات کرنے تو ہلاک دینا ــــــ" پرمود نے نوازش کو کیپٹن کے بارے میں حکم دیا۔

اور خود پلٹ کر جیپ سے اتر گیا۔ جیپ کے عقب میں اندھیرا تھا اور جیپ سڑک کے کنارے کھڑی تھی پرمود تیزی سے جیپ سے اترا اور سڑک کے کنارے واقع درختوں کی آڑ میں پہنچ گیا۔ پھر درختوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

ڈیوڈ اور اس کے ساتھی گنیں تانے جیپ کے قریب آئے اور دائیں بائیں سے جیپ گھیرے میں لے لی۔ ڈیوڈ نے جیپ میں جھانکا۔ جیپ میں بیٹھے کیپٹن اور نوازش کو اس نے غور سے دیکھا۔ پھر کیپٹن کے رینک کا لحاظ کرتے ہوئے اس نے کیپٹن کو سلام کیا۔

"سر ــــــ آپ کا تیسرا ساتھی کہاں ہے ــــــ" اس نے کیپٹن سے سوال کیا

"غالباً پیشاب کرنے اتر گیا ہے ــــــ" کیپٹن نے پلٹ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بتایا۔

Aswad Raza
www.pdfbooksPK.com

ڈیوڈ پیچھے ہٹ کر کرنل کی طرف بڑھا۔ قریب آ کر
ں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"سر ــــــ وہ دو ہیں ــــــ تیسرا پیشاب کرنے گیا ہے ــــــ"

"کیوں ــــــ" کرنل نے چونکتے ہوئے میجر کو گھورا۔

"شاید یہ درست کہہ رہا ہے ــــــ" میجر بولا

"ان دو کو بلاؤ ــــــ میں معلوم کرتا ہوں ــــــ" کرنل
ے ہدایت کی۔

ڈیوڈ نے پلٹ کر کیپٹن کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔ "آپ
دونوں یہاں آئیں ــــــ"

کیپٹن نے سوالیہ انداز میں نوازش کی طرف دیکھا اور
ازش سوچ میں پڑ گیا کہ کیا کرے۔ نجانے پرمود کس
رف اور کیا کرنے گیا تھا۔ ایک لمحہ بعد اس نے اترنے کا
فیصلہ کر لیا۔ نہ اترنے سے پوزیشن مزید مشکوک ہو سکتی تھی۔
چنانچہ اس نے اسٹین گن کندھے سے لٹکاتے ہوئے کیپٹن
سے سرگوشی کی۔

"تم زبان بند رکھو گے ورنہ باہر چھپا میرا ساتھی تم پر فائر کر کے تمہیں جہنم پہنچا دے گا ــــــ چلو اترو ــــــ"

کیپٹن جیپ سے اتر گیا۔ نوازش بھی اگلے دروازے سے نیچے اترا۔ پھر دونوں نے بیک وقت کرنل کو سیلوٹ کیا اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف بڑھنے لگے۔ مسلح فوجی ابھی تک جیپ کے دا… پہنچے تھے اور مجھے ہیڈکوارٹر میں بھی یہی اطلاع ملی تھی کہ
بائیں کھڑے تھے۔ نوازش اور کیپٹن کرنل اور میجر کے پاس جا… نوں جاسوس ہمارے آدمیوں کی وردیوں میں ہیں ——"
"تیسرا کہاں ہے ——" کرنل نے نوازش کو غور سے دیکھتے ہوئے … "س —— سو —— ری —— سر ——" میجر کے
"شاید رفع حاجت کے لئے گیا ہے سر —— کافی دیر سے پیٹ … ق سے پھنسی پھنسی سی آواز خارج ہوئی۔
گڑبڑ کا ذکر کر رہا تھا ——" نوازش نے مودبانہ لہجے میں کہا … "شٹ اپ ——" کرنل غرایا۔ "تم نے اپنی جان بچانے کے
"گڑبڑ تو تمہارے پیٹ میں بھی ہے ——" کرنل نے طنزیہ لہجے میں … ے جھوٹ بولا تھا۔ حالانکہ جب تم کیمپ سے ان کے ساتھ چلے
اس کی بات پر نوازش چونکا مگر اس سے پہلے کہ وہ اس کا مطل… تھے تو تمہارے ساتھ صرف کیپٹن ہی تھا مگر تم کہہ رہے تھے کہ
سمجھتا، کرنل نے لیفٹیننٹ ڈیوڈ کو حکم دیا … یپ میں تمہارے تین ماتحت ہیں۔ اس سے ہی مجھے یقین ہو
"ڈیوڈ —— گرفتار کر لو اسے —— بلکہ ان دونوں کو بھی —— … گیا تھا کہ کیپٹن کے علاوہ بقیہ دو وہی جاسوس ہی ہوں گے
اور ڈیوڈ نے جلدی سے اسٹین گن سے نوازش اور کیپٹن کو کور کر … تو —— وہ دوسرا آدمی کہاں ہے ——؟"
کیپٹن اور میجر کے چہرے خوف سے سیاہ پڑنے لگے۔ جیپ ک… "م —— مجھے —— معلوم نہیں سر ——" میجر خوف سے
قریب موجود فوجیوں نے بھی تیزی سے قریب آ کر ان تینوں پر اسٹی… ہکلایا۔ "میں جیپ سے اترا تو وہ جیپ میں ہی تھا ——"
گنیں تان لیں۔ نوازش پریشان ہو گیا تھا۔ … "خیر —— وہ جہاں بھی ہے زیادہ دیر آزاد نہ رہ سکے گا۔"
"میجر —— میں نے پہلے ہی محسوس کر لیا تھا کہ تم جھوٹ بک… کرنل غصیلے لہجے میں بولا۔ پھر اس نے اپنے ماتحتوں سے کہا
رہے ہو ——" کرنل نے میجر کو گھورتے ہوئے کہا۔ "کیمپ … "انہیں ہیڈکوارٹر لے چلو —— اس جاسوس سے گن لے لو۔"
تمہاری روانگی کے وقت وہاں جو تین سپاہی موجود تھے انہوں… ڈیوڈ نے بڑھ کر نوازش کے کندھے سے گن اتار لی۔ پھر
نے اس جاسوس اور اس کے ساتھی کی شکل اور حلیہ بتا دی… کرنل کے ماتحت ان تینوں کو گھیرے میں لے کر ہیلی کاپٹر کی
تھا۔ ان کے بیان کے مطابق اس کے ساتھی کے جسم پر اس … طرف بڑھتے چلے گئے۔
حوالدار کی وردی تھ… جیپ میں یہ دونوں تمہارے کیمپ…

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمثیلہ کی یہ حرکت ان لوگوں کے لئے خلاف توقع
تھی۔ وہ میجر کے عقب میں گرتے ہی پھرتی سے اٹھی اور
اس سے پہلے کہ میجر کوئی حرکت کرتا، اس نے میجر کے
ہولسٹر سے ریوالور کھینچ لیا۔ میجر تیزی سے اٹھا اور اسی لمحے
تمثیلہ نے ریوالور کی نالی اس کی پشت سے لگادی۔
"کوئی حرکت مت کرنا میجر ۔۔۔ ہاتھ بلند کرلو ورنہ پشت
میں کھڑکی کھول دوں گی ۔۔۔" وہ غرائی
اور میجر نے بوکھلا کر ہاتھ بلند کرلئے۔ محافظوں نے گنوں
کا رخ تمثیلہ کی طرف کردیا مگر وہ میجر کے عقب میں تھی۔

ں پر بیٹھا وہ کیپٹن بھی کھڑا ہوگیا جو اسے گرفتار کرکے
تھا۔ اس نے اپنا ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر تمثیلہ
دھاڑی۔
نہیں کیپٹن ۔۔۔ ریوالور فرش پر پھینک کر ہاتھ اٹھالو۔
نے ماتحتوں کو بھی ہاتھ بلند کرنے کا حکم دو ۔۔۔"
کیپٹن نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورتے ہوئے
اور فرش پر ڈال دیا اور ہاتھ بلند کرلیئے۔ اس کے اشارے
چاروں محافظوں نے بھی اس کی تقلید کی۔
"تم پچھتاؤ گی لڑکی ۔۔۔" میجر غصیلے لہجے میں بولا۔ "یہاں
زندہ نکل جانا تمہارے لئے ممکن نہیں ہے ۔۔۔"
"پرواہ نہیں ۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔ "تم اپنی
ر کرو ۔۔۔"
" وقتی طور پر سچویشن تمہارے حق میں ہے ۔۔۔" میجر
کہا: "لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ جونہی تم ہمارے قابو میں
گی ہم تمہیں سسکا سسکا کر ماریں گے ۔۔۔"
" فی الحال تو میں تمہیں سسکاؤں گی یہودی کتے ۔۔۔!"
شیلہ نے غصے سے کہا: "تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا
میں فوراً فائر کرکے تمہیں جہنم پہنچادوں گی ۔۔۔"
"کونسا سوال ۔۔۔؟" میجر چونکا۔

Aswal Raza www.pdfBooksPK.com

"پاکیشیائی قیدی کس کمرے میں بند رکھے گئے ہیں ـــــ"
تمثیلہ نے سوال کیا۔

"یہاں کوئی قیدی نہیں ہے ـــــ" وہ منہ بنا کر بولا

"جھوٹ بکتے ہو ـــــ" تمثیلہ غرائی "میں تین تک گنوں گی۔ اگر تم نے میرے سوال کا بالکل درست جواب نہ دیا اور اس مقام کی نشاندہی نہ کی جہاں پاکیشیائی قیدی رکھے گئے ہیں تو میں ٹرائیگر دبا دوں گی ـــــ"

پھر وہ وقفے سے گننے لگی "ایک ـــــ دو ـــــ"

"ٹھہرو ـــــ ٹھہرو ـــــ ٹھہرو ـــــ" وہ تین کہنے سے پہلے ہی بوکھلا کر بولا۔

"ہاں ـــــ بولو ـــــ" تمثیلہ نے غصیلے لہجے میں کہا

"ان کے بارے میں صرف کیمپ انچارج کو معلوم ہے۔ البتہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس عمارت کے کسی کمرے میں نہیں ہیں ورنہ مجھے ضرور معلوم ہوتا ـــــ"

"تو پھر کس عمارت میں ہیں ـــــ" تمثیلہ نے پوچھا "کچھ نہ کچھ تو تم ضرور جانتے ہو گے ـــــ"

"مجھے اتنا پتا ہے کہ پاکیشیائی قیدی اس عمارت میں نہیں لائے گئے ـــــ" وہ بولا "صرف تمہیں یہاں پہنچایا گیا تھا پھر کرنل کے حکم پر تمہیں اس کیمپ میں بھیج دیا گیا جہاں سے تم

Aswad Raza
www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ار ہو کر آئی ہو ـــــ"

ٹھیک اسی لمحے باہر سے کسی کاپٹر کی ہلکی سی گونج سنائی دینے لگی۔ تمثیلہ چونک پڑی۔ گونج بڑھتی چلی گئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی کاپٹر کیمپ کے ہیلی پیڈ پر لینڈ کر رہا تھا۔

"کاپٹر میں کون آیا ہو گا ـــــ" تمثیلہ نے میجر سے پوچھا

"کیمپ انچارج کرنل موساعد ـــــ" میجر بولا

"تم کیسے جانتے ہو کہ قیدیوں کے متعلق صرف کرنل کو معلوم ہے ـــــ" تمثیلہ نے سوال کیا۔

"کل وہ کسی سے وائرلیس پر پاکیشیائی قیدیوں کے بارے میں بات کر رہا تھا ـــــ" میجر بولا "بہتر ہے کہ تم کرنل سے معلوم کرو ـــــ وہی حقیقت حال بتا سکے گا ـــــ"

"گویا تم میرے لئے بیکار ہو ـــــ" تمثیلہ نے طنزیہ لہجے میں کہا

اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ میں چھپائی ہوئی نلکی سے میجر کی پشت پر شعاع فائر کر دی۔ میجر کی پشت میں چھ سات انچ کا قطر کا گھاؤ پڑ گیا۔ اس کے حلق سے اذیتناک چیخ خارج ہوئی اور وہ بے جان ہو کر منہ کے بل میز پر جا پڑا۔ تمثیلہ نے فوراً ہی ریوالور کا رخ کیپٹن کی طرف کر دیا
پانچوں افراد میجر کا حشر دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے۔ تمثیلہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن کی طرف بڑھی تو وہ مزید دہشت زدہ نظر آنے [illegible]
تمثیلہ بیک وقت سب پر نگاہ رکھے کیپٹن کے قریب پہنچ [illegible]
اور اس نے ریوالور کی نال کیپٹن کی کمر سے لگا دی۔ اس پر کیپٹن [illegible]
کا بدن لرزنے لگا۔

"کیپٹن ___ اگر تم میجر جیسا حشر نہیں کروانا چاہتے تو مجھ [illegible]
سے تعاون کرو ___" وہ خوفناک سے لہجے میں بولی

پھر اس نے یکدم جھک کر فرش پر پڑا کیپٹن کا ریوالور اٹھایا [illegible]
اور سیدھی ہو گئی۔ اس نے ایک ہاتھ سے ریوالور کا چیمبر خالی [illegible]
کیا اور ریوالور کیپٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"ان چاروں کو بے ہوش کرنا ہے ___ ریوالور کا دستہ
ان کے سروں پر رسید کرو ___ جلدی ___" اس نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

کیپٹن نے لرزتے ہاتھوں سے ریوالور لیا اور اپنے ماتحتوں
کی طرف بڑھ گیا جو ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے۔

"تم چاروں دیوار کی طرف منہ کر لو ___" تمثیلہ نے
ان سے کہا "کسی نے مزاحمت کی تو ہلاک کر دیا جائے گا ___"

ان چاروں نے گھبرا کر رخ بدل لیا۔ کیپٹن نے باری
باری ریوالور کے دستہ سے ان کی کھوپڑیاں بجائیں اور وہ
فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ ان کے بے ہوش ہو جانے

Aswad Raza www.booksPK.com

[illegible] بعد تمثیلہ نے کیپٹن کے قریب پہنچ کر ریوالور کا دستہ
[illegible] کے سر پر رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور
[illegible] پر گر کر بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر کا شور بند ہو چکا تھا۔ تمثیلہ کو یقین تھا کہ
[illegible] کرنل اپنے کمرے میں پہنچ چکا ہوگا۔ اس نے دروازے
[illegible] آ کر دروازہ کھولا اور راہداری میں جھانکا۔ کرنل کے
کمرے کا دروازہ بند تھا اور راہداری سنسان پڑی تھی۔
[illegible] نے ریوالور اپنے لباس میں چھپایا اور پلٹ کر ایک اسٹین
گن اٹھا لی۔ پھر وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی اور
[illegible] آ کر کرنل کے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Aswa Raza www.BooksPK.com

سلیمان سے کی حرکت پر اس کے ساتھی حیران رہ گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بیگ میں کوئی سانپ وغیرہ نہیں ہے مگر سانپ کی پھنکار انہوں نے اپنے کانوں سے سنی تھی اور انہیں شدید حیرت ہوئی تھی کہ سانپ کی پھنکار کہاں سے آئی تھی۔ کیپٹن اور اس کے ماتحت ڈر کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔ بیگ زمین پر پڑا تھا اور اس میں کوئی سانپ وغیرہ باہر نہیں نکلا تھا۔ اس کے ایک ہی لمحے بعد تیسری ٹارچ بھی بجھ گئی اور وہاں گہری تاریکی پھیل گئی۔ تاریکی پھیلتے ہی چوہان نے اپنے قریب کھڑے فوجی کو

گردن سے دبوچا اور اس کی کنپٹی پر مکا رسید کر دیا۔ فوجی کراہا اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ گویا وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"بائیں جانب چل پڑو —— دبے پاؤں ——"

دفعتاً انہیں قریب سے ہی عمران کی سرگوشی سنائی دی۔ وہ لوگ عمران کی آواز سن کر چونکے اور پھر وہ اندھیرے میں ہی بائیں جانب بڑھتے چلے گئے۔ اندھیرے میں چلنا دشوار تھا۔ وہ جھاڑیوں اور درختوں سے ٹکراتے ہوئے بائیں جانب بڑھ رہے تھے۔ تقریباً تیس چالیس قدم چلنے کے بعد یکدم ان کے آگے زمین پر پنسل ٹارچ کی روشنی پھیل گئی۔ انہوں نے چونکتے ہوئے ٹارچ بردار کی طرف دیکھا تو وہ عمران ہی تھا۔

"تم کہاں چلے گئے تھے ——؟" جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"خاموش رہو ——!" عمران نے سخت لہجے میں سرگوشی کی۔ اور رُخ بدل کر اس سمت بڑھنے لگا جس طرف وہ ٹرانسیٹر کال سننے سے پہلے جا رہا تھا۔ حسب توقع کال بلیک زیرو کی ہی تھی۔ جو اس نے اپنے ساتھیوں سے قریباً پچاس ساٹھ قدم دور جا کر ریسیو کی تھی۔ ان معلومات کے

مطابق پاکیشیائی وزراء اسرائیلی سرحدی علاقے میں واقع ایک آرمی کیمپ میں بھیجے گئے تھے اور پرمود کی منگیتر تنش کو بھی وہیں قید کیا گیا تھا۔ اس کیمپ کے بارے میں عمران کو پہلے ہی پرمود سے معلوم ہو چکا تھا اور دونوں نے مختلف راستوں سے اس کیمپ تک پہنچنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس پروگرام کے تحت عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کیمپ کی طرف جا رہا تھا۔

پنسل ٹارچ کی روشنی میں وہ تیزی سے قدم اٹھاتے رہے تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جنگل کے اختتام پر پہنچ گئے۔ جنگل کے آخری درختوں کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ جنگل کی دوسری جانب بنجر اور ناہموار علاقہ تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی کہ وہ پانچ منٹ کے لئے آرام کر کے تازہ دم ہو جائیں۔ چنانچہ وہ لوگ زمین پر بیٹھ گئے

" سلیمان ——— آج تو تم نے خوب کام کیا ہے۔ پچھلا کھایا پیا حلال کر ڈالا ———" عمران نے سلیمان کو مخاطب کیا۔

" آگے بھی حلال کروں گا صاحب۔ مگر آپ یہ بیگ کیوں اٹھا لائے ہیں۔ اس میں تو سانپ ہے ———" سلیمان بولا

" کیا تم لوگوں نے سانپ دیکھا تھا ———؟" عمران نے مسکرا کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" نہیں ——— مگر سانپ کی پھنکار سنی تھی ———" صفدر بولا

" وہ سانپ میں ہی تھا برخوردار ———" عمران نے کہا

" میں واپس تم لوگوں کی طرف آیا تو سلیمان فوجیوں کو بے وقوف بنا رہا تھا۔ میں چاہتا تو فوجیوں کو ہلاک کر دیتا لیکن اس طرح فائرنگ کا شور دور تک سنا جاتا۔ چنانچہ میں نے باری باری درختوں کی آڑ میں چھپے ٹارچ برداروں کی گردنیں توڑیں۔ پھر میں تیسرے ٹارچ بردار کے پاس پہنچا ہی تھا کہ سلیمان نے بیگ کی زپ کھولی۔ میں نے فوراً حلق سے سانپ کی پھنکار خارج کی اور اس نے ڈر کر بیگ فوجیوں پر اچھال دیا۔ میں بھی یہی چاہتا تھا ——— نتیجہ تمہارے سامنے ہے ———"

" ہوں ——— گویا یہ سب آپ کی چکر بازی تھی ———" کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں ——— صرف آدھی میری تھی۔ بقیہ سلیمان کی تھی ———" عمران نے کہا

" کیا تم چیف کی کال اٹینڈ کرنے گئے تھے ———" جولیا نے پوچھا

" ہاں ——— وہ تم لوگوں کی خیریت دریافت کرنا چاہتا تھا ———" عمران بولا۔

" مگر چیف خود کہاں ہے ——— ؟" جوہان نے پوچھا
" وہ ہم سے آگے جا رہا ہے ——— " عمران نے سنجید
لہجے میں کہا: " اٹھو ——— ہم بھی آگے چلتے ہیں ———"
اس کے ساتھ ہی وہ بیگ اٹھا کر کھڑا ہو گیا دو
نے اس کی تقلید کی۔ چند لمحوں بعد وہ جنگل سے باہر
ناہموار زمین پر چل رہے تھے۔ لیکن اس بار عمران نے
ٹارچ نہیں جلائی تھی۔ ستاروں اور آخری راتوں کے
چاند کی ہلکی ہلکی روشنی راستہ دیکھنے کے لئے کافی تھی را
میں اِدھر اُدھر کہیں کہیں اونچے نیچے ٹیلے بھی تاریک سایوں
کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ اس جانب کوئی باقا
راستہ نہیں تھا۔

چند منٹ بعد سامنے کی جانب سے کچھ روشنیاں
حرکت کرتی نظر آنے لگیں۔ عمران کے اندازے کے
مطابق وہ چند گاڑیوں کی روشنیاں تھیں جو جنگل کی طرف
آ رہی تھیں۔ اس نے گاڑیوں سے بچنے کے لئے سمت بدل
لی۔ چند منٹ بعد وہ گاڑیاں ان کے دائیں جانب سے
تقریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلے سے گزر رہی تھیں۔ وہ لوگ
اطمینان سے رُکے بغیر چلتے رہے۔ اب وہ پھر پہلی سمت
میں سفر کر رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تقریباً نصف گھنٹہ بعد انہیں کافی دور اُفق روشن نظر
نے لگا۔ عمران کے اندازے کے مطابق وہ روشنیاں ان
منزل پر تھیں اور فاصلہ کم از کم تین کلومیٹر کے قریب تھا۔
" ذرا تیز چلو ——— " عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی۔
" صاحب ——— میں تو اب تھک گیا ہوں ——— " سلیمان
لا: " آپ تیز چلیں۔ میں تو ایسے ہی چلوں گا ——— "
" ابے گھامڑ ——— ہم منزل پر پہنچنے والے ہیں ——— "
عمران نے رکے بغیر غصیلے لہجے میں کہا
" کونسی منزل۔ دوسری یا تیسری ——— ؟" سلیمان نے
نکتے ہوئے پوچھا
" جہاں ہم نے پہنچنا ہے ——— !" عمران نے دانت پیسے
" مگر اب خاموش رہو ——— !"
" صاحب ——— میں ایک وقت میں ایک کام کر سکتا
ہوں۔ آپ فرمائیں تیز چلوں یا خاموش رہوں ——— ؟"
عمران کے ساتھی اس کی بات پر بے ساختہ مسکرا دیئے
ر ٹھیک اسی لمحے ان کے دائیں جانب کے قریبی ٹیلے کی آڑ
سے دس بارہ فوجی محافظ برآمد ہوئے اور ان کے گرد پھیلتے
چلے گئے۔

Aswa Raza www.paksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرمود درختوں کی آڑ میں بلی کی چال چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے کان کرنل اور اس کے آدمیوں کی آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔ کبھی کبھی وہ رک کر ان پر نظر بھی ڈال لیتا تھا۔ وہ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر آگے بڑھتا رہا۔ جلد ہی وہ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گیا۔ کاپٹر کا پائلٹ اپنی سیٹ پر بیٹھا کرنل وغیرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے سر پر مخصوص ہیڈ ماسک موجود تھا۔ پرمود مزید چند قدم آگے بڑھا۔ پھر وہ درختوں کی آڑ سے نکل آیا۔ اب وہ کاپٹر کی دوسری جانب تھا اور اس جانب کاپٹر میں داخل ہونے

Aswad Raza
www.PakBooksPK.com

[کا] دروازہ کھلا ہی تھا۔ جبکہ پائلٹ کیبن کا دروازہ بند تھا۔ [کر]نل اور اس کے ساتھی کاپٹر کی دوسری طرف تقریباً [...]رہ بیس قدم کے فاصلے پر کھڑے تھے۔

پرمود ہاتھ پاؤں کے بل چلتا ہوا کاپٹر کے پہلو میں پہنچا۔ [وہ]اں سے اس نے کرنل کی طرف دیکھا۔ جیپ سے نوازش [اور] کیپٹن اتر کر کرنل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ پرمود خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر نوازش میجر اور کیپٹن کو کرنل کے ماتحتوں نے [حر]است میں لے لیا۔ پرمود بھی یہی چاہتا تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے کیمپ میں پہنچنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جب تک وہ گرفتار نہیں ہوگا اس وقت تک نوازش کو وہ زندہ رکھیں گے۔

اس نے دروازے کے شیشے سے پائلٹ کی طرف دیکھا۔ وہ بدستور فوجیوں کی طرف متوجہ تھا۔ کاپٹر کا انجن بدستور سٹارٹ تھا۔ البتہ اس کے پروں کی گردش بہت سست تھی۔ پرمود کو اطمینان تھا کہ انجن اور پروں کے شور میں پائلٹ کوئی آہٹ نہیں سن سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایک قدم پیچھے ہٹایا اور کھلے دروازے سے کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ وہ جھکا جھکا کاپٹر میں داخل ہوا اور ہاتھ پاؤں کے بل چلتا ہوا کاپٹر کے آخری حصے میں پہنچ گیا جہاں قدرے تاریکی تھی۔

آخری نشستوں کے پیچھے رسیوں کی سیڑھی اور چند بڑے
ڈھیر تھے۔ ایندھن کے چند بڑے گیلن بھی پڑے تھے
وہ اس سامان کی آڑ میں بیٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا
کرنل کے ماتحت کرنل کے پیچھے نوازش، میجر اور کیپٹن ک
گھیرے میں لئے کاپٹر کی طرف آرہے تھے۔ پرمود جھک
گیا۔ پھر نشستوں کی آڑ سے کاپٹر کے اگلے حصے کی طرف
دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ لوگ کاپٹر میں سوار ہوتے دکھائی
دیئے۔ کرنل پائلٹ کے برابر کی سیٹ پر بیٹھ گیا اور پائلٹ
کو چلنے کا حکم دیا۔ نوازش اور دوسرے فوجی دروازے کے
قریب کی نشستوں پر بیٹھے تھے اور آخری نشستیں خالی
پڑی تھیں۔ یہ پرمود کے حق میں بہتر ہی تھا۔ اس طرح
انہیں اس کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر فضاء میں بلند ہوا اور کیمپ کی جانب پرواز
کرنے لگا۔ پرمود قریب کی کھڑکی سے باہر جھانک رہا تھا
چند منٹ بعد کاپٹر ایک وسیع احاطے والی عمارت کے کمپاؤنڈ
میں واقع ہیلی پیڈ پر اترنے لگا۔ پرمود سمجھ گیا کہ وہی مرکزی
کیمپ ہے۔ کیمپ کے اندر اور باہر کافی سخت حفاظتی
انتظامات نظر آرہے تھے۔ ہیلی پیڈ پر ایک اور کاپٹر موجود
تھا۔ پرمود سوچ رہا تھا کہ اسے ان لوگوں کے ساتھ ہی اترنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ے۔ ورنہ بعد میں بہت دشواری ہو گی۔
کاپٹر نے لینڈ کیا اور اس کا انجن بند کر دیا گیا۔ پائلٹ
ں اور فوجی کاپٹر سے اترنے لگے۔ پرمود نے دیکھا پائلٹ
ٹر سے اترنے کے بعد سامنے واقع عمارت کے بائیں حصے
جانب چل دیا تھا۔ آخری فوجی کے اترتے ہی پرمود اٹھا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل اور اس کے ساتھی
ت کے برآمدے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ پرمود بھی اطمینان
اترا اور ان کے پیچھے چل دیا۔ وہ آخری فوجی سے تقریباً
قدم پیچھے تھا۔

برآمدے میں کھڑے ایک مسلح محافظ نے کرنل کو
ٹ کیا۔ وہ لوگ برآمدے میں داخل ہوئے اور راہداری
مڑ گئے۔ پرمود بھی برآمدے سے گزر کر راہداری میں آیا۔ وہ
راہداری کے ایک سرے پر واقع اس کمرے کی طرف
ڑھ رہے تھے۔ جس کے باہر کیمپ انچارج کے نام کی تختی
ظر آرہی تھی۔ پرمود ان کی مخالف سمت میں چل دیا۔ یہ
ن تھا کہ تمام فوجی کرنل کے کمرے میں نہ جاتے اور ایک
دو باہر رک جاتے۔ اس صورت میں اگر وہ بھی اُدھر جاتا تو وہ
سے دیکھ لیتے اور اسے گرفتار کرنے کی کوشش کرتے یا
کرنل کو مطلع کر دیتے۔ چنانچہ اس نے جلد بازی کی بجائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تحمل سے کام لینے کا فیصلہ کیا تھا۔
بائیں ہاتھ کے ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا دی
وہ رک گیا۔ اس نے پلٹ کر کرنل کے کمرے کی طرف
دیکھا۔ وہ لوگ کرنل کے کمرے کے پاس پہنچ چکے
پرمود نے اپنے سامنے کے دروازے سے اندر جھانکا۔
کمرے میں ایک فوجی کلرک بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا۔
اس کی میز پر ٹائپ رائٹر رکھا تھا اور وہ کمرے میں تنہا ہی
تھا۔ پرمود نے اطمینان سے دروازہ کھولا اور اندر داخل
کر دروازہ پھر بند کر دیا۔ کلرک نے اس کی طرف دیکھا
اور چونک پڑا۔
پرمود نے مسکراتے ہوئے اسے ہیلو کہا اور اس کی
طرف بڑھنے لگا۔ کلرک اس کی طرف سوالیہ نگاہوں
دیکھ رہا تھا۔
" آپ کا نام غالباً مائیکل ہے ــــ؟" قریب پہنچ کر
پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا
" نہیں ــــ میرا نام اسمشیر ہے ــــ" کلرک نے
کہا " مگر تم کون ہو ــــ؟"
" یہ ہے میرا تعارفی کارڈ ــــ" پرمود نے جیب کی
طرف ہاتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے ہی لمحے اس نے جیب سے کارڈ کی بجائے
ئیلنسر لگا ریوالور نکال کر کلرک کی کنپٹی سے لگا دیا۔ کلرک
یرت سے اچھلا اور پھر خوف سے اپنی جگہ ساکت ہوتا
لا گیا۔
" تم ــــ میں ــــ سمجھا نہیں ــــ" وہ خوفزدہ
ہجے میں بولا
" سنو ــــ" پرمود سرگوشیانہ لہجے میں بولا۔ "مجھے تمہارا
عاون درکار ہے ــــ اگر تم نے شور کرنے یا کسی کو
متوجہ کرنے کی کوشش کی تو میرے بے آواز ریوالور کی گولی
تمہیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دے گی ــــ"
" مگ ــــ کیسا ــــ تعاون ــــ" کلرک خوف
سے ہکلایا۔
" میرے چند سوالوں کا جواب دو ــــ" پرمود بولا
" پاکیشیا کے اغوا شدہ وزیر کیمپ کے کس حصے میں
قید ہیں ــــ؟"
" تم ــــ میں نہیں جانتا ــــ" وہ آہستہ سے
بولا " میں تو صرف ٹائپسٹ ہوں ــــ"
" اچھا ــــ بلگارنوی جاسوسہ کے متعلق کیا جانتے ہو ــــ؟"
پرمود نے سوال کیا۔

Aswad Raza

"سُنا ہے کہ وہ چند گھنٹے پہلے قید سے فرار ہو گئی ہے" کلرک بولا۔

"اوہ ـــــ کیا وہ یہاں قید تھی ـــــ؟" پرمود چونکا۔

"نہیں ـــــ وہ یہاں سے چند کلومیٹر دور ایک سب کیمپ میں قید تھی ـــــ:" کلرک نے کہا

"پھر ـــــ کیا وہ دوبارہ گرفتار نہیں کی گئی ـــــ؟" پرمود نے پوچھا

معلوم نہیں ـــــ میں گذشتہ ایک گھنٹے سے باہر نہیں گیا۔ اس لئے مجھے خبر نہیں ہے ـــــ:"

پرمود نے مزید کوئی سوال کرنے کی بجائے یکدم ایک ہاتھ کلرک کے منہ پر جمایا اور اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ کلرک کے حلق سے کوئی آواز نہ نکل سکی اور وہ بے ہوش ہو کر کرسی سے گرتے ہی والا تھا کہ پرمود نے اسے ہاتھوں پر سنبھال لیا۔ اسے فرش پر ڈال کر وہ جلدی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ بولٹ کر کے واپس آیا اور کلرک کی وردی اتارنے لگا۔ چند منٹ بعد وہ کلرک کا لباس پہن چکا تھا۔ پھر اس نے کلرک کو اٹھایا اور بائیں جانب ملحقہ باتھ روم میں اسے ڈال دیا۔ حوالدار والی وردی بھی اس نے باتھ روم میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ں اور دروازہ بند کر دیا۔

پھر اس نے میز پر پڑی فائل اٹھائی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر اس نے باہر جھانکا ری سنسان پڑی تھی اور کرنل کے کمرے کا دروازہ نظر آرہا تھا۔ پرمود باہر نکلا اور کرنل کے کمرے کی طرف چل دیا۔ برآمدے کے سامنے سے گزرتے ہوئے ں نے باہر جھانکا۔ وہاں مسلح محافظ بدستور موجود تھا۔

وہ دبے پاؤں کرنل کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ی وہ اس کمرے سے دس بارہ قدم پیچھے ہی تھا کہ یکدم نل کے کمرے سے فائر کے ساتھ ایک نسوانی چیخ ھری اور پرمود بے ساختہ اچھل پڑا۔

فوجی اچانک ہی نمودار ہوئے تھے اور عمران کا گروپ فوری طور پر کوئی مزاحمت نہ کر سکا تھا۔ فوجیوں نے ان کے گرد گھیرا ڈالتے ہی چند ٹارچیں روشن کر لی تھیں وہ اسٹین گنوں سے مسلح تھے اور ان کی تعداد ایک درجن تھی جن میں دو میجر بھی تھے۔ ان دونوں کے پاس ریوالور تھے۔ ٹارچیں بھی انہی کے ہاتھوں میں تھیں۔ جن کے روشن ہوتے ہی انہیں ٹیلے کی آڑ میں کھڑے فوجی ٹرک کا پچھلا حصہ دکھائی دینے لگا تھا۔ عمران کے اندازے کے مطابق وہ لوگ پہلے سے وہاں ان کے منتظر تھے۔ یقیناً

Aswal Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوجیوں نے وائرلیس پر کیمپ والوں کو اطلاع دے دی تھی جنہیں وہ جنگل میں جھانسا دے کر آرہے تھے۔

"ہاتھ بلند کر لو دوستو ---!" ایک دراز قد میجر تحکمانہ لہجے میں بولا۔ "بھاگنے کی کوشش کی تو چھلنی کر دیئے جاؤ گے ---!"

"رہنے دو یار --- ہم پہلے ہی بہت ورزش کر کے آرہے ہیں ---!" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"شٹ اپ --- حکم کی تعمیل کرو ---!" دوسرا میجر غرایا جس کی پیشانی پر کسی پرانے زخم کا نشان تھا۔

"خخ --- خفا --- کیوں ہوتے ہو بھائی --- یہ لو کر لئے بلند ---!" عمران نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا "ہمارا کونسا اس پر خرچ ہوتا ہے۔ تم کہو تو ہاتھوں کے ساتھ ساتھ پاؤں بھی اٹھا دیں ---!"

عمران کی تقلید میں جولیا، چوہان، تنویر، کیپٹن بابر اور سلیمان نے بھی ہاتھ بلند کر لئے --- البتہ صفدر غائب تھا

"ڈیوڈ --- یہ تو کم ہیں ---!" دفعتاً دوسرے میجر نے چونکتے ہوئے دراز قد میجر سے کہا

"اوہ --- تا" دراز قد میجر ڈیوڈ چونک کر بولا۔ "واقعی جونی یہ پورے نہیں ہیں ---!"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں جناب ——— ہم بالکل پورے ہیں۔ بے
آپ ہمارے قد ناپ کر دیکھ لیں ——— پورے نہ ہوں
مار دینا ———" عمران جلدی سے احمقانہ لہجے میں بولا "
جانتے ہیں کہ ادھورے آدمی بیکار ہوتے ہیں ———"
"تم اپنی چونچ بند رکھو گدھے ———" میجر جونی نے
اسے گھورتے ہوئے کہا
"تمہارا ساتواں ساتھی کہاں ہے ———؟" میجر ڈیوڈ نے
عمران سے سوال کیا۔
"وہ حاتم طائی کا ساتواں سوال حل کرنے گیا تھا ———"
عمران نے بتایا
"پھر ——— واپس کیوں نہیں آیا ———؟" میجر جونی
نے طنزیہ لہجے میں پوچھا
"پتا نہیں میجر خونی ——— ہو سکتا ہے سوال حل کرتے
کرتے خود حل ہو گیا ہو ———" عمران نے اس کا نام
بگاڑتے ہوئے کہا
"بکو مت ——— میرا نام جونی ہے ———" میجر جونی غرایا
"کچھ بھی ہو ——— میں نے تمہارے نام کا اچار ڈالنا
ہے ———؟" عمران نے منہ بنا کر کہا
"تم بہت بدزبان معلوم ہوتے ہو ———" میجر جونی

غصیلے لہجے میں کہا "میں تمہیں درست کر دوں گا ———
شرافت سے بتا دو مسٹر ——— تمہارا ساتھی کہاں ہے؟"
ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا
"آہ ———" عمران نے کراہتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز
کہا "وہ بیچارہ جنگل میں ہی ہم سے بچھڑ گیا تھا۔ نجانے
وہ کس حال میں اور کہاں ہو گا ———"
"کیا تم درست کہہ رہے ہو ———؟" میجر ڈیوڈ نے
تے ہوئے پوچھا
"تمہارے سر کی قسم ——— بالکل درست کہہ رہا ہوں ———"
ران نے رونے کے انداز میں کہا
"خیر ——— وہ جہاں بھی ہے ہمارے ہاتھ آ ہی جائے
گا ———" میجر ڈیوڈ طویل سانس لیتا ہوا بولا
پھر اس نے میجر جونی سے کہا "انہیں ٹرک میں بٹھاؤ"
"لے چلو ان جاسوس گدھوں کو ———" میجر جونی نے
سپاہیوں کو ہدایت کی
سپاہیوں نے اسٹین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں
کے جسموں سے لگائیں اور انہیں آگے دھکیلا۔ وہ لوگ
خاموشی سے آگے چل دیئے۔ میجر ڈیوڈ سب سے آگے
تھا اور میجر جونی عمران کے بائیں جانب غور سے جولیا کو

دیکھتا آرہا تھا۔ ٹرک کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ دو
سپاہی ٹرک پر چڑھ گئے۔ پھر انہیں سوار ہونے کا حکم
دیا گیا۔ چنانچہ وہ بھی ٹرک میں سوار ہو کر دائیں بائیں کی
سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ میجر ڈیوڈ نے بقیہ سپاہیوں کو بھی
ٹرک میں سوار ہونے کا حکم دیا۔

لیکن ٹھیک اسی لمحے ٹرک کا انجن بیدار ہو گیا۔
پھر اس سے پہلے کہ کوئی سپاہی ٹرک پر چڑھتا، ٹرک
تیزی سے دوڑنے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے عمران اور اس
کے ساتھی حیران ہو گئے۔ باہر کھڑے سپاہی اور دونوں
آفیسر بھی حیرت سے ٹرک کی طرف دیکھ رہے تھے
مگر پھر وہ سنبھل گئے۔

"روکو۔۔۔۔ روکو ڈرائیور۔۔۔۔۔!" میجر ڈیوڈ بلند آواز
میں غرایا۔

لیکن ٹرک نہ رکا۔ شیشے کے پارٹیشن کی دوسری جانب
بیٹھے ڈرائیور نے رفتار میں اضافہ کر دیا تھا۔ اگلی نشستوں
پر بیٹھے فوجی پریشان ہو گئے اور ڈرائیور کو رکنے کی آوازیں
دینے لگے۔ جبکہ میجر اور اس کے ساتھی ٹرک کے پیچھے دوڑ
پڑے تھے۔ عمران نے ایک لمحہ میں سچوایشن کا اندازہ لگا لیا۔
دوسرے ہی لمحے اس نے اٹھ کر ایک سپاہی کو گردن سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

...ح لیا جو ڈرائیور کی طرف متوجہ تھا۔ یہ دیکھ کر کیپٹن بابر
...دوسرے پر حملہ کیا اور اس کی پسلیوں میں گھونسا رسید کر دیا۔
...سپاہی کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور وہ کراہتا ہوا
...ش پر گر گیا۔ چوہان نے جلدی سے اس کی گن اٹھا کر
...ل پر تان لی۔ عمران نے دوسرے سپاہی کی گردن کو
...دار جھٹکا دیا اور وہ بے جان ہو کر گر پڑا۔ اس کی گردن
...ٹ گئی تھی۔ چند لمحوں میں ہی ٹرک نے کافی فاصلہ طے
...لیا۔ میجر اور اس کے ساتھی ایک ڈیڑھ فرلانگ پیچھے
...ہ گئے تھے۔ جولیا، تنویر اور سلیمان حیرت زدہ تھے کہ
...ڈرائیور اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر انہیں کہاں سے جا
...ہا ہے۔

عمران نے کیپٹن بابر کو اشارہ کیا اور اس نے مرنے
...والے کی گن اٹھا کر دوسرے سپاہی کے سر پر گن کا
...دستہ رسید کر دیا۔ وہ کراہا اور پھر بے ہوش ہوتا چلا گیا
...عمران نے بے ہوش آدمی کو ہاتھوں پر اٹھایا اور دروازے
...کے پاس جا کر باہر پھینک دیا۔ پھر اس نے مردہ سپاہی
...کی لاش بھی باہر پھینک دی۔

"خس کم جہاں پاک۔۔۔۔۔!" وہ ہاتھ جھاڑتا ہوا سیٹ
...پر آ بیٹھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جہاں صاف نہیں جہاں پاک ــــــ" سلیمان نے
جلدی سے محاورہ درست کیا۔

"کیا پچھلا جہاں ناپاک تھا ــــــ؟" عمران نے غصیلے
لہجے میں پوچھا۔

"مگر محاورہ اسی طرح ہے صاحب ــــــ" سلیمان نے

"مگر محاورہ کے پیچھے ــــــ یہ پاکیشیا نہیں ہے کہ تم محاورہ
درست کرتے پھرو ــــــ" عمران غرایا۔

"یہ ڈرائیور ہمیں کہاں لے جا رہا ہے ــــــ؟" جولیا نے پوچھا

"جہاں اس کا دل چاہے گا تمہیں لے جائے گا ــــــ"
عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"چاہے وہ ہمیں جہنم لے جائے ــــــ" تنویر نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"اے بھائی ڈرائیور ــــــ ہمیں جہنم مت لے جانا
کیمپ کی طرف ٹرک موڑ لو ــــــ" عمران نے بلند
آواز سے کہا

"بہت بہتر ــــــ" ڈرائیور نے پیچھے دیکھے بغیر ہنس کر کہا
اور اس کی آواز سن کر تمام ممبرز حیرت سے اچھل پڑے

Aswad Raza
www.booksPK.com

دروازے پر پہنچ کر وہ رک گئی۔ دروازہ بند تھا
نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگائی اور اندر کا
ر دیکھنے لگی۔ مگر پھر چونک پڑی۔ کمرے میں فوجی کرنل
آہنی میز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں چھ
ت فوجی اور بھی تھے۔ ان میں سے ایک میجر، ایک کیپٹن
ایک سپاہی نے ہاتھ بلند کر رکھے تھے اور بقیہ نے ان
سٹین گنیں تان رکھی تھیں۔ تمثیلہ کو حیرت ہوئی۔ کیونکہ ہاتھ
کئے ہوئے فوجی بھی اسرائیلی فوجی تھے۔ شاید انہوں نے
ل کے کسی حکم یا فوجی قانون کی خلاف ورزی کی تھی۔

اندر تھی سچویشن تمثیلہ کے حق میں تھی۔ اگر وہ اندر گھس
معتوب فوجیوں کی مدد کرتی تو نوے فیصد امکان تھا ک
وہ اس کا ساتھ دیتے۔ چنانچہ اس نے دروازے کے
پر ہاتھ رکھ کر ہینڈل گھمایا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھ
کر اندر گھس گئی۔ تمام لوگ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو
تھے کہ تمثیلہ جست لگا کر کرنل کے پہلو میں پہنچی اور گن
نالی اس کی گردن سے لگا دی۔

"خبردار ــــ کوئی حرکت نہ کرے۔ ہتھیار پھینک کر ہا
بلند کر لو ــــ" وہ غرائی۔ "ورنہ کرنل مارا جائے گا ــــ"

"اوہ ــــ تم ــــ" کرنل غصیلے لہجے میں بولا۔

"ہاں ــــ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا کرنل ــــ" تمثیلہ

"ان سے کہو میرے حکم کی تعمیل کریں ــــ"

کرنل نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مسلح فوجیوں نے ہتھ
فرش پر پھینک کر ہاتھ بلند کر لئے۔ معتوب فوجیوں میں سے
ایک سپاہی نے فوراً ہاتھ گرائے اور جھک کر ایک گ
اٹھانے کی کوشش کی۔

"ٹھہرو ــــ سیدھے کھڑے رہو ــــ" تمثیلہ تیزی
سے غرائی۔

"گھبرائیں مت مس تمثیلہ ــــ" اس سپاہی نے

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گارنوی زبان میں کہا
اور اس کی آواز سن کر تمثیلہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ ــــ کیپٹن ــــ تم ــــ" اس نے بے ساختہ کہا

"جی ہاں ــــ" وہ سپاہی گن اٹھا کر ایک طرف ہٹتا
ہوا بولا جو در اصل کیپٹن نوازش تھا۔

اس نے گن لیفٹیننٹ پر تان لی۔ تب تمثیلہ نے غور
سے دوسرے میجر اور کیپٹن کی طرف دیکھا اور اندازہ لگانے
لگی کہ ان میں سے پرمود کون سا ہے۔ نوازش نے الٹے قدموں
پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کر دیا۔

"اچھا ــــ تو تم تمثیلہ کے ساتھی بلگارنوی جاسوس ہو۔"
کرنل نے نوازش کو گھورتے ہوئے کہا

"ہاں ــــ" نوازش سے پہلے تمثیلہ بول پڑی۔ "تم ہاتھ
بلند کر کے کھڑے ہو جاؤ ــــ"

"تم یہاں کیسے پہنچیں ــــ" کرنل نے ہاتھ بلند کرتے
ہوئے پوچھا اور اٹھنے لگا۔

تمثیلہ نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ کرنل
نے یکدم پیچھے کی جانب کہنی تمثیلہ کے پیٹ میں رسید کر دی
وہ بے اختیار کراہتی ہوئی پیچھے ہٹی اور کرنل نے پلٹ کر
اس کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا۔ تمثیلہ کے ہاتھوں سے گن

چھوٹ گئی اور وہ کراہتی ہوئی پیچھے دیوار سے جا لگی۔ ق
ان کی طرف متوجہ ہوا اور اسی لمحے لیفٹیننٹ نے اس
حملہ کر دیا۔ اس کے ہاتھ سے بھی گن گر گئی اور اس کے س
ہی بقیہ فوجیوں نے اس پر دھاوا بول دیا۔ نوازش کے سا
گرفتار کر کے لائے جانے والے فوجی میجر اور کیپٹن بھی حم
کرنے والوں میں شامل تھے۔ ایک دو لمحوں میں ہی انھو
نے نوازش کو بے بس کر دیا اور پھر اس پر اسٹین گنیں تان لیں
تمثیلہ نے دیوار سے لگتے ہی سنبھل کر غصے سے جبڑ
بھینچے اور اچھل کر کرنل کے سینے میں ٹھوکر رسید کر دی۔ و
کراہتا ہوا کرسی سے آٹکرایا۔ تمثیلہ نے تیزی سے اس پ
جست کی۔ کرنل فوراً ایک طرف ہٹ گیا اور تمثیلہ کرسی
سے ٹکراتی ہوئی فرش پر آرہی۔ کرنل نے جلدی سے اپنا
ریوالور نکالا اور تمثیلہ پر فائر کر دیا۔ گولی تمثیلہ کے شانے
میں لگی اور اس کے حلق سے کربناک چیخ خارج ہو گئی
اس نے خون اگلتے زخم پر ہاتھ رکھا اور کراہنے لگی۔
" اب تم نے کوئی حرکت کی تو سینے میں گولی اتار دوں گا"
کرنل دھاڑا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔
ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک فوجی ہاتھ میں فائل
لئے اندر داخل ہوا۔ وہ لوگ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ئے۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔
" اوہ ـــ تم کون ہو ـــ؟" کرنل نے غصیلے لہجے میں
پوچھا۔ " اور بغیر اجازت اندر کیوں آئے ہو ـــ؟"
" سوری سر ـــ یہ ایک اہم فائل دینے آیا ہوں ـــ"
فائل بردار نے کرنل کی طرف بڑھتے ہوئے کہا
" کیسی فائل ـــ" کرنل نے چونکتے ہوئے فائل کی طرف دیکھا
اور کلرک فوجی نے فائل اس کے سامنے میز پر رکھ دی۔
دوسرے ہی لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے جیب میں
ہاتھ ڈالا اور ریوالور نکال کر کرنل کی کنپٹی سے لگا دیا۔ کرنل
بے ساختہ اچھل پڑا۔ فوجی بھی چونکے تھے اور تمثیلہ بھی چونکتی
ہوئی کھڑی ہو گئی۔
" کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے۔ ورنہ کرنل کی کنپٹی
میں سوراخ ہو جائے گا ـــ" کلرک فوجی غرایا۔
اور اس بار تمثیلہ بھی حیرت سے اچھل پڑی۔ اگلے ہی
لمحے اس کے لبوں پر سکون آمیز مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ اس
نے پرمود کی آواز پہچان لی تھی۔
فوجیوں نے ہتھیار پھینک کر ہاتھ بلند کر لئے اور نوازش
نے ایک اسٹین گن اٹھا کر ان پر تان لی۔
" تم کون ہو ـــ؟" کرنل نے غصے سے پوچھا۔

"میجر پرمود ———!" اس نے جبڑے بھینچتے ہوئے درند... آمیز لہجے میں کہا

"اوہ ———!" کرنل کے ساتھ ساتھ دوسرے آفیسر بھ... حیرت سے اچھل پڑے۔

"تم سب بائیں دیوار کے پاس جاؤ اور دیوار کی طرف منہ کر لو ——— ہری اپ ———!" پرمود نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ کرنل کے ماتحتوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ پرمود کا نام سن کر وہ خوفزدہ نظر آنے لگے تھے۔ پرمود نے میز پر پڑا کرنل کا ریوالور اٹھا کر تمثیلہ کو تھمایا۔ "اسے کور کر لو ——— کوئی حرکت کرے تو فائر کر دینا ———"

تمثیلہ نے کرنل کی کرسی کے پیچھے ہو کر ریوالور کی نالی کرنل کے سر سے لگا دی۔ پرمود نے نوازش سے کہا

"ہوشیار رہنا ——— ان میں سے جو بھی پیچھے دیکھے چھلنی کر دینا ———!"

پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے بولٹ چڑھایا اور باری باری فوجیوں کی کھوپڑیاں ریوالور کے دستے سے بجانے لگا۔ وہ کراہتے ہوئے گرتے اور بے ہوش ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔ تمثیلہ پرمود کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ کرنل نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

...ن انکھیوں سے تمثیلہ کی طرف دیکھا اور اسے غافل پا... ...س نے تیزی سے ایک ہاتھ نیچے کر کے میز کے نیچے نصب ...یک سوئچ آن کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے باہر خطرے کے تیز سائرن بجنے لگے۔ تمثیلہ نے بوکھلا کر کرنل کی طرف دیکھا اور کرنل نے تیزی سے ہاتھ بلند کر لئے۔

تمثیلہ نے جبڑے بھینچے اور کرنل کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا منہ کے بل میز پر جا پڑا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔ پرمود تیزی سے کرنل کی طرف لپکا۔ میز کے پاس آ کر اس نے میز کی اطراف کا جائزہ لیا۔ پھر نیچے جھانکنے پر اسے میز کی ٹاپ کے نیچے نصب سوئچ نظر آ گیا۔ اس نے جلدی سے سوئچ آف کیا اور سائرن بند ہو گئے لیکن اس کے ساتھ ہی باہر سے دوڑتے بھاگتے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آواز بلاشبہ صفدر کی تھی اس لئے عمران کے ماتحتوں کا حیران ہونا فطری امر تھا۔ کیونکہ وہ گرفتاری کے وقت سے غائب تھا اور وہ یہی سمجھتے رہے تھے کہ صفدر اپنی جان بچا کر کہیں اور نکل گیا ہے۔ صرف عمران ہی ایسا تھا جو صفدر کے غائب ہونے کی مصلحت سمجھتا تھا اور جب یکدم ٹرک چل پڑا تھا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر ہی تھا۔

صفدر نے فوجیوں کے ٹیلے کی آڑ سے نمودار ہوتے ہی ہوشیاری سے کام لیا تھا اور ان کی ٹارچیں روشن

Aswa Raza www.BooksPK.com

ہونے سے پہلے ہی وہ زمین پر منہ کے بل اس وقت وہ تمام ممبران کے آخر میں تھا۔ زمین پر لیٹتے ہی وہ رینگتا ہوا بائیں جانب واقع ایک چھوٹے سے گڑھے کی طرف گیا تھا جو راستے سے چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ گڑھے میں اتر گیا تھا اور ذرا سا سر بلند کر کے فوجیوں کو دیکھتا رہا تھا۔ اپنے ساتھیوں کو فوجیوں کے گھیرے میں دیکھ کر اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ بھی ٹیلے کی طرف جائے گا اور عقب سے فوجیوں کو کور کر کے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دے گا۔ چنانچہ وہ رینگتا ہوا گڑھے سے نکلا اور سینے کے بل کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر ٹیلے کی طرف رینگنے لگا تھا۔ قریب پہنچنے پر اسے وہاں ایک فوجی ٹرک نظر آیا تھا۔ جس کا ڈرائیور اپنی سیٹ پر بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا۔ اسے دیکھ کر صفدر کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا تھا کہ کیوں نہ وہ ٹرک پر قبضہ کرے۔ اسے یہ تو یقین تھا کہ اس کے ساتھیوں کو ٹرک کے ذریعے ہی کہیں لے جایا جائے گا۔

چنانچہ وہ رینگتا ہوا ٹرک کے پہلو میں پہنچا تھا۔ پھر اس نے پتلون کے نیچے پنڈلی کے ساتھ بندھا ہوا بے آواز ریوالور نکالا اور ٹرک کے ڈرائیونگ ڈور کے پاس پہنچ گیا تھا۔ وہاں اس نے یکدم دروازہ کھول کر ڈرائیور کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنپٹی پر ریوالور کے دستہ سے ضرب لگائی تھی اور ڈرائیور بے ہوش ہو گیا تھا۔ صفدر نے جلدی سے اسے نیچے کھینچا اور اس کی وردی اتار کر پہننے کے بعد اس کی کیپ بھی سر پر جمالی تھی۔ ڈرائیور کو اس نے ٹرک سے نیچے اتارا اور ہاتھوں پر اٹھا کر ٹیلے کے داہنے پہلو میں زمین پر لٹا دیا تھا پھر وہ ٹیلے کی طرف موجود فوجیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی تھی۔ کسی نے کہا تھا کہ انہیں ٹرک میں بٹھا کر لے چلو۔ تب وقت کی کمی کا احساس کرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرنے کا سوچا اور پلٹ کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا تھا۔ جب فوجی اس کے ساتھیوں کو وہاں لا کر ٹرک میں سوار کرا رہے تھے تو وہ بیک ویو مرر میں دیکھ رہا تھا۔ پھر جونہی اس کا آخری ساتھی ٹرک پر سوار ہوا تھا اس نے ٹرک چلا دیا تھا اور اس طرح فوجی وہیں رہ گئے تھے۔ اس طرح وہ اپنے ساتھیوں کو فوجیوں کے نرغے سے نکال لانے میں کامیاب رہا تھا۔

عمران کی ہدایت سن کر اس نے ٹرک کا رخ بدل لیا تھا اور اب ٹرک کیمپ کی طرف دوڑ رہا تھا۔ عقبی حصے میں اس کے ساتھی بیٹھے تھے۔ عمران نے دور سے کیمپ کی

روشنیاں دیکھیں تو صفدر کو ٹرک بائیں جانب موڑنے کی ہدایت کی۔ اس جانب ٹیلوں کے علاوہ کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی نظر آ رہے تھے۔ عمران کو امید تھی کہ فوجی ان کے فرار کی اطلاع کیمپ والوں کو دے چکے ہوں گے اور جلد ہی وسیع پیمانے پر کیمپ سے ان کی تلاش میں گاڑیاں نکل پڑیں گی۔ وہ ان سے ٹکراؤ نہیں چاہتا تھا۔ یہ ٹرک ان کے لئے چوہے دان ثابت ہو سکتا تھا اور وہ اس سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ کیمپ کی روشنیاں تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر نظر آ رہی تھیں۔

اچانک ہوا کے دوش پر انہیں سائرن کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران سمجھ گیا کہ کیمپ والوں کو ان کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے خطرے کے سائرن بجائے جا رہے تھے۔ مگر چند لمحوں بعد ہی سائرن خاموش ہو گئے اتنے میں ٹرک درختوں کے ایک ایسے جھنڈ کے پاس پہنچ گیا جو تقریباً بیس پچیس مربع گز کے رقبے میں پھیلا ہوا تھا۔ صفدر نے شروع سے ہی ٹرک کی روشنیاں بجھائی ہوئی تھیں اور عمران کو امید تھی کہ فوجی ان کی اس طرف موجودگی سے جلد باخبر نہ ہو سکیں گے۔ اس نے صفدر کو رکنے کے لئے کہا اور صفدر نے درختوں کے اندر آ کر ٹرک روک دیا۔

[illegible] اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ٹرک سے اتر آیا۔ صفدر [illegible]
انجن بند کر کے نیچے آ گیا۔ وہاں زیادہ تاریکی نہ تھی اور وہ [illegible]
تین گز تک بخوبی دیکھ سکتے تھے۔

"تم نے بڑی ہوشیاری دکھائی ہے صفدر ـــــ" تنو[illegible]
نے صفدر سے کہا

"لیکن اب تمہیں بھی دکھانی ہو گی ـــــ" عمران نے
جلدی سے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ!" تنویر نے تاریکی میں اسے گھورا۔

"اب تک ہم لوگوں نے صرف مزاحمتی سفر کیا ہے
برخوردار ـــــ مگر اب وقت عمل آ پہنچا ہے ـــــ"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"ہمیں کیا کرنا ہے ـــــ؟" تنویر نے پوچھا۔

"تم خطرے کے سائرن سن ہی چکے ہو۔ کیمپ والوں
کو ہمارے ادھر آنے کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ ہمار[illegible]
استقبال کے لئے تیار ہو چکے ہوں گے۔ ایسے میں کیمپ
میں داخل ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ لہٰذا تمہیں رضاکارانہ طور
پر خود کو گرفتاری کے لئے پیش کرنا ہو گا ـــــ سلیمان
تمہارے ساتھ جائے گا۔ سلیمان تم سن رہے ہو میری بات"

"میں بہرہ نہیں ہوں صاحب ـــــ" سلیمان بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ بالکل بے فکر رہیں ـ میں تنویر صاحب کو گرفتار
[illegible]نے کے بعد فوراً واپس آ کر آپ کو رپورٹ دوں گا ـــــ"

"واپس آ کر کیا کرو گے ـــــ؟" عمران نے اسے گھورا۔

"رپورٹ دوں گا جناب ـــــ" سلیمان نے کہا: "اگر
[illegible]یر صاحب کو وہ گرفتار کر کے لے گئے تو رپورٹ دینے
[illegible] لئے میرا واپس آنا ضروری ہے اور اگر انہوں نے ا سے
[illegible]لی مار کر ہلاک کر دیا تو اس کا کفن لینے کے لئے بھی واپس
[illegible]نا پڑے گا ـــــ"

"بکواس مت کرو سلیمان ـــــ" تنویر غصیلے لہجے میں بولا

"باورچی کے بچے ـــــ تم تنویر کے ساتھ ہی جیو گے ساتھ
[illegible]ی مرو گے ـــــ" عمران نے سخت لہجے میں کہا: "گرفتاری
کے بعد تم انہیں ہمارے متعلق یہی بتانا کہ ہم خوفزدہ ہو
کر واپس پہاڑیوں کی طرف بھاگ گئے تھے ـــــ سمجھے ـــــ"

"سمجھ گیا صاحب ـــــ مگر ہماری گرفتاری کے بعد آپ
کیا کریں گے ـــــ" سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا فاتحہ پڑھوں گا اور قل خوانی کرا دوں گا ـــــ"
عمران نے غصے سے کہا اور دوسرے ممبر بے ساختہ مسکرانے لگے

"اچھا ـــــ پھر ہمیں اجازت دیجئے ـــــ" سلیمان
نے کہا: "البتہ ایک وعدہ ضرور کیجئے کہ آپ مس جولیا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ـیرے مزار پر مزدور آئیں گے اور اپنے بچوں کو بھی سـ
لائیں گے ——"

" بکو مت —— یہ مذاق کا وقت نہیں ہے ——

عمران نے اسے ڈانٹا جبکہ جولیا غضبناک نگاہوں سـ
سلیمان کو گھورنے لگی تھی۔

عمران تنویر کو ہدایات دینے لگا۔ چند لمحوں بعد تنویر اور
سلیمان ٹرک میں سوار ہوئے اور تنویر انجن اسٹارٹ کر
ٹرک بیک کرنے لگا۔ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر اس
نے ٹرک موڑا اور اس جانب دوڑنے لگا جدھر سے
آئے تھے۔ کچھ دور جا کر اس نے ٹرک کا رُخ کیمپ
طرف کیا اور ہیڈ لائٹس روشن کر کے رفتار میں اضافہ کر
لگا۔ سلیمان قریب بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

چند منٹ بعد وہ کیمپ کے قریب پہنچ گئے۔ راستے
میں انہیں کوئی گاڑی یا محافظ نہیں ملا تھا لیکن کیمپ کے
قریب پہنچتے ہی سامنے سے ایک فوجی جیپ اور ایک
ٹرک آتے دکھائی دیئے۔ تنویر نے رفتار کم کر دی۔ چند لمحو
بعد دونوں گاڑیاں قریب آپہنچیں۔ آگے جیپ تھی۔ جیپ
سے انہیں رکنے کا اشارہ کیا گیا اور تنویر نے ٹرک روک
روشنیاں بجھا دیں۔ جیپ ان کے پہلو میں آ رکی۔ جبکہ ٹرک

ـنے رک گیا اور دونوں گاڑیوں سے مسلح فوجی اتر کر ان کے
پھیلنے لگے۔ ان کی تعداد اٹھارہ بیس کے قریب تھی اور
ـں نے تنویر کے ٹرک کی جانب گنیں تان لی تھیں۔
ـا سربراہ ایک میجر تھا۔ میجر نے تنویر اور سلیمان کو اترنے
ـم دیا اور وہ دونوں خاموشی سے نیچے آ گئے۔ سامنے
ـے ٹرک کی ہیڈ لائٹس کی روشنی ان پر پڑ رہی تھی۔

ہاتھ بلند کر لو ——" میجر نے حکم دیا۔

تنویر اور سلیمان نے ہاتھ بلند کر لیے۔ میجر نے ٹرک کے
ـ جا کر عقبی حصے میں جھانکا۔ پھر پلٹ کر ان کے قریب آ گیا۔

تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں ——" میجر نے
ـیں گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

اس کی بات سن کر سلیمان نے تنویر کی طرف دیکھ کر

" بتا دوں ——؟"

نہیں ——" تنویر غرایا۔ " یہ دشمن ہیں ——

بکو مت ——" میجر دھاڑا۔ پھر سلیمان سے بولا

ہاں —— تم بتاؤ ——"

کیا انعام دو گے ——" سلیمان نے پوچھا۔

تم سے رعایت کی جائے گی ——" میجر قدرے نرم
ـے میں بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم نے اس طرف پہاڑیاں دیکھی ہیں ——؟"
عقب کی جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا
"ہاں ——" میجر چونک کر بولا "کیا ہے ان پہاڑیوں
میں ——؟"
"مگر میں نے نہیں دیکھیں —— کیونکہ ہم جنگل کی طرف
سے آرہے ہیں ——" سلیمان بولا
"مجھے معلوم ہے —— پھر ——؟" میجر نے سر ہلاتے ہوئے
"جب تمہیں معلوم ہے تو پھر میرے بتانے کا کیا فائدہ ——"
سلیمان منہ بنا کر بولا۔
"بکومت —— شرافت سے بتا دو تمہارے ساتھی
کہاں ہیں ——؟" میجر نے غصیلے لہجے میں کہا
"ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے
ساتھی جنگل میں ہیں ——؟"
"اوہ —— تو کیا وہ جنگل میں ہیں ——" میجر چونکتا
ہوا بولا
"اور کیا میری جیبوں میں ہیں ——؟" سلیمان نے
غصے سے کہا
"مگر وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئے ——؟" میجر نے پوچھا
"وہ بزدل تھے۔ گرفتاری کے خوف سے جنگل کی طرف

گئے ہیں ——" سلیمان نے بتایا
کیوں —— تم کیوں نہیں بھاگے ——؟" میجر نے
لہجے میں کہا
میرے پاؤں میں تکلیف تھی اور میں بھاگنے سے معذور
——" سلیمان بولا "میں نے سوچا کہ آپ لوگوں سے
کچھ گپ شپ کروں گا اور گھنٹے دو گھنٹے آرام کرنے کے
بھاگوں گا۔ اگر تمہیں اعتراض ہے تو پھر ہم ابھی بھاگ
تے ہیں ——"
نہیں —— اب تم کہیں نہیں جا سکتے ——" میجر
سخت لہجے میں کہا "تم ہمارے ساتھ چلو گے ——"
کہاں ——؟" سلیمان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ تنویر
وش کھڑا تھا۔
کیمپ میں —— وہاں تم سے ایسی گپ شپ کی
ئے گی کہ تمہاری آئندہ نسلیں بھی یاد رکھیں گی ——"
کیوں مذاق کر رہے ہو بھائی ——" سلیمان نے مسکرا
کہا "میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔ آئندہ نسلیں
ں سے آجائیں گی ——"
بے فکر رہو —— تمہاری شادی بھی کرا دی جائے گی ——"
طنزیہ لہجے میں بولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر واپس جاتے قدموں کی آہٹیں سنائی دینے لگیں
آہستہ آہستہ معدوم ہوتی چلی گئیں۔ نوازش اور تمث
نے اطمینان کا سانس لیا۔ پرمود تمثیلہ کی طرف متوجہ ہو
"تمہیں یہاں کوئی تکلیف تو نہیں دی گئی ——" ا
نے پوچھا اور جیب سے رومال نکال کر اس کے شا
کے زخم پر باندھنے لگا۔

"نہیں —— تکلیف تو میں نے ان لوگوں کو دی ہے
تمثیلہ نے مسکرا کر کہا

پھر مختصراً تیزی سے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعا
بیان کر دیئے۔ پرمود کچھ نہ بولا۔ وہ اس کی صلاحیتوں
بخوبی آگاہ تھا۔ البتہ نوازش اس کی جدوجہد کی داستان
پر حیران تھا۔

باہر سکوت چھا گیا تھا۔ پرمود نے نوازش سے پانی لا
کو کہا۔ وہ ملحقہ باتھ روم سے پانی لے آیا۔ پرمود نے بے
کرنل کے چہرے پر پانی کے چھینٹے دیئے اور کچھ پانی اس
کے منہ میں ڈالا۔ چند لمحوں بعد ہی کرنل کو ہوش آگیا۔ کمر
کی سچویشن میں کوئی تبدیلی نہ پا کر وہ چونکا تھا۔ پرمود اس
کے سامنے تھا جبکہ تمثیلہ عقب میں کھڑی تھی۔

"اوہ —— تم ابھی تک زندہ ہو ——؟" اس نے

ت سے پوچھا۔ مخاطب پرمود سے ہی تھا۔
ہاں کرنل ——" پرمود نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "تمہارے
ت آئے تھے مگر میرے حکم پر واپس چلے گئے ——"
پرمود —— تم زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکو گے ——"
نل نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"اس یار تو تم ناکام ہی رہو گے ——" کرنل بولا۔ "اور
ے توقع بھی ہے تم اسرائیل سے زندہ واپس جانے میں بھی
م رہو گے ——"

"بکومت ——" پرمود غرایا۔ "اگر تم زندہ رہنا چاہتے
و تو فوراً بتا دو کہ پاکستانی وزراء کہاں قید ہیں —— جلدی
لو ——"

"مجھے یقین نہیں کہ تم پتا معلوم کرنے کے بعد مجھے زندہ
وڑ دو گے ——" کرنل نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"مت یقین کرو ——" پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا
"میرے سوال کا جواب دو ——"

"پہلے تم قسم کھاؤ کہ مجھے ہلاک نہیں کرو گے۔ تمثیلہ کے
ر کی قسم کھاؤ ——" کرنل نے اصرار کیا۔

پرمود نے ایک لمحہ کے لئے تمثیلہ کی طرف دیکھا اور
ثیلہ نے اس کی طرف۔ اسی لمحے کرنل نے میز کے

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیچے ہاتھ لے جانے کی کوشش کی مگر پرمود غافل نہیں
اس نے فوراً ریوالور کا ٹریگر دبایا اور بے آواز گولی کر
کے بازو میں گھس گئی۔ کرنل کے منہ سے ہلکی سی کربناک چ
خارج ہوئی اور اس نے دوسرے ہاتھ سے زخمی بازو کو
تھام لیا۔

" اب تم نے سائرن کے سوئچ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو
دوسرا بازو بھی بیکار کر ڈالوں گا ——" پرمود غرایا

کرنل اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ پرمود نے
ایک دو لمحوں بعد دوبارہ کہا

" میں تمثیلہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔
اب تم بتاؤ ——!"

کرنل کے چہرے پر اذیت کے آثار واضح تھے۔ بازو کے
زخم سے بہنے والا خون اس کا لباس تر کر رہا تھا۔

" وہ اس عمارت میں نہیں ہیں ——" اس نے آہستہ سے کہا

" پھر —— کس عمارت میں ہیں ——؟" پرمود نے پوچھا

" کیمپ ورکشاپ میں ——" کرنل بولا

" اوہ —— ورکشاپ میں ——" پرمود چونکا۔

" ہاں —— آرمی کی موٹر ورکشاپ میں ——" کرنل
نے وضاحت کی۔

" میں نے ورکشاپ دیکھی ہے ——!" تمثیلہ جلدی سے
بولی۔ " میرا خیال ہے وہ وہاں نہیں ہیں ——"

" کرنل —— سچ بتاؤ ورنہ میں اپنی قسم توڑ ڈالوں گا ——"
پرمود غرایا

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ وہ ورکشاپ کے تہہ خانے
میں قید ہیں ——" کرنل گھبرا کر بولا

پرمود نے سوالیہ انداز میں تمثیلہ کی طرف دیکھا۔ وہ سر ہلا کر بولی

" ہو سکتا ہے۔ تہہ خانے کا مجھے علم نہیں ہے ——"

پرمود نے پرخیال انداز میں سر ہلایا۔ پھر تمثیلہ کو مخصوص
اشارہ کرتا ہوا بولا۔

" کرنل —— فی الحال میں تمہیں بے ہوش کر کے ساتھ لے
جا رہا ہوں۔ اگر تمہارا بیان غلط نکلا تو تمہیں ختم کر ڈالوں گا۔"

اس کے ساتھ ہی تمثیلہ نے عقب سے اسٹین گن کا دستہ
کرنل کے سر پر رسید کر دیا۔ کرنل کے حلق سے تیز کراہ خارج
ہوئی اور وہ ایک بار پھر بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

تنویر اور سلیمان فوجی ٹرک میں سپاہیوں کے نرغے میں بیٹھے تھے اور ٹرک کیمپ کی طرف دوڑ رہا تھا۔ میجر کی جیپ ٹرک کے آگے جا رہی تھی۔ تنویر نے سوچا اب عمران کو اپنی گرفتاری سے باخبر کر دینا چاہیئے۔ ان کے ہاتھ پشت کی جانب نائیلون کی مضبوط ڈوری سے بندھے ہوئے تھے تنویر نے کوشش کر کے کلائی پر بندھی ٹرانسمیٹر واچ کا ونڈر اٹھا باہر کھینچ لیا۔ سلیمان اس کی سامنے والی سیٹ پر بیٹھا اونگھنے میں مصروف تھا۔

"تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو ——" تنویر نے ٹرانسمیٹر آن

Aswad Raza
www.booksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے بعد دو تین لمحوں بعد قریب بیٹھے سپاہی سے پوچھا

"جہنم ——" سپاہی نے سخت لہجے میں کہا

"نہیں —— یہ جھوٹ بول رہا ہے ——" سلیمان یکدم آنکھیں کھول کر بولا "ان کے آفیسر نے کیمپ کا نام لیا تھا ——"

"ہاں —— مگر وہ کیمپ تم دونوں کے لئے جہنم سے کم نہ ہوگا ——" سپاہی نے کہا "میجر جب تک تمہارے بقیہ ساتھیوں کا تم سے پتا معلوم نہ کرے گا تمہیں اذیتناک سزائیں دیتا رہے گا ——"

"اوہ —— کیا اس کا نام میجر اذیتناک ہے ——" سلیمان نے حیرت سے کہا

"نہیں —— اس کا نام میجر شیٹ ہے ——" سپاہی نے کہا "پورے کیمپ میں اس سے بڑھ کر سخت آدمی کوئی نہیں ہے ——"

"کیا کیمپ کا انچارج بھی وہی ہے ——" تنویر نے پوچھا۔

"نہیں —— انچارج کرنل صاحب ہیں۔ مگر اب تم میرا دماغ مت چاٹو ——" سپاہی اکتا کر بولا۔

"زبان کو لگام دو مسٹر —— یہ آدمی ہے کتا نہیں کہ تمہارا دماغ چاٹے گا ——" سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور تنویر اسے گھورنے لگا مگر سلیمان نے سپاہی پر نظریں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمار کھی تھیں ___ وہ کہہ رہا تھا۔

" کیمپ میں پہنچنے دو۔ میں میجر خبیث سے تمہاری [شکایت] کروں گا کہ تم نے معزز مہمانوں کی توہین کی ہے ___ "

" مجھے غصہ مت دلاؤ ___ ورنہ دانت توڑ دوں گا ___ " سپاہی غرایا

" اچھا یار ___ نہیں دلاتا ___ اب تو خوش ہو ___ " سلیمان نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

اور اس سپاہی کے ساتھی بے ساختہ مسکرانے لگے

تنویر نے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔ کیمپ قریب آ گیا تھا۔ اسی لمحے کیمپ سے ایک ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی [دیا]

" کیا تمہارے کیمپ میں ہوائی اڈہ ہے ___ " سلیمان نے اپنے قریب بیٹھے سپاہی سے پوچھا

" چھوٹا سا ہیلی پیڈ ہے ___ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو ___ " سپاہی نے اسے گھورا۔

" میں چاہتا ہوں کہ واپسی کا سفر ہوائی جہاز میں کروں ___ " سلیمان نے معصومیت سے کہا

" کیمپ میں پہنچ کر تم واپسی کا نہیں آخرت کا سفر کرو گے ___ " سپاہی نے طنزیہ لہجے میں کہا

" آخرت ___ کیا یہ تمہارے آبائی شہر کا نام ہے ___ ؟"

سلیمان نے حیرت سے پوچھا

" بکو مت ___ میں مذاق پسند نہیں کرتا۔ خاموش بیٹھے رہو ___ " سپاہی نے اسے ڈانٹا

اور سلیمان نے سر جھکا لیا۔ چند لمحوں بعد ٹرک کیمپ میں داخل ہوا اور احاطے کے وسط میں بنے ہیلی پیڈ کے دائیں جانب رک گیا۔ جیپ اس کے آگے رکی ہوئی تھی۔ میجر خبیث جیپ سے اتر آیا۔

" انہیں اندر لے آؤ ___ میرے کمرے میں ___ " اس نے ٹرک کے عقب میں آ کر سپاہیوں سے کہا۔

اور خود عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان اور تنویر کو ٹرک سے اتارا گیا۔ پھر چند سپاہی ان دونوں کو گھیرے میں لے کر عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔ تنویر غور سے کیمپ کی اندرونی سچویشن دیکھ رہا تھا۔ عمارت میں داخل ہو کر وہ لوگ راہداری کے پہلے کمرے میں پہنچے جہاں میجر خبیث میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا تھا۔ دیوار کے ساتھ تین چار کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ اس کے اشارے پر تنویر اور سلیمان کو وہاں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔

" اب ذرا جلدی سے چائے منگوا لو ___ کل سے نہیں پی۔" سلیمان نے بے تکلفانہ لہجے میں میجر سے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"چلیئے ۔۔۔۔" میجر نے جبڑے بھینچے۔ "قیدیوں کو
چائے نہیں پلاتے ۔۔۔۔"

"تو کیا کھانا کھلاتے ہو ۔۔۔۔" سلیمان نے چونکتے ہو
کہا۔ "اچھا ۔۔۔۔ پھر کھانا ہی منگوالو۔ یقین کرو گذشتہ
ہفتے سے بھوکا ہوں ۔۔۔۔"

"بکومت ۔۔۔۔" میجر غرایا۔ "یہاں تمہیں کھانا نہیں
ملے گا ۔۔۔۔"

"رشتہ تو ملے گا ۔۔۔۔" سلیمان نے سر ہلا کر کہا۔ "ق
لے لو۔ ازل سے کنوارا اور محبت کا مارا ہوں ۔۔۔۔"

"حوالدار ۔۔۔۔ ان کے میک اپ صاف کر دو۔ یہ پاکستا
یا بدگارنوی جاسوس ہیں ۔۔۔۔" میجر نے ایک حوالدار سے
کہا۔ اور حوالدار کمرے سے باہر نکل گیا۔ سلیمان بولا

"ہم جاسوس نہیں ہیں ۔۔۔۔ جاسوس ہوتے تو جاسوسی
کرتے گرفتار نہ ہوتے ۔۔۔۔"

"پھر ۔۔۔۔ پھر تم کون ہو ۔۔۔۔" میجر اسے گھورتا ہوا بولا

"ایجنٹ زیرو بٹا زیرو ۔۔۔۔" سلیمان فخریہ لہجے میں بولا

"ایک ہی بات ہے ۔۔۔۔ تم اپنے بقیہ ساتھیوں کا
پتا بتاؤ ۔۔۔۔ وہ کہاں ہیں ۔۔۔۔" میجر نے غصے سے کہا

"یہ میں تمہارے کیمپ انچارج کو ہی بتا سکوں گا ۔۔۔۔"

یمان بولا۔ "مجھے اس کے پاس لے چلو ۔۔۔۔"

"وہ موجود نہیں ہے۔ چند منٹ پہلے کاپٹر میں کہیں گیا
ہے ۔۔۔۔" میجر نے کہا۔ "اس کی واپسی تک تم اس سے
قات کے قابل رہے تو ملاقات کرادی جائے گی ۔۔۔۔"

"میجر خبیث ۔۔۔۔ مجھے دھمکی مت دو ۔۔۔۔" سلیمان غرایا

"شٹ اپ ۔۔۔۔ میرا نام میجر شیث ہے ۔۔۔۔"
وہ دھاڑا۔

اسی لمحے حوالدار کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
یں بھیگا ہوا تولیہ تھا مگر چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں
ور وہ کافی بدحواس نظر آرہا تھا۔ اس کی بدحواسی پر میجر
کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واچ ٹرانسمیٹر پر تنویر اور سلیمان کی کسی فوجی سے
بات چیت سننے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر
درختوں کے جھنڈ سے نکلا اور کیمپ کی طرف بڑھنے لگا
چند لمحوں بعد کیمپ کی جانب سے ایک ہیلی کاپٹر آتا
دکھائی دیا۔ اس کا رخ انہی کی جانب تھا۔ عمران نے
تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ قریب میں کوئی ٹیلہ یا درخت
نہیں تھے۔ درختوں کا قریب ترین جھنڈ بھی پچاس ساٹھ
قدم سے کم فاصلے پر نہیں تھا۔ عمران کے اندازے کے
مطابق کاپٹر انہی کی تلاش میں آرہا تھا اور کاپٹر والوں کی

Asma Raza www.booksPK.com

نگاہوں سے بچنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔
کاپٹر لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جارہا تھا۔ عمران نے مجبوراً
اسے گرانے کا فیصلہ کیا اور ساتھیوں کو زمین پر لیٹنے کی
ہدایت کر کے خود بھی زمین پر لیٹ گیا۔ پھر اس نے اسٹین گن
کی نالی کاپٹر کی طرف کر لی۔ کاپٹر قریب آپہنچا اور ان
سے تقریباً پندرہ قدم کے فاصلے پر اترنے لگا۔ یقیناً کاپٹر
والوں نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ عمران نے جلدی سے کاپٹر
پر فائر کر دیا۔ کئی گولیاں کاپٹر کے نچلے حصے میں پیوست
ہو گئیں۔ دوبارہ فائر کرنے سے پہلے ہی عمران کے ذہن
میں بجلی کی سی تیزی سے ایک خیال آیا کہ کاپٹر پر قبضہ
کر کے وہ اس کے ذریعے باآسانی کیمپ میں پہنچ سکتے
ہیں۔ چنانچہ اس نے کاپٹر کی بجائے اس کے سواروں کو
ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

کاپٹر زمین پر اترا مگر اس سے کوئی شخص باہر نہ آیا۔
کاپٹر کے اندر تاریکی کے سبب یہ اندازہ لگانا دشوار تھا کہ
اس میں کتنے فوجی ہیں۔ وہ انتظار کر سکتے تھے مگر فائرنگ
کی آواز پر دوسرے محافظوں کا اس طرف متوجہ ہونا ناگزیر
تھا۔ اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے
کا اشارا کیا اور پھر سینے کے بل سانپ کی مانند زمین پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رینگتا ہوا کاپٹر کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے
ساتھی بیک وقت کاپٹر اور اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔
کاپٹر سے ابھی تک کوئی باہر نہ آیا تھا۔ کاپٹر کا انجن بند ہو
چکا تھا اور پروں کی گردش رک گئی تھی۔

عمران کاپٹر کے عقب سے ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا
اور پھر کاپٹر کے ساتھ ساتھ اگلے دروازے کی طرف بڑھنے
لگا۔ اب وہ اپنے ساتھیوں کی نگاہوں سے اوجھل تھا مگر وہ
خود کاپٹر کے نیچے سے انہیں دیکھ سکتا تھا۔ کاپٹر کا دروازہ
بند تھا۔ عمران دروازے کے پاس پہنچا اور آہستہ آہستہ
کھڑا ہو گیا۔ ٹھیک اسی لمحے کاپٹر کا دروازہ کھلا اور ایک
فوجی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔

عمران کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا
پشت کے بل زمین پر آ رہا۔ فوجی اس کے اوپر گرا تھا۔ عمران
نے تیزی سے کروٹ لی اور فوجی دائیں جانب لڑھک گیا۔
عمران نے تیزی سے اس کے چہرے پر مکا رسید کیا مگر فوجی
کروٹ بدل گیا۔ عمران کا ہاتھ زمین سے ٹکرایا۔ پھر وہ اٹھنا
ہی چاہتا تھا کہ فوجی نے سنبھل کر اس کی کنپٹی پر گھونسا رسید
کر دیا۔ عمران اٹھتے اٹھتے گر گیا اور اس کا ذہن تاریکیوں میں
ڈوبتا چلا گیا۔ فوجی کھڑا ہو گیا۔ اس نے عمران کو دونوں ہاتھوں

اٹھا کر کاپٹر کے دروازے سے اندر ڈالا۔ پھر خود بھی کاپٹر
میں سوار ہو گیا۔ دوسری جانب کی ایک کھڑکی کے پاس آ کر
اس نے کھڑکی کھولی اور کچھ فاصلے پر زمین پر لیٹے انسانی
جسموں کی طرف دیکھ کر دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

"تمہارا ساتھی ہماری گرفت میں ہے اور بے ہوش ہو چکا ہے۔"
اس کی آواز سن کر عمران کے ساتھی پریشان ہو گئے۔ یقیناً
ہیلی کاپٹر سے بولنے والا درست کہہ رہا تھا۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ وہ زندہ رہے تو کاپٹر پر دوبارہ فائرنگ
مت کرنا۔ ورنہ ہم اسے ہلاک کر دیں گے ___" کاپٹر سے
دوبارہ کہا گیا۔ "تم سب اسی پوزیشن میں اس وقت تک
پڑے رہو جب تک ہم پرواز نہیں کر جاتے ___"

عمران کے ساتھی خاموش تھے۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا
کہ کیا کریں۔ ان کے اندازے کے مطابق کاپٹر میں ایک دو
ہی افراد تھے۔ اگر زیادہ ہوتے تو انہیں گرفتار کرنے کی کوشش
کرتے۔ صفدر، کیپٹن بابر اور جولیا ساتھ ساتھ زمین پر پیٹ
کے بل لیٹے تھے اور ان کی گنوں اور ریوالوروں کا رخ کاپٹر کی
طرف تھا۔ چوہان ان کے عقب میں پڑا تھا۔

"کیا کیا جائے کیپٹن ___" صفدر نے آہستہ سے کیپٹن
شکیل سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے تیزی سے سرگوشی کی۔ "کم از کم اتنی دور کہ فائرنگ ... صورت میں گولیاں ہم تک نہ پہنچ سکیں ــــ جلدی کرو ..."

صفدر کی تجویز معقول تھی۔ وہ زمین پر لیٹے لیٹے پیچھے کھسکتے گئے۔ کیمپ کی طرف سے آنے والی گاڑی کا ہیولہ قریب آتا جا رہا تھا اور وہ کاپٹر سے دور ہٹتے جا رہے تھے جب تک وہ گاڑی کاپٹر کے پاس پہنچتی وہ کاپٹر سے تقریباً ساٹھ قدم دور پہنچ چکے تھے۔ فوجی گاڑی جیپ معلوم ہوتی تھی۔ وہ کاپٹر کے قریب آ رکی اور اس میں سے ایک انسانی سایہ اتر کر کاپٹر کے دروازے کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ دو... کاپٹر میں سوار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کاپٹر میں ہلکی ... روشنی پھیل گئی۔ مگر یہ روشنی کاپٹر کا اندرونی ماحول دیکھنے کے لئے ناکافی تھی۔ جیپ کا انجن بند تھا اور اس میں سے مزید کوئی فوجی باہر نہ آیا تھا۔

"میرا خیال ہے جیپ میں ایک ہی آدمی تھا۔ جو اب کاپٹر میں ہے ــــ" صفدر آہستہ سے بولا

"اوہ ــــ پھر تو ہم نے اتنی دور آ کر غلطی کی ہے ــــ" کیپٹن بابر نے جلدی سے کہا

اسی لمحے کاپٹر اسٹارٹ ہو گیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی مضطرب ہو گئے۔

"اوہ ــــ وہ تو جا رہے ہیں ــــ" جولیا بے چینی ...

"جلدی چلو ــــ انہیں روکنا چاہئے ــــ" صفدر نے ... اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

اسی لمحے کاپٹر زمین سے فضا میں بلند ہونے لگا۔ صفدر اور اس کے ساتھی تیزی سے کاپٹر کی طرف دوڑ پڑے۔

"فائرنگ کرو ــــ" چوہان نے دوڑتے دوڑتے کہا

"نہیں ــــ" صفدر تیزی سے بولا "ہیلی کاپٹر گرا تو عمران صاحب بھی نہیں بچیں گے ــــ"

پھر ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر بائیں جانب اڑتا چلا گیا۔ وہ جیپ کے پاس جا پہنچے۔ جیپ خالی ہی تھی۔ صفدر نے ایک لمحہ کے لئے سوچا پھر تیزی سے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا

"جلدی بیٹھو ــــ ہم اس کے تعاقب میں جائیں گے۔ ... اس کی رفتار زیادہ نہیں ہے ــــ"

چوہان، جولیا اور کیپٹن بابر تیزی سے جیپ میں بیٹھے اور صفدر نے انجن اسٹارٹ کر کے جیپ کا رخ کاپٹر کی سمت کر دیا۔ پھر وہ جیپ کی رفتار میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ کرتا چلا گیا۔

میجر نے بدستور اس حوالدار کی طرف غور سے دیکھا۔ "کیا بات ہے حوالدار ـــــ تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو ـــــ؟"

"سر ـــ غضب ہو گیا۔ ساتھ والے کمرے میں ہمارے چند ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہیں ـــــ" حوالدار بولا

"کیا ـــ" میجر اچھل کر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"م ـــــ میرا مطلب ہے میجر سولارز ہلاک ہوئے پڑے ہیں۔ جبکہ ان کے ماتحت کیپٹن صاحب اور چار سپاہی بے ہوش پڑے ہیں"

"تم ان کا خیال رکھو۔ ان کے چہرے صاف کرو۔ میں انہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھتا ہوں ـــــ" میجر نے تیزی سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ حوالدار پانی میں بھیگا ہوا تولیہ لئے سلیمان کی طرف بڑھا۔

"ٹھہرو حوالدار ـــــ" سلیمان تیزی سے بولا

"کیا بات ہے ـــــ" حوالدار اس کے سامنے رکتا ہوا سختی سے بولا۔

"اس تولیہ میں کیا ہے ـــــ" سلیمان نے پوچھا

"کچھ نہیں ـــ صرف پانی میں بھیگا ہوا ہے ـــ" حوالدار نے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔

"پانی ـــــ" سلیمان حیرت سے چیخا "مجھے تو اس میں سے پٹرول کی بو آ رہی ہے ـــــ"

"نہیں ـــــ میں نے اسے پانی میں بھگویا ہے ـــ" حوالدار خشک لہجے میں بولا

"جھوٹ ـــــ" سلیمان غصے سے بولا "میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس میں پٹرول ہے۔ ذرا میرے ساتھی کو سونگھانا"

"تم خود ہی سونگھ لو ـــــ" حوالدار آگے بڑھتا ہوا بولا۔

پھر اس نے تولیہ سلیمان کے چہرے کی طرف بڑھا دیا۔ سلیمان نہیں چاہتا تھا کہ اس کا میک اپ خراب ہو اور وہ اس کی اصل شکل دیکھ سکیں۔ عمران کی بھی سختی سے ہدایت

Aswad Raza

تھی کہ وہ اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دیں۔ چنانچہ جیسے ہی حوالدار نے تولیہ سلیمان کے چہرے سے لگانا چاہا۔ سلیمان نے یکدم پاؤں اٹھا کر اس کے پیٹ میں لات رسید کر دی۔ نتیجے میں حوالدار کے ہاتھ سے تولیہ گر گیا اور وہ درد کی شدت سے ڈکراتا ہوا پشت کے بل جا گرا۔

سلیمان کی اس حرکت پر ایک گن بردار نے فوراً بڑھ کر سلیمان کی کنپٹی پر گن کی نالی رکھ دی۔

"اب تم نے کوئی ایسی حرکت کی تو مارے جاؤ گے ـــــ" وہ غرایا

تنویر خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھا۔ وہ اپنے کفوں میں پوشیدہ تیز دھار بلیڈ سے ہاتھوں کی بندشیں کاٹ رہا تھا۔ حوالدار فرش پر بیٹھا پیٹ دبائے کراہتا ہوا خونخوار نگاہوں سے سلیمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ کھڑا ہو گیا۔

"میں تمہارے دانت توڑ ڈالوں گا سوّر کے بچے ـــــ" وہ غرایا

"پھر میں کھانا کیسے کھاؤں گا ـــــ" سلیمان غصے سے بولا۔ "غلطی تمہاری ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا پٹرول کی بُو سے مَیں الرجک ہوں ـــــ"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ابھی تمہاری الرجی دور کرتا ہوں خبیث کے بچے ـــــ" حوالدار آگے بڑھتا ہوا دھاڑا۔

اسی لمحے میجر شیٹ اندر داخل ہوا اور حوالدار رک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے ـــــ" میجر نے حوالدار کو غصے میں دیکھ کر پوچھا

"سر ـــــ اس نے میرے پیٹ میں لات رسید کر دی تھی ـــــ" حوالدار بولا

"کیوں ـــــ" میجر نے سلیمان کو گھورا

"بس اچانک ہی چل گئی تھی کمبخت ـــــ" سلیمان بولا

پھر اس نے حوالدار سے کہا

"چلو یار ـــــ غصہ تھوک دو میجر کے منہ پر اور میرا چہرہ تولیے سے صاف کر دو ـــــ"

اس کی بات پر حوالدار کے ساتھی حیران ہوئے۔ حوالدار کو بھی حیرت ہوئی۔ اس نے جھک کر فرش سے تولیہ اٹھایا۔

"ٹھہرو ـــــ" میجر بولا۔ "تم جا کر میجر سولارز کی لاش باہر پہنچاؤ اور بے ہوش آدمیوں کو ہوش میں لاؤ۔ ان سے پتا چلے گا کہ میجر کو کس نے ہلاک کیا تھا ـــــ"

حوالدار نے تولیہ میز کے کنارے پر رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے پر میجر شیٹ نے تولیہ اٹھایا

اور سلیمان کی طرف بڑھا۔

"پہلے میرے ساتھی کا چہرہ صاف کرو۔ وہ مجھ سے زیادہ حسین و جمیل ہے ____" سلیمان جلدی سے بولا

"تمہیں کیا ہے ____؟" میجر نے غصے سے پوچھا

"دراصل ہم دونوں میں یہ طے ہے کہ جو چیز بھی ملے گی پہلے وہ استعمال کرے گا۔ کوئی کام ہوا تو پہلے وہ کرے گا ____" سلیمان نے کہا "کھانا ملا تو پہلے وہ کھائے گا۔ گولی چلی تو پہلے وہ گولی کھائے گا۔ لڑکی ملی تو پہلا حق اس کا ہوگا موت آئی تو پہلے وہ مرے گا ____"

میجر نے عجیب سی نگاہوں سے اُسے گھورا "جانے تم کس قماش کے آدمی ہو۔ تمہاری نسبت تمہارا ساتھی کافی شریف لگتا ہے ____"

"جی ہاں ____ وہ بہت شریف، ابن شریف بلکہ بابرا شریف ہے۔ اس کی شرافت کے تو اشتہار چھپتے ہیں ____" سلیمان نے طنزیہ لہجے میں کہا "پوری دنیا میں اس کی شرافت کا ڈھنڈورا پیٹا اور طبلہ بجایا جاتا ہے ____"

تنویر غصیلی نگاہوں سے سلیمان کو گھورنے لگا۔ سلیمان نے اس کی طرف دیکھا اور گھبرا کر بولا۔

"میجر خبیث ____ میں تو اپنے ساتھی کی شرافت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قسمیں کھایا کرتا ہوں ____"

میجر نے سر جھٹکا اور تنویر کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے جونہی تنویر کا چہرہ تولیہ سے صاف کرنا چاہا تنویر نے یکدم دونوں ہاتھ سامنے کرتے ہوئے اسے گردن سے پکڑا اور اٹھتے ہوئے اسے گھما کر اپنے سامنے کر لیا۔ میجر کے ہاتھ سے تولیہ گر گیا اور وہ اپنی گردن چھڑانے کی جدوجہد کرنے لگا۔ سپاہیوں نے اسٹین گنوں کا رخ تنویر کی طرف کر دیا مگر درمیان میں میجر تھا۔ تنویر نے یکدم ایک بازو میجر کی گردن کے گرد لپیٹتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے ایک بازو کی کلائی پکڑی اور جھٹکے سے اس کا بازو موڑ کر پشت سے لگا دیا۔ اب میجر مکمل طور پر بے بس تھا۔

"میجر ____ سپاہیوں سے کہو گنیں پھینک دیں ورنہ میں تمہاری گردن توڑ ڈالوں گا ____" تنویر غرایا

ساتھ ہی اس نے میجر کی گردن پر بازو کا دباؤ بڑھا دیا اور میجر کا سانس اٹکنے لگا۔

"پھینک ____ پھینک دو ____" وہ پھنسی پھنسی آواز میں بولا۔

اور سپاہیوں نے اسٹین گنیں فرش پر ڈال دیں۔ تنویر میجر کو کھینچتا ہوا الٹے قدموں اس کی کرسی کے پاس لے گیا۔

"میرے ساتھی کے ہاتھ کھولو ـــــ ہری اپ ـــــ"
اس نے ایک سپاہی سے تحکمانہ لہجے میں کہا
سپاہی آگے بڑھا اور سلیمان کی پشت پر آکر اس
کے ہاتھوں کی بندشیں کھولنے لگا۔ اس کے ہاتھ آزاد ہو
ہی تنویر نے میجر کا بازو چھوڑتے ہوئے اس کے ہولسٹر
ریوالور نکالا اور اس کی کنپٹی سے ریوالور کی نالی لگاتے ہو
اس کی گردن سے بازو ہٹا لیا۔

"ہاتھ بلند کر لو ـــــ" تنویر نے میجر کو حکم دیا۔ پھر سپاہیو
سے بولا۔ "تم بھی ہاتھ بلند کر لو ـــــ"

میجر اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھ بلند کر لیے۔ تنویر
میجر کی کنپٹی سے ریوالور ہٹا کر اس کی پشت سے لگا دیا
سلیمان اطمینان سے کرسی پر بیٹھا اپنی کلائیاں سہلا رہا تھا

"احمق آدمی۔ گن اٹھا کر انہیں کور کر لو ـــــ" تنویر
غصیلے لہجے میں اس سے کہا

سلیمان چونکا۔ پھر جلدی سے اٹھا اور ایک سپاہ
کی گن فرش سے اٹھا کر میز کے پاس آگیا۔ اس نے گن
سپاہیوں کی طرف سیدھی کر لی۔ سپاہی خوفزدہ نظر آرہے
تھے۔ تنویر نے یکدم ریوالور کا دستہ میجر کے سر پر رسید کر دیا
وہ کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور فرش پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

س نے آگے بڑھ کر باری باری سپاہیوں کے
کے دستے سے بجائے اور وہ بھی بے ہوش ہو گئے۔ اس
نے دروازے کے پاس آکر باہر جھانکا۔ پھر دروازہ بند کر کے
بولٹ چڑھایا اور سلیمان سے بولا۔

"ہوشیار رہنا ــ میں عمران سے بات کروں ـــــ"
یہ کہہ کر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور عمران کو کال
کرنے لگا۔ کئی لمحے گزر گئے مگر عمران سے رابطہ قائم نہ ہوا۔
تب اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر کی فریکوئنسی سیٹ کی
اور اسے کال کرنے لگا۔

"ہیلو صفدر ـــــ تنویر کالنگ ـــــ اوور ـــــ"
اس کی آواز زیادہ بلند نہ تھی۔ ایک، دو لمحوں بعد رابطہ قائم
ہو گیا۔

"یس تنویر ـــــ صفدر اٹینڈنگ ـــــ اوور ـــــ"
صفدر کی آواز ٹرانسمیٹر واچ سے خارج ہوئی۔

تنویر وقت ضائع کیے بغیر صفدر کو اپنی پوزیشن سے آگاہ
کرنے لگا۔ اس کی بات سننے کے بعد صفدر نے جواباً اسے
عمران کے اغوا کا واقعہ سنایا تو تنویر کے ساتھ سلیمان
بھی پریشان ہوتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ہیلی کاپٹر میں پایا۔ وہ کاپٹر کے فرش پر دراز تھا اور یہ کاپٹر کا عقبی حصہ تھا۔ باہر روشنی تھی۔ اس روشنی سے ہی اسے گذشتہ واقعات یاد آتے چلے گئے۔ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ اسی لمحے کاپٹر کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس نے تیزی سے سامنے دیکھا۔ کاپٹر میں کوئی فرد موجود نہ تھا۔ پھر باہر جھانکنے پر وہ چونک پڑا۔ کاپٹر ایک وسیع و عریض عمارت کی چھت پر کھڑا تھا اور اس کے فرنٹ کی جانب تین فوجی پشت کئے چل رہے تھے۔ ایک کے سر پر پائلٹوں والا ماسک نظر آ رہا

تھا جبکہ دوسرے فوجی کی وردی اور کندھے کے سٹار سے کوئی بڑا آفیسر ظاہر کر رہے تھے۔ ان کا رخ وہاں سے چند قدم آگے چھت سے نیچے جانے والے زینوں کی طرف تھا۔

کاپٹر کے قریب ایک فوجی محافظ مستعد کھڑا تھا۔ یہاں سے چھت کے نیچے کا منظر نظر نہیں آ رہا تھا البتہ عمارت کے احاطے کی خاردار تاروں کی باڑ دکھائی دے رہی تھی۔ جس میں لگے پولوں پر تیز روشنیاں جل رہی تھی۔ اس احاطے کا گیٹ اسی جانب تھا جس طرف کاپٹر کا محافظ منہ کئے کھڑا تھا۔ گیٹ پر چند فوجی پہرہ دے رہے تھے جبکہ باڑ کے پولوں کے پاس بھی ایک فوجی ٹہل رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اس وقت کیمپ میں ہے۔ نجانے کاپٹر والے اسے کاپٹر میں ہی کیوں چھوڑ گئے تھے۔ آفیسر پائلٹ اور تیسرا فوجی زینوں کے پاس پہنچے اور زینے اترتے ہوئے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

عمران نے سوچا باہر نکلنے سے پہلے اپنے ساتھیوں کی خیریت دریافت کر لی جائے۔ کاپٹر کا پہرہ دار کاپٹر سے کم از کم دس قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ عمران کو اندازہ تھا کہ اس کی آواز محافظ تک نہیں پہنچ سکے گی۔ چنانچہ اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور صفدر کو کال کرنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" ہیلو صفدر ـــــ عمران کالنگ ـــــ اوور ـــــ
اس کی آواز زیادہ بلند نہ تھی ۔

" یس عمران صاحب ـــــ صفدر اٹینڈنگ ـــــ آ
آ گئے ہوش میں ـــــ" چند لمحوں بعد صفدر کی آواز ٹرانس
سے خارج ہوئی ۔

" سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا ہوا ـــــ" عمرا
چونکتا ہوا بولا ۔

" اس کا مطلب ہے آپ مزے میں ہیں ـــــ" صفدر
" نہیں یار ـــــ بقول کنفیوشش ۔ مزے تے ماہیا ہ
آن گئے ـــــ" عمران پنجابی میں گنگنایا " مگر کیا تم میر
مزے لوٹنا چاہتے ہو ـــــ یا مجھے میری بے ہوشی کے بع
کے واقعات بتانا چاہتے ہو ـــــ"

" آپ کو معلوم ہے کہ ہم اس وقت کہاں ہیں ـــــ
صفدر نے پوچھا ۔

" ہاں ـــــ تم لوگ میرے دل میں ہو ۔ آنکھوں میں سمائے
رہتے ہو مگر تنہا نہیں جولیا کے ساتھ ـــــ" عمران نے
احمقانہ لہجے میں کہا

" یقیناً آپ آزاد ہیں جو اس طرح چہک رہے ہو ۔ جبکہ ہمیں
آپ کی فکر کھائے جا رہی تھی ـــــ" صفدر نے ناگوا

لہجے میں کہا

" ایسا ہی سمجھو ۔ مگر کیا تم لوگ اب تک وہیں ہو ـــــ"
عمران نے پوچھا

" نہیں ـــــ وہاں سے آٹھ دس کلومیٹر دور آ چکے ہیں ـــــ"
صفدر نے بتایا ۔

" اوہ ـــــ واقعی ـــــ" عمران چونکا " مگر وہاں سے
کیمپ کا فاصلہ تو ایک کلو میٹر سے بھی کم تھا ـــــ"

" آپ کو معلوم ہے کہ آپ اس وقت کہاں ہیں ـــــ"
صفدر نے پوچھا ۔

" ہاں ـــــ مرکزی کیمپ میں ـــــ" عمران بولا ۔ " کیوں ـــــ"

" نہیں ـــــ آپ مرکزی کیمپ کی بجائے آرمی ورکشاپ
میں لائے گئے ہیں اور ہم ورکشاپ سے باہر ہیں ـــــ"

" اوہ ـــــ" عمران بے ساختہ چونکا ۔ " میں سمجھا نہیں ـــــ"

" تو پھر تفصیل سے سنیں ـــــ" صفدر بولا
اور تیزی سے گذشتہ واقعات بیان کرنے لگا ۔ پھر
اس نے تنویر کی رپورٹ کا ذکر کیا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ میں واقعی آرمی ورکشاپ میں
ہوں ـــــ" عمران بولا ۔ " اور مجھے یہاں لانے والا کیمپ
انچارج کرنل دایان ہے ـــــ مگر تم لوگ کہاں ہو ـــــ"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہم ورکشاپ سے تقریباً ساٹھ ستر گز کے فاصلے پر
کے ایک جھنڈ میں۔ یہاں سے ہمیں چھت پر کھڑا ہیلی کا
نظر آرہا ہے ——" صفدر نے بتایا۔

"کیا میں بھی نظر آرہا ہوں ——" عمران نے مسکرا کر پوچھ

"نہیں —— آپ کہاں ہیں ——" صفدر نے حیر
سے پوچھا

"کاپٹر میں ——" عمران بولا "مگر اب نکلنے والا ہوں
تم لوگ میری دوسری کال کا انتظار کرو ——"

"دوسری کال آپ کس وقت کریں گے ——" صفدر نے سوال

"جب میرا دل چاہے گا ——" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اوور اینڈ آل ——"

اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ باہر کھڑا محافظ کاپٹر کی
پشت کئے احاطے کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران کوئی آ
پیدا کئے بغیر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے کاپٹر کی دو
جانب کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی وہ سینے
بل چھت پر لیٹ گیا۔ پھر وہ کاپٹر کے گرد رینگتا ہوا اس جا
آگیا جدھر محافظ کھڑا تھا۔ وہ رینگتا ہوا محافظ کے عقب
میں پہنچا۔ پھر آہستہ سے کھڑا ہوا اور یکدم زوردار گھونسا مح
کی کنپٹی پر رسید کرتے ہوئے اسے تھام لیا۔ محافظ آہستہ سے

راہا اور بے ہوش ہو کر عمران کے بازو میں جھول گیا۔

عمران نے اس کے جسم سے لباس اتارا اور چھت پر بیٹھے
بیٹھے اپنا لباس اتار کر فوجی کا لباس پہن لیا۔ پھر اس نے فوجی کی
ٹین گن اٹھائی اور اطمینان سے زینوں کی طرف بڑھنے لگا۔
ریب پہنچ کر وہ دبے پاؤں زینے اترنے لگا۔ زینوں کا اختتام
ک طویل راہداری میں ہوا۔ راہداری میں بائیں جانب کے ایک
مرے کے اندر روشنی ہو رہی تھی مگر دروازہ بند تھا۔ راہداری
یں اس وقت کوئی ذی روح موجود نہ تھی۔ چنانچہ وہ دبے پاؤں
س دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ قریب پہنچ کر وہ رکا، ادھر
دیکھا اور جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔

کمرے میں دروازے کے سامنے ایک میز کے پیچھے کرسی
پر ایک فوجی آفیسر بیٹھا تھا جو کرنل معلوم ہوتا تھا۔ تنویر نے
صفدر کو مرکزی کیمپ میں پیش آنے والے واقعات بتائے
تھے جن کے مطابق ہیلی کاپٹر میں کرنل ہی تھا۔ اور اب
ہی کرنل اس کمرے میں موجود تھا۔ جبکہ اس کی میز کے
ائیں جانب بھی یقیناً کوئی موجود تھا اور کرنل اس جانب
یکھ رہا تھا۔

ٹھیک اسی لمحے ہلکی سی آہٹ سنائی دی اور عمران نے
ے اختیار پلٹ کر دیکھا۔ کچھ فاصلے پر بائیں جانب غالباً برآمدے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں جانے کا راستہ تھا اور قدموں کی آہٹیں اس جانب ابھر رہی تھیں۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر تیزی سے پیچھے ہٹا اور دبے پاؤں زینوں کے نیچے واقع خلاء کی طرف لپکا۔ اِدھر وہ زینوں کے نیچے پہنچ کر پوشیدہ ہوا اُدھر برآمد سے آنے والا راہداری میں نمودار ہوا اور کرنل کے کمرے کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ وہ وردی سے میجر معلوم ہوتا تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا کرنل کے کمرے کے دروازے پر رکا اور آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔

"کم اِن ——— !" ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ جو یقیناً کرنل کے کمرے سے ابھری تھی۔ میجر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ عمران زینوں کی آڑ میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ دروازہ بند نہیں ہوا تھا۔ پھر کرنل کی آواز سنائی دی جو دروازہ کھلا ہونے کے سبب واضح تھی۔

"قیدی کس پوزیشن میں ہیں میجر ——— ؟"

"ٹھیک ہیں سر ——— ایک قیدی کو شام کے وقت ہلکا سا بخار ہوا تھا مگر میڈیسن دینے سے وہ ٹھیک ہو گیا ———" میجر کی آواز سنائی دی۔

"میں ان کا معائنہ کرنا چاہتا ہوں ——— تم میرے ساتھ چلو گے ——— !" کرنل کی آواز سنائی دی۔

"رائٹ سر ——— !" میجر بولا۔ "تشریف لائیں ——— !"

عمران ان کی بات چیت سن کر بے چین ہو گیا۔ اس کے خیال میں پاکیشیائی وزراء مرکزی کیمپ میں قید تھے۔ لیکن کرنل وہاں قیدیوں کا معائنہ کرنے آیا تھا حالانکہ وہ عمارت ورکشاپ کی تھی۔ پاکیشیائی قیدیوں کو اس غیر اہم جگہ پر رکھنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ کسی کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا کہ اتنے اہم قیدی ایک معمولی ورکشاپ میں قید کئے گئے ہوں گے۔ عمران سوچتا رہا اور سامنے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد کرنل اور میجر کمرے سے باہر آتے اور زینوں کی مخالف سمت بڑھتے دکھائی دیئے۔ یقیناً قیدیوں کا کمرہ ... لاک اپ اسی جانب تھا۔ عمران نے ایک دو لمحوں میں ہی قیدیوں تک پہنچنے کا فیصلہ کر لیا اور جونہی کرنل اور میجر دائیں ہاتھ کے آخری کمرے کے پاس پہنچے عمران حرکت میں آتا چلا گیا۔

صفدر سے بات کرنے کے بعد تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ سلیمان فکر مند نظر آ رہا تھا۔ اس کی پریشانی کی وجہ صفدر سے ملنے والی عمران کے اغوا کی اطلاع تھی۔ اگرچہ صفدر نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ جیپ میں ہیلی کاپٹر کا تعاقب کر رہے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کی منزل تک پہنچ کر عمران کو آزاد کرا لیتے۔

"تنویر صاحب ——— کیا پروگرام ہے ———" اس نے تنویر سے سنجیدہ لہجے میں پوچھا

"فی الحال تو میں خود کو میجر کا ہمشکل بنا دوں گا ———"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنویر بولا "پھر معلوم کریں گے کہ ہمارے اغوا شدہ وزراء عمارت کے کس حصے میں قید ہیں ———"

"ٹھیک ہے۔ آپ انہیں تلاش کریں۔ میں صاحب کی تلاش میں جاتا ہوں ———" سلیمان نے فیصلہ کن انداز میں کہا

"کیا ——— تم تنہا کہاں جاؤ گے ———؟" تنویر نے حیرت سے پوچھا

"آپ مجھے بھی میجر کا ہم شکل بنا ڈالیں ———" سلیمان بولا "میں دوسرے ہیلی کاپٹر میں ان کے پیچھے جاؤں گا ———"

"وہ نجانے کہاں گیا ہے۔ پھر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا آسان نہیں ہے ———" تنویر منہ بنا کر بولا "صفدر وغیرہ اس کے تعاقب میں گئے ہیں۔ پہلے ان سے معلوم ہونے دو کہ کاپٹر کہاں جا اترا ہے ———"

"ٹھیک ہے ———" سلیمان کی سمجھ میں بات آ گئی۔

"اچھا ——— اب تم جلدی سے کسی سپاہی کا لباس پہن لو ———" تنویر نے کہا

اور پھر خود میجر کا لباس اتار کر پہننے لگا۔ سلیمان نے ایک سپاہی کی وردی اتار کر پہنی۔ پھر اپنا اور تنویر کا اترا ہوا لباس ملحقہ باتھ روم میں چھپا دیا۔ تنویر نے اپنا میک اپ بکس نکالا جو اس نے پہلے ہی اپنے لباس میں چھپایا ہوا تھا۔

Aswad Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلے اس نے اپنا میک اپ کیا اور خود کو میجر کا ہمشکل بنایا پھر سلیمان کا میک اپ کرنے لگا۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔ وہ دونوں چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے جسے اندر سے بولٹ کر دیا گیا تھا۔ جلد ہی آہٹیں دروازے پر آ رکیں۔ پھر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔

"تم میجر کی آواز کی نقل کر سکتے ہو ـــــ" تنویر نے سلیمان سے سرگوشی کی۔ "پوچھو کون ہے ـــــ؟"

"کون ـــــ" سلیمان نے میجر کے لب و لہجے میں بلند آواز سے کہا۔

"حوالدار جورڈن ـــــ" باہر سے اس حوالدار کی آواز آئی جو کچھ دیر پہلے سلیمان کی لات کھا چکا تھا۔

"حوالدار ـــــ تم باہر کاپٹر کے پاس پہنچو۔ ہمیں کرنل نے طلب کیا ہے ـــــ" سلیمان نے تنویر کی ہدایت پر کہا "پائلٹ کو کہیئے تیار رہے۔ تم بھی وہیں ٹھہرو۔ تم میرے ساتھ جاؤ گے ـــــ"

"رائٹ سر ـــــ" حوالدار نے باہر سے کہا

اور پھر اس کے دور ہوتے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں

تنویر جلدی جلدی سلیمان کا میک اپ مکمل کرنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد سلیمان ایک بے ہوش سپاہی کا ہمشکل بن چکا تھا

مگر اسی لمحے باہر سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی... پائلٹ نے انجن اسٹارٹ کر دیا تھا۔ کاپٹر کی آواز لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی گئی۔ پھر معدوم ہوتی چلی گئی۔

"شاید وہ انجن چیک کر رہا تھا ـــــ" تنویر بولا۔ "آؤ چلیں۔ پہلے عمران کا پتا کرتے ہیں ـــــ"

"پہلے صفدر صاحب سے تو بات کریں ـــــ" سلیمان نے کہا

"اس سے ہم کاپٹر میں بات کریں گے۔ فی الحال یہاں سے نکل چلنا چاہیئے ـــــ" تنویر بولا۔ "ایسا نہ ہو کہ پھنس جائیں"

سلیمان کچھ نہ بولا۔ وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آئے اور برآمدے کی طرف چل دیئے۔ آگے تنویر تھا۔ برآمدے کی طرف سے قدموں کی آہٹیں بلند ہو رہی تھیں مگر وہ اطمینان سے بڑھتے رہے۔ لیکن ابھی وہ برآمدے میں مڑے ہی تھے کہ چونک کر رک گئے۔ برآمدے میں ایک لیفٹیننٹ جنرل ایک میجر اور دو سادہ لباس والے افراد داخل ہو رہے تھے اور باہر ہیلی پیڈ پر ایک کی بجائے دو ہیلی کاپٹر نظر آ رہے تھے۔ یقیناً انہوں نے دوسرے کی ہی آواز سنی تھی۔ تنویر نے جلدی سے جنرل کو سیلوٹ مارا۔ سلیمان نے بھی سیلوٹ جھاڑا۔ لیکن غلطی سے اس نے سلام کے لئے بایاں ہاتھ اٹھا دیا۔ اس پر جنرل کے ساتھ آنے والے میجر کے چہرے پر

غصے کی علامات نمودار ہوگئیں۔

"کیا بات ہے میجر شیث ——— تمہارے جوان کو [illegible]
سیلوٹ کرنا بھی نہیں آتا ———" اس نے ناگوار لہجے
میں تنویر کو مخاطب کیا۔

"نہیں میجر ———" تنویر نے جواباً مسکرا کر کہا: "جوان
تو یہ کافی ہوشیار ہے مگر شاید جنرل صاحب کو دیکھ کر گھبرا
گیا ہے ———"

جنرل اور اس کے پیچھے چلنے والے سول لباس میں
ملبوس دونوں افراد راہداری میں داخل ہو رہے تھے مگر شاید
تنویر کا جملہ جنرل نے سن لیا تھا۔ وہ یکدم رک کر مڑتا ہوا بولا

"میجر شیث ——— کیا میں اتنا ہی ظالم ہوں ———"
اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"نن ——— نو ——— سر ———" تنویر جلدی سے
بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہوا بولا۔ سول لباس والے بھی
ٹھہر گئے تھے۔

"تو پھر ——— تم بھی تو بوکھلا گئے ہو میری بات پر ———"
جنرل نے مسکراتے ہوئے کہا: "حالانکہ میں صرف اصولوں
کے لئے سخت آدمی ہوں۔ میرا کسی سے ذاتی عناد نہیں ہوتا [illegible]
دونوں سادہ لباس والے غور سے تنویر اور سلیمان کو [illegible]

www.BooksPK.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے تھے۔ سلیمان نے کن انکھیوں سے ان کی [illegible]
اور پھر جنرل کی طرف دیکھنے لگا۔

"سوری سر ———" تنویر نے جنرل سے مودبانہ لہجے میں کہا

"خیر ——— کوئی بات نہیں ——— مگر تم کہاں جا رہے
ہو ———" جنرل نے پوچھا

"کہیں نہیں سر ——— بس ذرا باہر کار اٹینڈ لینے جا رہا تھا۔"
تنویر بولا

"کرنل کہاں ہے۔ اس کا کاپٹر موجود نہیں ہے ———؟"
جنرل نے سوال کیا

"معلوم نہیں سر ——— بتا کر نہیں گئے۔ شاید ورکشاپ گئے
ہوں ———" تنویر دھڑکتے دل کے ساتھ بولا۔

جنرل کے سوال و جواب سے اسے کوفت بھی ہو رہی
تھی اور انجانے خطرے کے احساس سے اس کا دل بھی
پھڑک رہا تھا۔

"سر ———" دفعتاً ایک سادہ لباس والا جنرل سے
مخاطب ہوا: "میجر شیث کچھ چھپا رہا ہے ———"

"نہیں مسٹر ——— ایسی کوئی بات نہیں ہے ———"
تنویر نے جلدی سے کہا

"مسٹر ———" جنرل نے حیرت سے کہا "تو کیا تم اسے

نہیں جانتے۔ حالانکہ یہ تمہاری یونٹ سے ہی گیا ہے ——"
جنرل کا سوال تنویر کے لئے کسی دھماکے سے کم نہیں تھا
اس سے پہلے کہ وہ کوئی بہانہ سوچتا۔ سادہ لباس والا تیزی سے بولا

"سر —— یہ واقعی مجھے نہیں جانتا۔ کیونکہ میجر شیٹ نہیں اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے ——"

اس انکشاف پر جنرل نے دوسرے میجر کے ساتھ سادہ لباس والے سے کہا۔ "تم نے بہت جلدی اسے پہچان لیا۔ مجھے بھی حیرت تھی کہ یہ تمہیں کیوں نہیں پہچان سکا تھا۔

سلیمان لاتعلق سا اٹینشن کھڑا تھا۔ تنویر نے ہاتھ بلند کر لئے مگر اسے سلیمان پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے سچویشن بدلنے پر کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا۔ سادہ لباس والا جس کا نام میجر فریڈلم تھا۔ جنرل سے بولا۔

"سر —— یہ آپ کی مہربانی ہے۔ اگر آپ اس سے بات کرنے کے لئے نہ رکتے تو یہ نکل جاتا۔ نجانے یہ کون ہے اور اس کے کیا عزائم ہیں۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس نے میجر شیٹ کو ہلاک کر کے ہی خود کو اس کا ہمشکل بنایا ہو گا ——"

"اسے اندر لے آؤ —— ابھی اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے ——" جنرل نے غصیلے لہجے میں کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اس نے وردی والے میجر سے کہا: "تم میجر شیٹ کی پڑتال کرو اور اسے میرے پاس لے آؤ —— میں کرنل کے کمرے میں ہوں ——"

وہ پلٹ کر چل دیا۔ میجر فریڈلم اور اس کا ساتھی تنویر کو ریوالوروں کی زد میں لئے اس کے پیچھے چل دیئے۔

"تم میرے ساتھ آؤ ——" وردی والے میجر نے سلیمان سے تحکمانہ لہجے میں کہا

سلیمان اس کے پیچھے چل دیا۔ راہداری میں آ کر وہ میجر شیٹ کے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اس کمرے کے دروازے پر پہنچا جس میں کرنل اور میجر داخل ہوئے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور کسی کو راہداری میں نہ پا کر کی ہول پر جھک گیا۔ کمرے میں دروازے کے سامنے والی دیوار میں ایک خلاء نظر آ رہا تھا جس کی دوسری جانب گہرائی محسوس ہوتی تھی۔ یقیناً وہ تہہ خانے کا راستہ تھا۔ اس نے سیدھے ہو کر ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ دروازہ اندر سے بند کر کے وہ خلاء کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے خلاء میں جھانکا اندر نیچے اترنے کے لئے زینے بنے ہوئے تھے۔ زینوں

کے اختتام پر تہہ خانے کا فرش تھا اور دائیں بائیں دو کمروں کے دروازے نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ توقف کیا۔ دبے پاؤں زینے اترنے لگا۔

وہ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر نیچے پہنچا۔ اسی لمحے اس کمرے کا نیم وا دروازہ کھلتا دکھائی دیا۔ عمران نے تیزی سے دیوار کی آڑ لے لی۔ اس نے دیوار سے پشت لگائی اور انتظار کرنے لگا۔ یہ اس کمرے کے پہلو کی دیوار تھی۔ ایک لمحہ بعد دوسری جانب سے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔ عمران نے اپنا سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کی نگاہیں فرش پر مرکوز تھیں جس پر آنے والے کا سایہ حرکت کر رہا تھا۔

پھر جونہی وہ شخص اس کی جانب مڑا، عمران نے اس پر حملہ کر دیا۔ وہ کرنل ہی تھا مگر شاید اس نے بھی عمران کی وہاں موجودگی محسوس کر لی تھی۔ کیونکہ جونہی عمران نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کرنا چاہا۔ اس نے پھرتی سے خود کو مخالف سمت میں جھکا دیا۔ عمران کا وار اس کے شانے پر پڑا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل نے عمران کے جبڑے پر گھونسا رسید کر دیا۔ عمران کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور وہ پشت پر دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی کرنل نے اچھل کر اس کے پیٹ میں لات رسید کر دی۔ عمران جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا اور کرنل کا وار خالی گیا۔ اس کا دیوار سے پاؤں ٹکرایا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر پشت کے بل گرا اور عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔

کرنل نے بچنا چاہا مگر عمران اس کے سینے پر آ پڑا اور پھر اس کے چہرے پر گھونسے برسانے لگا۔ لیکن ایک کے بعد دوسرے گھونسے پر کرنل نے اس کا وار اپنی ہتھیلی پر روکا اور جواباً دوسرے ہاتھ سے اس کے پہلو میں کراٹے کا وار کیا۔ عمران اس کے سینے سے بائیں جانب لڑھک گیا۔

کرنل اٹھا اور اس نے کھڑے ہو کر عمران کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔ عمران غافل نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے کروٹ لے کر خود کو بچایا اور وار خالی جانے پر کرنل لڑکھڑا گیا۔ عمران نے تیزی سے اٹھ کر اس کی ٹانگ کھینچ لی اور کرنل پشت کے بل فرش پر آ رہا۔

عمران پھرتی سے اٹھا اور اس نے کرنل کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی۔ کرنل کافی سخت جان معلوم ہوتا تھا۔ وہ کراہے بغیر کروٹ بدل کر اٹھنے لگا تو عمران نے دوسری ٹھوکر رسید کر دی۔ کرنل نے تیزی سے دوبارہ کروٹ لی اور عمران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا پاؤں ہوا میں لہرا کر رہ گیا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا
پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ کرنل نے فوراً اٹھ کر اس
جست کی اور عمران کے سینے پر سوار ہو کر اپنے دونوں ہا
عمران کے گلے پر جما دیئے۔ اگلے ہی لمحے وہ عمران کی گر
دبا رہا تھا۔

عمران نے اس کے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی کو
کی مگر کرنل کی گرفت کافی سخت تھی۔ وہ پوری قوت سے ا
آہنی ہاتھوں سے عمران کی گردن دبانے کی کوشش کر رہا
عمران کا سانس اٹکنے لگا اور حلق سے خرخراہٹیں سی خار
ہونے لگیں جیسے دم توڑنا ہی چاہتا ہو۔

دفعتاً وہ یکبارگی مرغ بسمل کی مانند تڑپا اور ساتھ ہی
اس نے کرنل کی کلائی پر جما ایک ہاتھ اٹھا کر اس کی ناک
پر مکا رسید کر دیا۔ کرنل کی گرفت اس کی گردن پر ڈھیلی پڑ گ
اور اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے
یکدم اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر کرنل کی گردن میں ڈالیں اور
ساتھ ہی ٹانگیں جھٹکے سے بائیں جانب موڑ دیں۔ کرنل کے
ہاتھ اس کی گردن سے ہٹ گئے اور وہ عمران کی ٹانگوں کی
قینچی نما گرفت میں جکڑا بائیں جانب آ گرا۔

عمران نے تیزی سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کروٹ لی

ا اٹھ کر کرنل پر جست لگا دی۔ کرنل نے تیزی سے دونوں
ہ بلند کر کے اسے ہاتھوں پر روکا اور جھٹکے سے پیچھے دھکیل
۔ عمران پشت کے بل آ گرا۔ کرنل فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس نے
نے ہولسٹر سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر عمران نے
ٹے ہی۔ بیٹھے اس پر جست لگائی اور کرنل لڑکھڑاتا ہوا دیوار
ے جا ٹکرایا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا تھا۔ عمران نے
ی سے بڑھ کر اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کرنا چاہا مگر کرنل
ے یکدم خود کو جھکایا اور عمران کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی۔
ران اچھل کر پشت کے بل جا گرا۔

کرنل نے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر جست کی اور
مران پر آ پڑا۔ دوسرے ہی لمحے دونوں ایک دوسرے سے
لپٹے فرش پر کروٹیں بدلنے لگے۔ وہ ایک دوسرے کو بری طرح
گید رہے تھے۔ عمران کو خدشہ تھا کہ تہہ خانے کے کمرے
سے میجر باہر آ گیا تو وہ بے بس ہو جائے گا اس لئے وہ کرنل
کو جلد از جلد آؤٹ کرنا چاہتا تھا مگر کرنل نجانے کس مٹی کا
نا ہوا تھا کہ زیر ہی نہ ہو رہا تھا۔ وہ دونوں بری طرح ہانپ
رہے تھے مگر ایک دوسرے کو چھوڑنے پر آمادہ نظر نہ آتے تھے۔

دفعتاً کرنل کا داؤ چل گیا۔ اس نے یکدم عمران کے منہ پر
ٹکر رسید کر دی۔ عمران بوکھلا گیا۔ اس کے دانت ہل کر رہ گئے

Aswad Raza www.BooksPK.com

سے اور بالائی ہونٹ پھٹ گیا۔ زبان خون کا ذائقہ چکھنے لگی تھی۔ مگر اس نے فوراً ہی کرنل کی گردن دبوچ لی اور اسے دبوچے کروٹ بدل کر اس کے سینے پر چڑھ گیا دوسرے ہی لمحے وہ کرنل کا گلا دبا رہا تھا اور کرنل اس کے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ عمران نے یکدم ایک ہاتھ اسکی گردن سے ہٹا کر اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کر دیا

کرنل نے اپنی بے ساختہ کراہ کو منہ میں ہی دبا لیا اور بے آب ماہی کی مانند تڑپ کر کروٹ لی۔ عمران بائیں جانب لڑھک گیا اور اس کے ہاتھ کرنل کی گردن سے ہٹ گئے

وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک اسی لمحے اس کے عقب سے ایک غراہٹ ابھری

" بس ــــ اب کوئی حرکت مت کرنا ــــ "

عمران نے بے ساختہ پلٹ کر زینوں کی طرف دیکھا۔ زینوں کے قریب ایک فوجی لڑکی ریوالور لئے کھڑی اُسے گھور رہی تھی۔

" ہاتھ بلند کر لو ورنہ کھوپڑی میں روشندان کھول دوں گی ــــ "

وہ دوبارہ غرائی۔

عمران نے ٹھنڈا سانس لیا اور ہاتھ بلند کر لئے۔ کرنل کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنا ریوالور اٹھا کر عمران پر تان لیا۔ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے درندگی آمیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

" بدبخت ــــ تم اپنے آفیسر سے لڑ رہے تھے " فوجی لڑکی غصیلے لہجے میں بولی۔

" سوری ــــ میں اندھیرے میں آفیسر کو پہچان نہ سکا تھا ــــ " عمران نے مقامی لب ولہجے میں کہا

" اندھیرا ہو ــــ یہاں اچھی خاصی روشنی ہے ــــ " وہ غرائی۔

" روشنی تو اب ہوئی ہے تمہارے آنے سے ــــ " عمران بولا۔ " مگر تم کرنل کی کیا لگتی ہو ــــ ؟ "

" بکواس مت ــــ ورنہ گولی مار دوں گی ــــ " وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

" کیا ضرورت ہے گولی ضائع کرنے کی۔ تم صرف آنکھ مار دو تو میں خودکشی کر لوں گا ــــ " عمران نے لاپرواہی سے کہا

" سر ــــ یہ کون ہے ــــ ؟ " لڑکی نے غصیلے لہجے میں کرنل سے پوچھا۔

" اچھا ــــ آگے پیچھے تو تم اسے ڈارلنگ کہتے نہیں تھکتی اور اب سر کہہ رہی ہو ــــ "

" کیا ــــ " لڑکی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

" یہ عمران صاحب ہیں۔ میں نے انہیں پہچان لیا ہے۔ "

Aswad Raza
www.BooksPK.com

دفعتاً کرنل [illegible] بدل کر کہا

"[illegible] ۔۔۔۔۔" لڑکی بے ساختہ اچھل پڑی اور اس کا ریوالور والا ہاتھ جھک گیا۔

"یار اتنی دیر تک میرا کچومر نکالنے کے بعد پہچاننے کا کیا فائدہ ۔۔۔۔۔" عمران نے منہ بنا کر اپنی اصل آواز میں کہا۔ "بہتر ہے کہ مجھے اجنبی ہی رہنے دو یا پھر خود اجنبی بن جاؤ۔ بقول کنفیوشس: آؤ پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں ۔۔۔۔۔"

"میں نے نہیں بلکہ آپ نے میرا کچومر نکالا ہے ۔۔۔۔۔" کرنل اپنی ناک کا خون رومال سے صاف کرتا ہوا مسکرایا۔

وہ دراصل پرمود تھا جو کیمپ انچارج کرنل کے میک اپ میں وہاں پہنچا تھا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔۔ آپ یہاں کیسے اور کب پہنچے؟" لڑکی نے مسکرا کر پوچھا جو دراصل تمثیلہ تھی۔

"تمہارے ساتھ ہیلی کاپٹر میں آیا تھا۔ یہاں پہنچ کر مجھے ہوش آگیا تھا ۔۔۔۔۔" عمران نے بتایا

"اوہ ۔۔۔۔۔!" پرمود چونکا۔ "تو وہ آپ ہی تھے ۔۔۔۔۔" پرمود نے چونکتے ہوئے کہا

"ہاں ۔۔۔۔۔ تم نے مجھے بے ہوش کرنے کے بعد پانی تک نہ پوچھا تھا ۔۔۔۔۔" عمران نے منہ بنا کر کہا

"میں نے نہیں کیپٹن نوازش نے آپ کو بے ہوش کیا تھا میں تو مرکزی کیمپ میں ٹائم بم فٹ کرنے کے بعد آیا تھا ۔۔۔۔۔" پرمود نے ہنس کر کہا۔ "مجھے نوازش نے بتایا تھا مگر میں نے جلدی میں آپ پر کوئی توجہ نہ دی ۔۔۔۔۔"

"ٹائم بم ۔۔۔۔۔!" عمران مضطربانہ لہجے میں بولا۔ "کتنا وقت لگایا تھا ان پر ۔۔۔۔۔؟"

"دو گھنٹے کا ۔۔۔۔۔" پرمود بولا: "مگر آپ کیوں پریشان ہو گئے ہیں ۔۔۔۔۔؟"

"بم پھٹنے میں کتنا وقت باقی ہے ۔۔۔۔۔؟" عمران نے تیزی سے پوچھا

"صرف پانچ منٹ ۔۔۔۔۔!" پرمود حیران ہوتا ہوا بولا

"اوہ ۔۔۔۔۔ پھر تو وہ دونوں شاید ہی زندہ بچ سکیں ۔۔۔۔۔" عمران نے بے تابی سے کہا

اور فوراً ہی ٹرانسمیٹر آن کر کے تنویر کو کال کرنے لگا۔ کئی لمحے گزر گئے اور رابطہ قائم نہ ہوا تو عمران کی پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

کرنل کا کمرہ مقفل تھا۔ اس پر جنرل نے حیرت اور برہمی کا اظہار کیا۔ اس نے پلٹ کر راہداری میں دوسری جانب جاتے ہوئے میجر کو آواز دی اور وہ پلٹ کر تیزی سے ان کے پاس پہنچ گیا۔ جبکہ سلیمان وہیں رکا رہا۔

"یہ کمرہ مقفل کیوں ہے ——" جنرل نے غصیلے لہجے میں میجر سے پوچھا

"پتا نہیں سر ——" میجر چونکتا ہوا بولا "ہو سکتا ہے کرنل صاحب کسی وجہ سے مقفل کر گئے ہوں ——"

"پہلے بھی کبھی انہوں نے کہیں آتے جاتے مقفل کیا ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنرل نے پوچھا

"میرا خیال ہے کہ نہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں بھی دروازہ کبھی مقفل نظر نہیں آیا ——"

"خیر —— ہم دوسرے کمرے میں بیٹھتے ہیں ——"

جنرل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا

"ادھر میرے کمرے میں تشریف رکھئے سر ——" میجر نے دائیں جانب کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ادب سے کہا

اور وہ لوگ اس طرف بڑھ گئے۔ تنویر کے دونوں جانب سادہ لباس والے چل رہے تھے اور وہ پوری طرح ہوشیار تھے۔ میجر نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور پیچھے ہٹ گیا۔ جنرل اور اس کے ماتحت کمرے میں داخل ہوئے۔ میز پر ٹیلیفون اور چند فائلیں موجود تھیں۔ جنرل میز کے عقب میں کرسی پر جا بیٹھا۔

"اور کوئی حکم سر ——" میجر نے دروازے میں آکر پوچھا

"وائرلیس لاؤ —— میں کرنل سے بات کروں گا ——"

جنرل بولا

"وائرلیس تو کرنل صاحب کے کمرے میں ہے یا پھر ریڈیو روم میں نصب ہے ——" میجر نے بتایا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" اچھا ـــــ تم میجر شیٹ کا پتا کر کے کرنل کے
کا قفل کھولنا اور وائرلیس سیٹ اٹھا لانا ۔ اتنے میں
اس جاسوس سے فارغ ہوتے ہیں ـــــ" جنرل نے
اور میجر تیزی سے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا ۔ تب جنرل
کی طرف متوجہ ہوا۔

" اسے کرسی پر بٹھا دو ـــــ" جنرل نے اپنے ماتح
کو حکم دیا۔ " اس کا میک اپ صاف کر کے اس کی اصلی
شکل مجھے دکھاؤ ـــــ"

ریوالور برداروں نے تنویر کو جنرل کے سامنے پڑی ایک
خالی کرسی پر بٹھایا۔ پھر ایک نے اپنی ٹائی اتاری اور تنو
کے دونوں ہاتھ پشت کی جانب باندھ دیئے ۔ دوسرا اس پ
ریوالور تانے میز کے دائیں جانب کھڑا تھا ۔

" کیا تم شرافت سے اپنی اصلیت بتاؤ گے کہ ہمیں تشد
کرنا پڑے گا ـــــ" جنرل نے دھمکی آمیز لہجے میں تنویر سے پوچ

" میں ایک لفظ بھی نہیں بتاؤں گا ـــــ" تنویر فیصلہ کن
لہجے میں بولا۔ " جو کرنا چاہو کر کے دیکھ لو ـــــ"

" دیکھو مسٹر ـــــ تم اس وقت ایک عام فوجی جنرل کے
سامنے نہیں بلکہ " ہنگری فاکس " کے چیف کے سامنے
بے بس بیٹھے ہو ـــــ" جنرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور

ری فاکس کا چیف تو کیا ایک عام کارکن بھی عزرائیل سے
نہیں ہوتا ۔ لیکن ہم عزرائیل کی مانند آدمی کی ایک ہی بار
ح قبض نہیں کرتے بلکہ اسے سسکا سسکا کر مارتے ہیں ـــــ"

" ہنگری فاکس ـــــ" تنویر حیرت سے بولا۔ " کیا یہ آرمی
ہی کوئی ڈیپارٹمنٹ ہے ـــــ؟"

" نہیں ـــــ یہ ملٹری سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس
اروں سے منتخب کردہ انتہائی زیرک جاسوسوں پر مشتمل
ظیم ہے ـــــ" جنرل نے بتایا۔ " میرا خیال ہے اس
سے زیادہ جاننا تمہارے صحت کے لئے مفید نہیں ہے ۔
اپنے بارے میں بتاؤ ـــــ"

" سوری ـــــ میں کچھ نہیں جانتا ـــــ" تنویر نے
خشک لہجے میں کہا

" سر ـــــ اس کا لہجہ پاکیشیائی معلوم ہوتا ہے ـــــ"
یک آدمی نے جنرل سے کہا

" اوہ ـــــ" جنرل چونکا۔ " گویا یہ پاکیشیائی جاسوس ہے ـــــ"

" یقیناً ہوگا ـــــ" اس کے ماتحت نے وثوق سے کہا

" پھر تو یہ تنہا نہ ہوگا ـــــ" جنرل مضطربانہ لہجے میں بولا

" یقیناً ایکسٹو کی پوری ٹیم یہاں پہنچ چکی ہوگی ـــــ"
پھر اس نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔ " جلدی بتاؤ ـــــ

تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں ——؟"

" میرا کوئی ساتھی نہیں ہے ——!" تنویر نے لاپرواہی سے کہا

" معلوم کرو اس سے —— ہڈیاں توڑ ڈالو اس کتے کی ——!" جنرل غضبناک لہجے میں اپنے ماتحتوں سے بولا۔

تنویر اتنی دیر میں کفوں میں چھپے ریزرز سے اپنے ہاتھوں کی بندشیں کاٹ چکا تھا۔ وہ دونوں ریوالور جیبوں میں ڈال کر اس کے دائیں بائیں آ کھڑے ہوئے۔

" بولو ——!" ایک نے جارحانہ انداز میں تنویر سے کہا " کہاں ہیں تمہارے ساتھی ——؟"

" معلوم نہیں ——!" تنویر نے مسکرا کر کہا مگر اس کی مسکراہٹ تاؤ دلانے والی ہی تھی۔

حسب توقع ان دونوں نے اس کا جواب سنتے ہی بیک وقت اس کے چہرے پر گھونسے رسید کر دیئے لیکن تنویر غافل نہیں تھا۔ اس نے یکدم چہرہ اپنے سینے پر جھکا دیا۔ نتیجے میں ان دونوں کے گھونسے کرسی سے ٹکرائے۔ تنویر کا چہرہ ہٹ جانے کے بعد وہ اپنے زور میں کرسی پر جھک آئے تھے۔ تنویر نے تیزی سے اپنے آزاد ہاتھ کرسی کی پشت سے بلند کر کے ان دونوں کی گردنوں میں بازو لپیٹے اور ساتھ ہی ایک پاؤں اٹھا کر میز کے کنارے پر لات رسید کر دی۔ میز جنرل پر الٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئی اور وہ کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔ دونوں افراد کی گردنیں بغلوں میں بھینچے وہ کھڑا ہوا اور ان کے آپس میں سر ٹکرا کر چھوڑ دیئے۔ وہ کراہتے ہوئے پیچھے کی طرف لڑکھڑائے اور تنویر نے ایک کے جبڑے پر گھونسا رسید کرتے ہوئے دوسرے کے سینے میں الٹی لات رسید کر دی۔ وہ دائیں بائیں جا گرے۔

تنویر نے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ایک آدمی پر جست کی اور اسی لمحے اس آدمی نے اپنا ریوالور نکال کر اس پر فائر کر ڈالا۔ گولی تنویر کے شانے کا گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی۔ اس نے کراہتے ہوئے زخمی بازو تھام لیا۔ ریوالور بردار کھڑا ہو گیا۔ جنرل بھی اٹھ گیا تھا۔ دوسرے آدمی نے بھی اپنا ریوالور نکالا اور اٹھ کر تنویر پر ریوالور تان لیا۔

" کیا تم نے اس کے ہاتھ اچھی طرح نہیں باندھے تھے ——؟" جنرل نے ایک آدمی سے پوچھا

" باندھے تھے سر —— نجانے اس نے کیسے آزاد کرا لئے۔" وہ آدمی تنویر کو گھورتا ہوا بولا۔

" میں تین تک گنتا ہوں۔ اگر یہ اپنے ساتھیوں کا پتا نہ بتائے تو فائر کر کے اس کی دونوں ٹانگیں بیکار کر دینا ——۔" جنرل نے ان دونوں سے کہا

پھر اس نے تنویر کو غضبناک نگاہوں سے گھورتے ہوئے

Aswad Raza www.BooksPk.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔ جواب دو۔ کہاں ہیں تمہارے ساتھی ___ ایک ___ دو ___
وہ تین تین سیکنڈ کے وقفے سے نمبر بولنے لگا۔ لیکن تین کہنے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا۔ انہوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا جہاں سلیمان کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"کیا بات ہے ___ میجر کہاں ہے ___" جنرل نے پوچھا

"غضب ہو گیا ہے سر ___ وہاں میجر شیث اور پندرہ سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ میجر صاحب وہاں لاشوں کے پاس بیٹھے آنسو بہا رہے ہیں۔ جلدی چلیں ___"

"تم اس کا خیال رکھو ___" جنرل مضطربانہ لہجے میں کہتا ہوا دروازے کی طرف لپکا۔

لیکن جونہی وہ سلیمان کے قریب پہنچا، سلیمان نے یکدم اسٹین گن اس کے سینے سے لگا دی۔ جنرل ایک جھٹکے سے رک گیا۔

"ہاتھ بلند کر لو جنرل ___" سلیمان غرایا "اپنے چیلوں سے بھی کہو کہ ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لیں ورنہ چھلنی کر ڈالوں گا ___"

جنرل اور اس کے ماتحتوں کے چہرے حیرت سے بگڑ کر رہ گئے۔ پھر جنرل کے ساتھ ہی ان دونوں نے بھی ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لئے۔

Aswad Raza
www.BooksPk.com

پرمود اور تمثیلہ عمران کو پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ___ خیریت تو ہے ___؟" پرمود نے پوچھا

"جہاں تم ٹائم بم نصب کر آئے ہو وہاں میرے دو ساتھی تنویر اور سلیمان پھنسے ہوئے ہیں ___" عمران نے بتایا

"اوہ ___ پھر تو واقعی وہ خطرے میں ہیں ___" پرمود چونکتا ہوا بولا۔

تمثیلہ بھی مضطرب سی نظر آنے لگی۔ عمران نے کچھ سوچ

کرواؤ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی تبدیل کی اور سلیمان کو کال کرنے لگا۔
"ہیلو سلیمان ——— عمران کالنگ ——— اوور ———"
"یس صاحب ——— سلیمان ریسیونگ ——— اوور ———"
نصف منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سلیمان کی آواز خارج ہوئی۔
"تم کس پوزیشن میں ہو ———؟" عمران نے پوچھا۔
"ابھی تک وہی پرانی پوزیشن ہے صاحب ———" سلیمان نے بتایا
"کیا مطلب ——— کونسی پرانی پوزیشن ———" عمران چونک کر بولا۔
"کنوارا اور بیوی بچوں سے محروم ———" سلیمان کی آواز سنائی دی۔
تمثیلہ اور پرمود اس کے جواب پر بے ساختہ مسکرانے لگے
"بکواس مت کرو ——— تنویر کہاں ہے۔ اس سے رابطہ قائم نہیں ہوا ———" عمران غرایا۔
"ایک منٹ پہلے اس کی پوزیشن موت کے قریب تھی مگر اب وہ نہ صرف موت سے دور ہے بلکہ میرا مشکور ہے"
"کیوں ——— کیا تم نے اس کی شادی کرا دی ہے ———" عمران بھی احمقانہ موڈ میں آ گیا۔
"شادی ہو جاتی مگر میں نے اس کی دلہن کو بھگا دیا۔ ورنہ وہ اب تک اسے دولہا بنا کر دوسری دنیا میں پہنچا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکی ہوتی۔" کیونکہ جنرل کے حکم پر اس پر فائرنگ ہونے والی تھی ———" سلیمان کی آواز آئی۔
پھر اس نے مختصراً گزرے واقعہ کا ذکر کیا۔ اس کی بات سن کر عمران نے کہا۔ "تم نے ان تینوں کو بے ہوش کر کے اچھا کیا۔ مگر تم دونوں بھی خطرے میں ہو۔ فوراً وہاں سے نکل جاؤ ———"
"مگر جائیں تو جائیں کہاں۔ سمجھے گا کون یہاں۔ دل کی زباں ———" سلیمان گنگنایا۔
"الو کے تخم ——— وہاں ٹائم بم نصب ہیں اور صرف پانچ منٹ بعد پورا کیمپ تباہ ہونے والا ہے ———"
عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "کسی نہ کسی طرح کیمپ سے نکل کر دور پہنچ جاؤ۔ بعد میں مجھے رپورٹ کرنا ———"
"مگر آپ کہاں ہیں صاحب ———" سلیمان نے جلدی سے پوچھا
"ورکشاپ میں ———" عمران بولا
"اوہ ——— کیا وہاں آپ اوور ہالنگ کرا رہے ہیں یا جسم کی مرمت ———" سلیمان نے حیرت سے پوچھا
مگر عمران نے جواب دیئے بغیر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تا کہ سلیمان باتوں باتوں میں وقت ضائع نہ کر دے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ کے احمق باورچی نے خوب کام دکھایا ——" پرمود نے مسکرا کر کہا۔

"وہ باورچی تھیں اس مہم میں ایجنٹ زیرو بٹا زیرو کے طور پر کام کر رہا ہے ——" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "آؤ اب ذرا اپنے وزراء کا دیدار کر لوں۔ پھر یہاں سے نکلنے کا پروگرام بنائیں گے ——"

وہ تینوں تہہ خانے کے ایک کمرے میں داخل ہوئے فرش پر اس فوجی میجر کا بے ہوش جسم پڑا تھا جسے پرمود اپنے ساتھ تہہ خانے میں لایا تھا۔ دونوں وزراء فرش پر بچھی چٹائیوں پر بیٹھے تھے۔ ان کی صحت کافی گر گئی تھی اور وہ لاغر نظر آرہے تھے۔ مگر جب عمران نے انہیں اپنے بارے میں بتایا تو خوشی سے ان کے چہرے کھل اٹھے اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو آگئے۔

"کیا آپ لوگ چل سکتے ہیں ——؟" عمران نے پوچھا

"ہاں —— تمہیں دیکھ کر ہمارا سیروں خون بڑھ گیا ہے۔" ایک وزیر نے مسکراتے ہوئے کہا

"خیر —— بڑھا ہوا خون تو آپ وطن پہنچ کر بلڈ بنک میں دے دیجئے گا۔ فی الحال ہمارے ساتھ چلیں ——" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا

چند لمحوں بعد وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر کمرے میں پہنچے۔ پھر پہلے پرمود باہر نکلا جو کیمپ انچارج کے میک اپ میں تھا۔ راہداری میں کوئی نہ تھا۔ اس کے اشارے پر تبشیلہ عمران اور دونوں وزراء باہر آئے اور پرمود کے ساتھ اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے جس میں کیپٹن نوازش بیٹھا تھا وہ اندر داخل ہوئے تو عمران کو دیکھ کر نوازش چونکا۔

"گھبراؤ مت پیارے۔ میں وہی ہوں جسے تم نے بے ہوش کر کے کاپٹر میں ڈال دیا تھا ——" عمران نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"یہ عمران صاحب ہیں ——" پرمود نے جلدی سے کہا اور نوازش متحیر ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ نظر آنے لگا۔ "سوری عمران صاحب ——"

"کوئی بات نہیں ——" عمران بولا۔ "میں نے بھی شاید تمہیں ایک مہم میں بے ہوش کیا تھا۔ حساب برابر ہو گیا ——"

نوازش مسکرانے لگا۔ عمران نے وزراء سے پرمود وغیرہ کا تعارف کرایا۔ وزراء نے پرمود کا شکریہ ادا کیا۔ عمران مزید کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی واچ پر اشارا موصول ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں۔ موت کا فرشتہ۔ ڈیتھ ریمورز۔ بلگاریہ میں ہنگامہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے جاری سے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو عمران ـــــ تنویر کالنگ ـــــ اوور ـــــ" ٹرانسمیٹر سے تنویر کی آواز کے ساتھ کاپٹر کی مخصوص آواز بھی خارج ہونے لگی ۔

" یس تنویر ـــــ عمران اٹینڈنگ ـــــ اوور ـــــ" عمران نے چونکتے ہوئے کہا

" ہم ہیلی کاپٹر میں وہاں سے نکل آئے ہیں اور کیمپ میں بم پھٹ رہے ہیں ـــــ"

" اوہ ـــــ مگر مجھے تو دھماکے نہیں سنائی دے رہے" عمران بولا ۔

" ہم کیمپ سے کافی دور آ چکے ہیں اور تمہاری بتائی ہوئی ورکشاپ کے قریب آ چکے ہیں ـــــ"

" اچھا ـــــ تم ورکشاپ کے باہر ایک فرلانگ کے فاصلے پر لینڈ کرو۔ وہاں صفدر وغیرہ موجود ہیں ۔ میں انہیں کال کرتا ہوں۔ وہ خود ہی تمہارے پاس پہنچ جائیں گے ـــــ" عمران نے ہدایت کی۔

" آلرائٹ ـــــ" تنویر بولا

عمران نے فریکوئنسی تبدیل کی اور صفدر کو کال کرنے لگا

" ہیلو صفدر ـــــ عمران کالنگ ـــــ اوور ـــــ"

وہ نصف منٹ تک کال کرتا رہا مگر رابطہ قائم نہ ہوا۔ وہ ایک بار پھر فکر مند ہو گیا۔ اس نے فریکوئنسی تبدیل کی اور کیپٹن بابر کو کال کرنے کی کوشش کی مگر اس کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ مایوس ہو کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" نجانے وہ کس مصیبت میں ہیں کہ کال ہی رسیو نہیں کر رہے ـــــ" وہ بڑبڑایا۔

" عمران صاحب ـــــ ہمیں اب یہاں سے فوری کوچ کرنا چاہیئے ـــــ" پرمود بولا " مرکزی کیمپ کی تباہی کے بعد علاقے میں موجود دوسرے کیمپوں کے آفیسر آرمی ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کریں گے اور ہمارا یہاں سے نکلنا دشوار ہو جائے گا ـــــ"

" تم انہیں ساتھ لے کر نکل جاؤ ۔ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دوسرے کاپٹر میں تمہارے ملک پہنچ جاؤں گا ـــــ" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

" آپ ہمارے ساتھ ہی چلیں ـــــ ورکشاپ سے باہر لینڈ کر کے ہم آپ کے ساتھیوں کا پتا کریں گے ـــــ" پرمود نے کہا

" نہیں یار ـــــ تم جاؤ ـــــ ایسا نہ ہو کہ جیتی ہوئی بازی ہار جائیں ـــــ" عمران بولا ۔ میرے ساتھیوں کی

تم فکر مت کرو۔ میں خود انہیں دیکھ لوں گا ـــــ"

"مرضی ہے آپ کی ـــــ" پرمود سر جھٹک کر اٹھتا ہوا بولا: "مگر ورکشاپ سے باہر کیسے نکلیں گے آپ ـــــ"

"جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا تھا ـــــ" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا

"میں سمجھا نہیں ـــــ" پرمود چونکا۔

"یہ تمہیں صرف تمثیلہ ہی سمجھا سکے گی ـــــ" عمران نے آنکھ دبا کر کہا

اور تمثیلہ نے شرم سے سرخ ہوتے ہوئے سر جھکا لیا ـــــ ٹھیک اسی لمحے باہر سے کئی بھاری قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Aswad Raza
www.BooksPK.com

صفدر، جولیا، کیپٹن بابر اور چوہان ورکشاپ سے تقریباً ایک فرلانگ دور درختوں کے ایک جھنڈ میں بیٹھے عمران کی کال کا انتظار کر رہے تھے۔ چند منٹ پہلے عمران نے اپنے ہوش میں آنے کی اطلاع دیتے ہوئے انہیں دوسری کال کا انتظار کرنے کی ہدایت کی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

"کہیں وہ دوبارہ تو نہیں پھنس گیا ـــــ" جولیا نے تشویش آمیز لہجے میں صفدر سے کہا

ٹھیک اسی لمحے انہیں اپنے اردگرد قدموں کی آہٹیں محسوس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے لگیں۔ اس سے پہلے کہ وہ خطرے سے باخبر ہو
یکدم ان پر ٹارچوں کی روشنیاں پڑنے لگیں۔ ایک لمحہ
لئے وہ بوکھلا گئے۔ تیز روشنیوں کے سبب وہ فوری طور پر
کچھ نہ دیکھ سکے۔

"ہالٹ —!" دفعتاً ایک تحکمانہ آواز ابھری۔ "کوئی
اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے ورنہ چھلنی کر دیا جائے گا —"

ایک لمحہ بعد وہ دیکھنے کے قابل ہوئے اور انہیں اردگرد
چھ سات فوجی دکھائی دیئے جن میں سے تین کی اسٹین گنوں
پر جلنے والی ٹارچیں نصب تھیں۔ ساتواں فوجی عہدے کے
لحاظ سے کیپٹن معلوم ہوتا تھا۔ یقیناً اس جیپ نے ان کی
وہاں موجودگی کی نشاندہی کی تھی جو انہوں نے درختوں کی
عقبی جانب کھڑی کی تھی کہ شاید دوبارہ اس کی ضرورت پڑے
حکم دینے والا کیپٹن ہی تھا۔ انہوں نے کوئی حرکت نہ کی
فوجی ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔

"ہاتھ بلند کر کے کھڑے ہو جاؤ —!" کیپٹن نے دوبارہ
سخت لہجے میں حکم دیا۔

ان چاروں نے ہاتھ بلند کر لئے۔ جس طرف جولیا بیٹھی
تھی اس جانب ایک گھنی جھاڑی اس سے محض ایک فٹ
کے فاصلے پر تھی اور اس طرف کوئی گن بردار موجود نہ تھا۔ ہاتھ

بلند کرتے ہوئے جولیا نے تیزی سے سچویشن کا اندازہ
اور پھر جونہی اس کے ساتھی اٹھنے لگے۔ وہ پلٹ کر جھاڑی
میں رینگ گئی جس کی بیرونی شاخیں زمین سے ملی ہوئی
تھیں۔ اس طرح قدرتی طور پر وہ جھاڑی چھتری کی مانند تھی
اور اندر کی جانب اس کی شاخیں زمین سے دو فٹ تک
بلند تھیں۔ جولیا پیٹ کے بل رینگتی ہوئی تنے کی آڑ میں
پہنچ گئی۔ صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان کھڑے ہو گئے۔ انہوں
نے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔

"اوہ — لڑکی کہاں چلی گئی —" فوجی کیپٹن
چونکتا ہوا بولا۔

چوہان، بابر اور صفدر نے پلٹ کر دیکھا اور وہ بھی چونک
پڑے۔ جولیا اپنی جگہ سے غائب تھی۔

"دیکھو — وہ کہیں چھپ گئی ہے —" فوجی
کیپٹن نے غرا کر اپنے ماتحتوں سے کہا: "تلاش کرو اسے
ہری اپ —"

اس کے حکم پر دو ٹارچ بردار جولیا کو تلاش کرنے لگے
انہوں نے پہلے وہی جھاڑی چیک کی۔ پھر ادھر ادھر دیکھنے
لگے۔ جولیا درخت کے تنے کی آڑ میں بیٹھی تھی۔ وہ مٹی اور
ٹارچوں کی روشنیوں سے بچتی ہوئی اس جانب رینگنے لگی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس طرف فوجی کیپٹن کھڑا تھا۔
"اپنی گنیں زمین پر ڈال دو ۔۔۔۔" کیپٹن نے صفد
اور کیپٹن باہر سے کہا
انہوں نے کندھوں سے گنیں اتار کر زمین پر ڈال دی
چوہان خالی ہاتھ تھا۔
"تم لوگ یہاں کیا کر رہے تھے اور تم نے جیپ کہاں
سے لی تھی ۔۔۔۔" کیپٹن نے سخت لہجے میں پوچھا
"ہمارے پاس کوئی جیپ نہیں تھی ۔۔۔۔" صفدر نے
سپاٹ لہجے میں کہا۔
"بکومت ۔۔۔۔ ہم جیپ دیکھ کر ہی ادھر آئے ہیں ۔۔۔۔"
کیپٹن غرایا۔
"وہ جیپ پہلے یہاں موجود تھی ۔۔۔۔" صفدر نے کہا
"جھوٹ سے کام نہیں چلے گا ۔۔۔۔" کیپٹن نے اُسے
گھورتے ہوئے کہا "ہم نے کچھ دیر پہلے راستے میں جیپ
دیکھی تھی اور سمجھے تھے کہ تم لوگ کیمپ سے ورکشاپ جا
رہے ہو جبکہ ہم جیپ کے راستے سے کچھ فاصلے پر ادھر ہی
آ رہے تھے مگر جیپ یہاں کھڑی دیکھ کر ہمیں اندازہ ہوا کہ
کوئی گڑبڑ ہے اور ہمارا اندازہ سو فیصد درست نکلا ۔۔۔۔"
یقیناً وہ درست کہہ رہا تھا۔ ان لوگوں کا بھی یہی اندازہ

ا کہ درختوں کے باہر کھڑی جیپ دیکھ کر ہی وہ فوجی
رف متوجہ ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ کوئی وجہ نہیں ہو
کتی تھی۔ صفدر اگرچہ فوجی وردی میں تھا مگر چوہان اور
یپٹن باہر سادہ لباس میں تھے۔ اس لئے صفدر خود کو فوجی نہیں
ہہ سکتا تھا۔ وہ تینوں وردیوں میں ہوتے تو شاید وہ انہیں
وئی چکر دینے میں کامیاب ہو جاتے۔ اس لئے انہوں
نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔
"وہ لڑکی کہاں گئی ہے ۔۔۔۔" فوجی کیپٹن نے
یک لمحہ بعد سوال کیا۔
"ہمارے ساتھ تو کوئی لڑکی نہیں تھی ۔۔۔۔" چوہان
نے منہ بنا کر کہا
"شٹ اپ ۔۔۔۔ میں نے خود دیکھی تھی۔ وہ تمہارے
عقب میں جھاڑی کے پاس بیٹھی تھی اور اس نے ہاتھ
بھی بلند کئے تھے ۔۔۔۔" کیپٹن غرایا۔
"تمہیں وہم ہوا ہوگا ۔۔۔۔ یا شاید تم نے خواب دیکھا
ہوگا ۔۔۔۔" صفدر نے مسکرا کر کہا
فوجی کیپٹن نے اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔ پھر
بلند آواز سے کہا۔
"جیپ کی طرف دیکھو ۔۔۔۔ کہیں جیپ لے کر نہ

Aswa Raza

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھاگ جائے ــــــ۔"

پھر اس نے دو اور سپاہیوں کو ہدایت کی۔ "جاؤ تم بھی چیک کرو۔ اسے زندہ یا مردہ پکڑ لاؤ ــــــ۔"

ایک ٹارچ بردار سپاہی دوسرے سپاہی کے ساتھ صفدر وغیرہ کے عقب کی طرف چل دیا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بھی حیران تھے کہ جولیا کہاں چلی گئی۔ اگر وہیں کہیں چھپی ہوئی ہوتی تو فوجی اسے تلاش کر چکے تھے۔ اب صرف ایک ٹارچ کی روشنی ان پر پڑ رہی تھی۔ وہ ٹارچ بردار دائیں جانب کھڑا تھا جبکہ ایک آدمی ان کے بائیں جانب اور کیپٹن سامنے کھڑا تھا۔

جولیا کسی ناگن کی مانند زمین پر بے آواز رینگتی ہوئی کیپٹن کے عقب میں واقع ایک درخت کی آڑ میں پہنچ گئی۔ اس کے پاس سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا اور وہ اس سے کیپٹن کو نشانہ بنا سکتی تھی۔ لیکن خدشہ تھا کہ کیپٹن کے بقیہ ساتھی اس کے مرتے ہی اندھا دھند فائرنگ کر دیتے اس طرح نہ صرف اس کے ساتھیوں کی جانیں خطرے میں پڑ جاتیں بلکہ فائرنگ کی آواز ورکشاپ اور گردونواح میں موجود گشتی محافظوں کو بھی متوجہ کر لیتی۔

چنانچہ اس نے خاموشی سے ان پر قابو پانے کا پروگرام بنایا تھا۔ کیپٹن اس سے صرف ایک گز کے فاصلے پر تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا۔ جولیا کھڑی ہو گئی۔ تلاش کرنے والے دوسری جانب جا چکے تھے۔ چنانچہ اس نے یکدم درخت کی آڑ سے نکل کر جست کی اور کیپٹن کی پشت پر پہنچ گئی۔ کیپٹن آہٹ سن کر مڑنا ہی چاہتا تھا کہ جولیا نے ریوالور کی نال اس کی گدی پر رکھ دی۔ ساتھ ہی وہ غرائی۔

"خبردار ــــــ حرکت مت کرنا۔ ریوالور پھینک کر ہاتھ اٹھا لو ورنہ گردن میں سوراخ کر دوں گی ــــــ۔"

ایک لمحہ کے لیے کیپٹن اپنی جگہ سن ہو کر رہ گیا۔ صفدر چوہان اور کیپٹن بابر بھی جولیا کے اس طرح نمودار ہونے پر حیران رہ گئے۔

"سنا نہیں تم نے ــــــ اپنے ماتحتوں کو بھی ہتھیار ڈالنے کا حکم دو ــــــ۔" جولیا ایک لمحہ بعد دوبارہ غرائی۔

اور کیپٹن نے ریوالور زمین پر پھینکتے ہوئے ہاتھ بلند کر لئے۔ اس کے اشارے پر دونوں گن برداروں نے بھی اسٹین گنیں زمین پر ڈال کر ہاتھ اٹھا دیئے۔ ایک گن پر نصب ٹارچ کی روشنی اب بائیں جانب ایک درخت کی جڑ سے ٹکرا کر بکھر رہی تھی۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھ گرائے اور بڑھ کر ان کی گنیں اٹھا لیں۔ چوہان کیپٹن کا ریوالور اٹھانے لگے

لئے قریب آیا اور ایک لمحہ کے لئے جولیا نے اس کی طرف توجہ کی۔ اسی لمحے کیپٹن نے یکدم والہنے بازو کی کہنی پیچھے کھڑی جولیا کے سینے میں رسید کر دی۔ جولیا کراہتی ہوئی پیچھے ہٹی اور کیپٹن نے پلٹ کر اس کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا۔ جولیا کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی عقب میں درخت کے تنے سے جا لگی۔ صفدر اور کیپٹن بابر نے ان کی طرف دیکھا اور اسی وقت دونوں سپاہیوں نے ان پر جست لگا دی ان کے ہاتھوں سے اسٹین گنیں چھوٹ گئیں اور وہ ایک دوسرے کی مرمت کرنے لگے۔ چوہان نے ریوالور جیب میں ڈالتے ہوئے عقب سے کیپٹن کی پشت میں لات رسید کر دی۔ وہ کراہتا ہوا جولیا کے قدموں میں جا گرا۔ فوراً ہی جولیا کا پاؤں حرکت میں آیا اور ٹھوکر کیپٹن کے سر میں پڑی۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ وہ کروٹ لے کر اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ چوہان نے قریب آ کر اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی اور وہ بائیں جانب لڑھک گیا۔ اُدھر سے جولیا نے اس کی پسلیوں میں لات رسید کی اور کراہتا ہوا پھر دائیں جانب آ پڑا۔ اسی لمحے دوڑتے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔ شاید جولیا کی تلاش میں جانے والے کیپٹن کی چیخ سن کر واپس آ رہے تھے۔ صفدر نے اپنے مدمقابل فوجی کی ناک پر مکا رسید کیا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ بلبلاتا ہوا ناک پکڑے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ صفدر [illegible] کر اس کا ایک بازو پکڑا اور جھٹکے سے مروڑ ڈالا۔ فوجی کے حلق سے کربناک سی چیخ خارج ہوئی اور وہ تڑپتا ہوا زمین پر گر گیا۔ کیپٹن بابر نے دوسرے فوجی کو گردن سے دبوچ رکھا تھا اور وہ گردن چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ دفعتاً کیپٹن بابر نے اس کی ناک پر ٹکر رسید کر دی۔ فوجی درد کی شدت سے بلبلایا اور کیپٹن بابر نے یکدم اس کی پسلیوں میں کھڑی ہتھیلی سے ضرب لگا دی۔ وہ چیختا ہوا بائیں [illegible] گرنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن بابر نے اسے کمر سے جکڑ لیا۔ اسی لمحے دو فوجی دوڑتے ہوئے قریب آ پہنچے۔ کیپٹن بابر نے یکدم گرفت میں دبے فوجی کو اٹھایا اور گیند کر کے ان پر دے مارا۔ وہ ان سے ٹکرایا اور تینوں زمین پر گر گئے۔ کیپٹن بابر نے تیزی سے بڑھ کر ایک کے پہلو میں ٹھوکر رسید کی اور وہ کراہنے لگا۔ اسی لمحے دوسرے نے کیپٹن بابر کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لی۔ کیپٹن بابر پشت کے بل زمین پر گرا اور فوجی اٹھ کر اس کے سینے پر چڑھ گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ کیپٹن بابر کے گلے پر دونوں ہاتھ جمائے اس کی گردن دبانے لگا۔

چوہان کیپٹن کی ٹھوکروں سے تواضع کر رہا تھا۔ جولیا جھک کر اپنا ریوالور تلاش کر رہی تھی۔ دفعتاً عقب سے کسی نے اس

پر جست کی اور اسے دبوچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ایک بازو جولیا کی گردن کے گرد لپیٹ لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک آدمی نے ٹارچ روشن کر کے جولیا کے ساتھیوں کو للکارا۔
"خبردار ــــ ایک طرف ہٹ جاؤ ورنہ اس لڑکی کی گردن توڑ دی جائے گی ــــ"
ان تینوں نے بیک وقت جولیا کی طرف دیکھا اور اپنے شکاروں کو چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ وہ بقیہ دو فوجی تھے جو دوسری جانب سے آئے تھے۔ ایک نے جولیا کی پشت اپنے سینے سے لگا کر اس کی گردن اپنے بازو کی گرفت میں جکڑی ہوئی تھی۔ جولیا کوشش کے باوجود خود کو نہ چھڑا سکی۔ زخمی کیپٹن اٹھا اور اس نے ایک گن اٹھا کر چوہان پر تان لی۔ بقیہ فوجی بھی اپنے ہتھیار اٹھانے لگے۔ ایک دو لمحوں بعد وہ ایک بار پھر بے بس ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے۔
"انہیں ورکشاپ میں لے چلو۔ میں وہاں ان کو تڑپا تڑپا کر ماروں گا ــــ" کیپٹن غضبناک لہجے میں بولا۔ پھر اس نے جولیا کو گرفت میں لینے والے سے کہا "اسے جیپ کی طرف لے چلو۔ مزاحمت کرے تو ختم کر ڈالنا ــــ"
اس آدمی نے جولیا کی گردن سے بازو ہٹا لیا اور دوسرے نے گن کی نالی جولیا کی کمر سے لگا دی۔ پھر وہ سب فوجیوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے گھیرے میں اس جانب بڑھنے لگے جدھر جیپ کھڑی تھی۔ درختوں کی آڑ سے نکل کر وہ جیپ کے پاس پہنچے۔ ان چاروں کو جیپ میں بٹھایا گیا۔ کیپٹن نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ دو فوجی اس کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بقیہ چار جیپ کے عقبی حصے میں صفدر اور اس کے ساتھیوں پر گنیں تانے بیٹھے تھے۔ پھر جیپ حرکت میں آ کر ورکشاپ کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

جنرل اور اس کے ماتحتوں کو بے بس کرنے کے بعد ہی تنویر کی واچ ٹرانسمیٹر پر اشارا موصول ہوا تھا لیکن وہ ان لوگوں کے سامنے کال کر کے اپنا پول نہیں کھلوانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے کال ریسیو کرنے سے گریز کیا۔ وہ تینوں ہاتھ بلند کئے کھڑے تھے۔
"کیا تم اس کے ساتھی ہو ــــ؟" جنرل نے غصیلے لہجے میں سلیمان سے پوچھا تھا۔
"نہیں ــــ ساتھی تو میں تمہارا ہوں جنرل صاحب ــــ اس کی توفی سبیل اللہ مدد کرنے آ گیا ہوں ــــ" سلیمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے احمقانہ لہجے میں تھا۔ "اب تم پوچھو گے کہ کیوں ____ سنو۔ یہ ہے تو لمبی چوڑی وسیع و عریض اور دردناک داستان کہانی لیکن میں صرف دس منٹ میں بیان کر کے تم سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا ہوں۔ لو پھر۔ کانوں کی کھڑکی اور منہ کا دروازہ کھول کر سنو ____"

"نہیں ____" تنویر نے سخت لہجے میں کہا تھا۔ "ختم کرو۔ وقت کم ہے ____"

ساتھ ہی اس نے اپنی واچ کی طرف اشارہ کیا تھا جس پر اب سگنل نہیں ہو رہا تھا۔ شاید کال کرنے والے نے کوشش ترک کر دی تھی۔ بہرحال سلیمان اس کا مطلب سمجھ گیا تھا اور انہوں نے نصف منٹ کے اندر اندر ان تینوں کے سروں پر ضربیں لگا کر انہیں بے ہوش کر دیا تھا پھر تنویر نے سلیمان سے میجر کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا تھا کہ اس نے میجر شیث کے کمرے میں داخل ہوتے ہی عقب سے میجر کے سر پر گن کا دستہ رسید کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

اس کے خاموش ہوتے ہی سلیمان کی واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا تھا۔ اس نے دروازہ بولٹ کر کے کال اٹنڈ کی تو دوسری طرف سے عمران بول رہا تھا۔ تنویر خاموشی

سے ان کی بات چیت سن رہا تھا اور جب عمران نے اس کیمپ میں نصب ٹائم بم پھٹنے کی بات کی تو وہ بے چین ہو گیا تھا۔ سلیمان بھی گھبرا گیا تھا۔ چنانچہ عمران سے بات ختم کرنے کے بعد اس نے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بس ____ اب نکل چلو ____ پائلٹ ہمارا منتظر ہے"

تنویر نے تیزی سے کہا۔

"کیا آپ کاپٹر نہیں اڑا سکتے ____؟" سلیمان نے پوچھا

"اڑا سکتا ہوں۔ لیکن پائلٹ کا ساتھ ہونا ضروری ہے وہی ہمیں ورکشاپ والی عمارت تک لے جائے گا ____"

تنویر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں کمرے سے نکلے مگر پھر تنویر کو کوئی خیال آ گیا اس نے واپس کمرے میں آ کر ایک بار پھر ان تینوں کی کھوپڑیوں پر ریوالور کے دستے سے ضربیں لگائیں تاکہ وہ صبح سے پہلے ہوش میں نہ آ سکیں پھر باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ سلیمان اس کے ساتھ عمارت سے نکل کر باہر آیا۔ برآمدے کے پاس کھڑے ایک فوجی نے تنویر کو دیکھ کر سلام کیا۔ وہ تنویر کی گرفتاری کے وقت وہاں موجود نہ تھا ورنہ اسے پہچان لیتا کہ وہ وہی نقلی میجر ہے جسے جنرل کے ساتھیوں نے پکڑا تھا ہیلی پیڈ پر دو ہیلی کاپٹر کھڑے تھے جن میں سے ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جول کا تھا۔ دوسرے کاپٹر میں پائلٹ کے ساتھ وہ حوالدار بھی موجود تھا جسے تنویر نے وہاں بھیجا تھا۔ وہ دونوں کاپٹر میں سوار ہوئے تو پائلٹ نے دروازہ بند کر کے انجن اسٹارٹ کر دیا۔ تنویر پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا اور حوالدار اس کے عقب میں جبکہ سلیمان عام سپاہی کی وردی میں ہونے کے سبب حوالدار سے چند سیٹ پیچھے بیٹھ گیا بم پھٹنے میں اب دو تین منٹ رہ گئے تھے۔

"سر ——— کہاں جانا ہے ———" پائلٹ نے کاپٹر فضاء میں بلند کرتے ہوئے تنویر سے پوچھا

"ورکشاپ ———" تنویر نے میجر شیث کے لہجے کی نقل کی پائلٹ نے سر ہلایا اور بلندی پر پہنچ کر کاپٹر ایک سمت اڑانے لگا۔ ایک منٹ بعد تنویر کو خیال آیا کہ اب حوالدار سے جان چھڑانی چاہیئے۔ چنانچہ اس نے چہرہ گھما کر سلیمان کی طرف دیکھا۔ سلیمان نے بھی اس کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم سو جاؤ یا حوالدار کو سلا دو ———" اس نے میجر کی آواز میں کہا "غالباً حوالدار کو نیند آ رہی ہے"

"نہیں سر ——— میں جاگ رہا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں" حوالدار نے جلدی سے کہا

"سر ——— یہ حوالدار بہت بے ادب، گستاخ اور اُلو

کی دم فاختہ ہے جو آپ کا حکم ٹال رہا ہے مگر میں اس سے آپ کے حکم کی تعمیل کرا کے ہی رہوں گا ———" سلیمان اٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور گن کا دستہ زور سے حوالدار کے سر پر رسید کر دیا۔ حوالدار کراہتا ہوا سیٹ سے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ پائلٹ نے حیرت سے سلیمان کی طرف دیکھا۔

"تم اپنا کام کرو ———" تنویر نے غصے سے کہا "ابھی کتنی دور ہے ورکشاپ ———"

"بس ——— ایک منٹ کا سفر رہ گیا ہے سر ——— وہ ہلکی ہلکی روشنیاں ورکشاپ کی ہیں ———" پائلٹ گھبرا کر بولا

تنویر نے پلٹ کر مرکزی کیمپ کی طرف دیکھا۔ اس کی روشنیاں اب نظر نہیں آ رہی تھیں مگر ٹھیک اسی لمحے اس جانب چکا چوند روشنیاں جلنے اور بجھنے لگیں۔ وہ غیر معمولی روشنیاں تھیں جن کی چمک اتنی دور تک پہنچ رہی تھی۔ تنویر سمجھ گیا کہ وہاں نصب ٹائم بم پھٹ رہے ہیں۔ پائلٹ نے بھی چمک دیکھ لی۔

"اوہ سر ——— کیمپ میں کیا ہو رہا ہے ———؟" وہ بوکھلا کر تنویر سے بولا

"تمہارا کیا خیال ہے ———؟" تنویر نے چونک کر پوچھا

"شاید ۔۔۔ شاید وہاں بم پھٹ رہے ہیں ۔۔۔ یہ چمک تو بموں کی ہی لگتی ہے ۔۔۔" پائلٹ بولا

"نہیں سر ۔۔۔" سلیمان جلدی سے بولا "میرا خیال ہے کہ جنرل صاحب کے وہاں پہنچنے کی خوشی میں پٹاخے چھوڑے جا رہے ہیں ۔۔۔"

"ٹھہرو ۔۔۔ مجھے غور کرنے دو ۔۔۔" تنویر نے پائلٹ سے کہا "تم ادھر آ جاؤ۔ میں کنٹرول کرتا ہوں کاپٹر ۔۔۔"

ایک دو لمحوں بعد تنویر پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ کر کاپٹر کا کنٹرول سنبھال چکا تھا اور پائلٹ اس کی سیٹ پر آ گیا تھا۔ جگہ کی تبدیلی کے دوران ہی تنویر نے سلیمان کو اشارہ کر دیا تھا چنانچہ سلیمان پائلٹ کے عقب میں آ بیٹھا اور ایک لمحہ بعد اس نے پائلٹ کے سر پر گن کا دستہ رسید کر ڈالا۔ پائلٹ بے ہوش ہو گیا۔ سلیمان نے اسے اٹھا کر پیچھے ڈالا اور خود تنویر کے پہلو میں آ بیٹھا۔ کیمپ کی روشنیاں قریب آتی جا رہی تھیں۔ تنویر نے عمران کی ہدایت کے مطابق واچ ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ قائم کر کے رپورٹ دی۔ جواب میں عمران نے اسے ہدایات دیں اور تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب کیمپ کی روشنیاں تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر معلوم ہوتی تھیں۔ اس نے کاپٹر کی رفتار کم کی اور اسے زمین کی طرف جھکانے لگا۔ زمین پر پہنچتے ہی اس نے انجن بند کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا اور کاپٹر کی روشنیاں بجھا دیں۔ ورکشاپ اور کاپٹر کے درمیان گھنے درختوں کا ایک جھنڈ حائل تھا جو ان سے تقریباً بیس قدم دور تھا۔ اور اب انہیں وہاں صفدر وغیرہ کا انتظار کرنا تھا۔

"سلیمان ۔۔۔ تم عقبی سیٹوں پر چلے جاؤ اور پیچھے کا خیال رکھو۔ کوئی گشتی پارٹی یا محافظ اس طرف آتا دکھائی دے تو مجھے مطلع کر دینا ۔۔۔" تنویر نے سلیمان کو ہدایت کی۔

اور سلیمان اٹھ کر کاپٹر کے آخری حصہ میں چلا گیا۔ تنویر سامنے اور دائیں بائیں کی نگرانی کرنے لگا۔ وقت آہستہ آہستہ گزرتا رہا۔ تین چار منٹ گزر گئے مگر ان کے ساتھی وہاں نہ پہنچے۔ دو منٹ گزرنے پر تنویر کو تشویش ہونے لگی۔ عمران نے کہا تھا کہ ان کے ساتھی ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرنے پر خود ہی وہاں پہنچ جائیں گے مگر وہ اب تک نہیں پہنچے تھے۔ اس لئے تنویر کا فکر مند ہونا لازمی تھا اس نے سلیمان کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا تو وہ بھی پریشان ہو گیا۔

"میں صاحب سے بات کر کے انہیں اطلاع دیتا ہوں ۔۔۔" سلیمان نے کہا

اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کو کال کرنے لگا۔

ورکشاپ کے گیٹ پر جیپ ایک دو لمحوں کے لئے رکی اور گیٹ کھلنے پر اندر داخل ہو گئی۔ کیپٹن نے جیپ عمارت کے برآمدے کے پاس روک کر انجن بند کیا اور اتر آیا۔ اس کے ماتحت بھی اتر آئے۔ پھر صفدر، جولیا، کیپٹن بابر اور چوہان کو جیپ سے اتارا گیا اور انہیں گھیرے میں لے لیا گیا۔

"میرے پیچھے آؤ ۔۔۔!" کیپٹن نے سپاہیوں سے کہا اور برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں دو مسلح محافظ کھڑے تھے۔ سپاہی ان چاروں کو اسٹین گنوں کی زد میں لئے کیپٹن کے پیچھے چل دیئے۔ برآمدے سے گزر کر وہ راہداری میں آئے اور راہداری کے

اختتام پر واقع زینوں کی طرف بڑھنے لگے۔ زینوں کے قریب واقع ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر کیپٹن رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے آہستہ سے دستک دی۔ ایک دو لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ بقیہ لوگ باہر ہی رکے رہے۔

"سر ۔۔۔ میں نے چند جاسوس پکڑے ہیں۔ وہ ورکشاپ سے ایک فرلانگ دور درختوں میں چھپے ہوئے تھے ۔۔۔" اندر سے کیپٹن کی آواز ابھری۔

"اوہ ۔۔۔ کہاں ہیں وہ ۔۔۔ انہیں اندر لاؤ ۔۔۔" ایک حیرت آمیز غراہٹ سنائی دی۔

"لے آؤ انہیں ۔۔۔" کیپٹن نے دروازے میں آکر سپاہیوں کو حکم دیا۔ سپاہی ان چاروں کو اندر لے آئے۔ کمرے میں چار افراد پہلے سے موجود تھے۔ ان میں ایک کرنل اور ایک پائلٹ تھا۔ جبکہ تیسرا ایک سپاہی اور چوتھی ایک فوجی لڑکی تھی۔ پائلٹ اور سپاہی کرنل کی میز کے دائیں بائیں کھڑے تھے اور لڑکی میز کے پاس کرسی پر کرنل کے سامنے بیٹھی تھی۔

"کون ہو تم ۔۔۔ اور باہر کیوں چھپے ہوئے تھے ۔۔۔؟" کرنل نے ان چاروں کو گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا

"شاید اندر آنے کے لئے ان کے پاس ٹکٹ نہیں تھے ۔۔۔" میز کے پاس کھڑے سپاہی نے جلدی سے کہا۔ "اور سر ۔۔۔

"یہ لڑکی تو مجھے وہی معلوم ہوتی ہے ——!" اس نے جولیا کی طرف اشارا کیا۔

"کون وہی ——؟" کرنل نے حیرت سے پوچھا

"جسے گذشتہ رات خواب میں میں نے دلہن کے روپ میں دیکھا تھا ——!" سپاہی نے بتایا

اس پر وہ چاروں غصے سے سپاہی کو گھورنے لگے۔

جولیا نے غرا کر کہا۔

"بکواس بند کرو خبیث شیطان —— ورنہ سر توڑ دوں گی تمہارا ——!"

"دیکھو لڑکی ——!" وہ سپاہی غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں تنہا نہیں ہوں. کرنل صاحب کے سامنے لاٹمی سینڈل کی سرکار نہیں چلے گی ——!"

جولیا اس کی بات سن کر بے ساختہ چونکی۔ اس نے کرنل کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ سپاٹ نظر آیا۔

"سر —— آپ کو غالباً گرمی لگ رہی ہے۔ کچھ افراد کو باہر بھیج دیں تاکہ میں کیپٹن صاحب کے ساتھ مل کر ان جاسوسوں کا مزاج گرم کر سکوں ——!" سپاہی نے کرنل سے کہا

"ٹھیک ہے —— کیپٹن کے سوا تمام سپاہی کمپاؤنڈ میں چلے جائیں ——!" کرنل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور تمام سپاہی پلٹ کر کمرے سے نکل گئے۔ کیپٹن عجیب سی نگاہوں سے کرنل کو مشورہ دینے والے سپاہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر وہ سپاہی لاپرواہی سے آگے بڑھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور واپس اپنی جگہ پر آنا ہی چاہتا تھا صفدر اور کیپٹن بابر نے بیک وقت حرکت کی۔ بابر نے کیپٹن کے ریوالور پر ہاتھ مار کر ریوالور گرایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کر دیا۔ صفدر نے سپاہی پر حملہ کیا اور اسے کمر سے بازوؤں میں جکڑ کر تیزی سے فرش سے بلند کر کے کرنل کی طرف اچھالنا ہی چاہتا تھا کہ جولیا چیخی۔

"نہیں —— ٹھہرو —— یہ عمران ہے ——!"

صفدر کے ذہن کو جھٹکا سا لگا اور وہ اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا۔ وہ سپاہی اس کے ہاتھوں کی گرفت سے پھسل کر فرش پر آیا اور اپنی کمر کو دونوں ہاتھوں سے یوں دبانے لگا جیسے کمر میں بل پڑ گیا ہو۔ کیپٹن بابر نے فوجی کیپٹن کا ریوالور اٹھا کر اس کے سینے سے لگا دیا تھا مگر اب وہ سب حیرت سے اس سپاہی کی طرف دیکھ رہے تھے جو عمران ہی تھا۔ کرنل فوجی لڑکی اور پائلٹ مسکرا رہے تھے۔ فوجی کیپٹن زیادہ متحیر نظر آرہا تھا

"سوری عمران صاحب ——!" صفدر ایک لمحہ بعد مسکرا کر بولا

"اب سوری کرنے کا کیا فائدہ بے ادب گستاخ برخوردار ——"

عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم نے میری کمر ٹیڑھی کر ڈالی ہے۔ اس حالت میں میری دلہن مجھے خم رسیدہ بوڑھا سمجھ کر بچوں کی ماں بننے سے انکار کر دے گی ——— کیوں جولیا ——— ؟"

"بکومت ——— !" جولیا نے مصنوعی غصے سے اسے ڈانٹ دیا

"شکر کریں مس جولیا نے آپ کو بچا لیا ——— ورنہ آپ شادی کے قابل ہی نہ رہتے ———" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا

"اور میری جگہ تم شادی کر کے میرے بچوں کے ڈیڈی بن جاتے ——— کیوں ———" عمران نے اسے گھورا۔

"لاحول ولا ———" صفدر جھینپتا ہوا بولا۔ "آپ میجر صاحب کے سامنے مجھے شرمندہ کر رہے ہیں .. ———!"

"کیا ———!" عمران حیرت سے بولا۔ "ارے ——— یہ کرنل صاحب تمہیں میجر نظر آتے ہیں۔ حیرت ہے کہ تمہاری نظر وانی اتنی کیوں کمزور ہو گئی ہے ———"

"آپ کی غیر موجودگی کا اثر ہے ورنہ میں میجر صاحب کو پہچان چکا ہوں ———"

"کیپٹن ——— تم بھی ذرا اپنے یار کو پہچانو۔ بیچارہ حیرت سے بے ہوش ہونے والا ہے ———" عمران نے کیپٹن بابر سے کہا

کیپٹن بابر اس کا مطلب سمجھ گیا اور اس نے حیرت زدہ فوجی کیپٹن کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ وہ کراہتا ہوا گرا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے ہوش ہو گیا۔ کرنل کے روپ میں موجود میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا

"صفدر ——— تم کافی ذہین آدمی ہو۔ مستقبل میں عمران صاحب کے جائز جانشین بننے کے اہل ہو ———"

"مستقبل کا انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے یار پری موڈ۔" عمران نے اس کا نام بگاڑتے ہوئے احمقانہ لہجے میں کہا: "ابھی مجھے ہلاک کر کے اسے میرا جانشین بنا دو اور خود میرے مزار کے مجاور بن کر چڑھاوے وصول کرنا شروع کر دو۔ خوب کماؤ گے میرے نام پر ———!"

"یہ پیشہ آپ کو ہی زیب دیتا ہے ———" پرمود نے ہنس کر کہا

"سوری ——— میں تمہارا مجاور نہیں بن سکتا۔ میں تمثیلہ کو بیوہ نہیں تمہاری دلہن کے روپ میں دیکھنا پسند کروں گا ———"

اس کی بات سن کر عمران کے ساتھی سمجھ گئے کہ کرسی پر بیٹھی فوجی لڑکی تمثیلہ ہی ہے۔ تمثیلہ نے شرماتے ہوئے کہا

"عمران صاحب ——— فی الحال یہاں سے نکل چلئے ——— کوئی اور مصیبت نہ آپڑے ———"

"جولیا سے بڑی مصیبت اور کیا ہو سکتی ہے ———"

عمران نے حماقت آمیز لہجے میں کہا: "لیکن تم بے فکر رہو۔ میں تمہاری شادی میں رکاوٹ بننے والی ہر مصیبت کو اپنے سینے پر روک لوں گا ——— کیوں کیپٹن نوازش ———؟" اس نے

پائلٹ کی طرف دیکھا۔

"مجھے تو اس معاملے میں مت گھسیٹیں ———" نوازش نے ہنس کر کہا۔

"آئیے چلیں ———" پرمود نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "آپ کو تو ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے ———"

اس نے اٹھ کر ملحقہ باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر کھڑے دونوں وزراء سے مؤدبانہ لہجے میں باہر آنے کو کہا جنہیں انہوں نے ان لوگوں کے اندر آنے سے پہلے باتھ روم میں چھپا دیا تھا۔ دونوں وزراء باہر آئے تو عمران کے ساتھی انہیں دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے۔ وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔ غالباً وہ ان کی دلچسپ گفتگو سے محظوظ ہو رہے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ لوگ کمرے سے نکل کر زینوں کے راستے چھت پر پہنچے۔ وہاں وہ سپاہی ابھی تک بے ہوش پڑا تھا جس کا لباس عمران نے پہن رکھا تھا۔ وہ لوگ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ اس بار پائلٹ کی سیٹ پر پرمود نے سنبھالی اور عمران اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔ بقیہ ساتھی عقبی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے عمران کی ٹرانسمیٹر واچ پر اشارہ موصول ہوا۔ اس نے جلدی سے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو صاحب ——— سلیمان کالنگ ——— اوور ———" سلیمان کی آواز ٹرانسمیٹر سے خارج ہونے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یس صاحب ——— عمران اٹینڈنگ ———" عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔ "کیا تکلیف ہے جناب کو ———"

"صفدر صاحب دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ اب تک یہاں نہیں پہنچے ———" سلیمان نے بتایا

"پھر ——— اس میں قصور تیرا ہے یا کہ میرا۔ وفا کا وعدہ ہے کس نے توڑا ———" عمران گنگنایا۔

اور پرمود نے مسکراتے ہوئے کاپٹر اسٹارٹ کر دیا ——— سلیمان جلدی سے بولا۔

"تنویر صاحب ——— ابھی انجن اسٹارٹ نہ کریں۔ صاحب گانا سنا رہے ہیں ———"

"پاگل ہو ——— یہ آواز تو ٹرانسمیٹر سے آ رہی ہے ———" تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"تو کیا صاحب گانا گاتے گاتے خود اسٹارٹ ہو گئے ہیں؟" سلیمان کی حیرت آمیز آواز سنائی دی۔

"نامعقول باورچی کے پٹھے ——— میں دوسرے کاپٹر میں وہیں آ رہا ہوں۔ وہاں میں تمہیں خوب سناؤں گا نغمے ———" عمران غرایا پرمود نے بلندی پر پہنچ کر کاپٹر کا رخ ورکشاپ کے فرنٹ کی جانب کر دیا۔

"اچھا ——— تو آپ وہاں سے گلوکاری سیکھ کر آ رہے

ہیں ۔۔۔ " سلیمان نے حیرت سے کہا

" کشیدہ کاری بھی سیکھی ہے ۔۔۔ آ کر تمہارے ٹانکے لگاتا ہوں باورچی صاحب ۔۔۔ " عمران نے غصیلے لہجے میں کہا

" صاحب ۔۔۔ خدا کے لئے اب تو مجھے باورچی کہنا چھوڑ دیں ۔ کیوں ایجنٹ زیرو بٹا زیرو کی توہین کر کے خود کو گنہگار بنا رہے ہیں ۔ آپ کو پتہ ہے کہ خدا جب کسی کو عزت دیتا ہے تو دنیا اس سے وہ عزت نہیں چھین سکتی اس کا مرتبہ کم نہیں کر سکتی ۔۔۔ " سلیمان نے ناگواری سے کہا

" بکومت ۔۔۔ یہاں میرے پاس تم سے زیادہ اور بڑی بڑی عزتیں اور غیرتیں بیٹھی ہیں ۔۔۔ " عمران بولا

" اچھا ۔۔۔ تو ان میں سے ایک آدھ غیرت مجھے بھی دے دیجئے گا صاحب ۔۔۔ " سلیمان نے فرمائش کر ڈالی ۔

" ارے بے حیا ۔۔۔ میں جولیا اور مس تمثیلہ کی بات کر رہا ہوں ۔۔۔ " عمران بوکھلا کر بولا

" اچھا ۔۔۔ تو وہ بھی آپ کے ساتھ آ رہی ہیں ۔۔۔ " سلیمان نے گھبراہٹ آمیز لہجے میں کہا

پرمود نے ایک فرلانگ طے کرنے کے بعد نیچے کھڑے ہیلی کاپٹر کے پاس کاپٹر اتارنا شروع کر دیا ۔

" ہاں ۔۔۔ مگر تم کیوں گھبرا گئے ہو ۔۔۔ " عمران نے پوچھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" گھبراؤں نہ تو اور کیا کروں صاحب ۔۔۔ اب مجھے ان کے لئے پھر سے باورچی بننا پڑے گا ۔۔۔ " سلیمان نے مایوس لہجے میں کہا

" نہیں ۔۔۔ ان کے باورچی بننے کے لئے پرمود اور میں ہی کافی ہوں ۔۔۔ تم اپنی باورچی گری جیب میں رکھو ۔ وطن پہنچ کر استعمال کر لینا ۔۔۔ اوکے ۔۔۔ " عمران نے غصیلے لہجے میں کہا

اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ کاپٹر زمین پر ٹک چکا تھا ۔ پرمود نے انجن بند نہ کیا ۔ وہاں سے عمران اپنے ساتھیوں اور وزراء کے ساتھ دوسرے کاپٹر میں منتقل ہو گیا ۔ پھر دونوں کاپٹر آگے پیچھے فضا میں بلند ہوئے اور سرحد کی طرف پرواز کرنے لگے ۔ دوسرے کاپٹر کو اب عمران کنٹرول کر رہا تھا ۔ پرمود کا کاپٹر اس کے پیچھے ان کی حفاظت کے لئے آ رہا تھا ۔ مگر حسب توقع انہیں سرحد عبور کرنے تک کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی ۔ سرحد پر متعین یہودی فوج نے انہیں اپنے کاپٹر سمجھ کر روکنے کی کوشش نہ کی لیکن جیسے وہ رکے بغیر سرحد عبور کر گئے تو وہ پریشان ہو گئے ۔ شام کی سرحد میں داخل ہونے سے پہلے ہی عمران نے وائرلیس پر ایک شامی ایئرپورٹ سے بات کر کے انہیں اپنی آمد کا بتا دیا تھا جبکہ ایکسٹو کے روپ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک زیرو بھی دمشق پہنچا ہوا تھا۔ عمران نے اس کی آخری کال ریسیو کرنے کے دوران ہی اسے ہدایات دے دی تھیں اور بلیک زیرو نے شام پہنچ کر شامی ائیر فورس کے سربراہ کو اس امکان سے باخبر کر دیا تھا کہ شاید اس کے ماتحت فضائی راستے میں شام میں داخل ہوں۔

چنانچہ چند لمحوں میں ہی شامی ائیر فورس کے جنگی طیاروں نے ان کے کاپٹروں کو گھیرے میں لے لیا۔ اسی لمحے اسرائیلی لڑاکا طیارے بھی آ پہنچے مگر شامی طیاروں نے انہیں کاپٹروں تک نہ پہنچنے دیا اور جوابی حملہ کر کے چار دشمن طیاروں میں سے دو کو گرا لیا۔ بقیہ دو طیارے فرار ہو گئے اور انہوں نے واپس آنے کی کوشش نہ کی۔

اس فضائی جنگ کے تقریباً نصف گھنٹہ بعد ہیلی کاپٹر شام کے ایک فوجی ائیر بیس پر اترے تو وہاں ان کا استقبال کرنے والوں میں نقاب پوش ایکسٹو کے علاوہ شامی فضائیہ کے اعلیٰ افسران شام میں متعین بلگارنوی و پاکیشیائی سفیر اور شامی ائیر چیف مارشل بھی موجود تھے۔ وہاں ان کے لئے ایک چھوٹا سا فوجی طیارہ بھی موجود تھا۔ چنانچہ وہاں اترنے کے چند منٹ بعد عمران اور اس کے ساتھی وزراء کے ساتھ اسی طیارے میں سوار ہو گئے۔ پرمود، تشیلہ اور

نوازش نے وہاں سے اپنے ملک جانا تھا۔ اس لئے ان کے لئے دوسرے طیارے کا انتظام کیا گیا۔ پھر دونوں طیارے پانچ منٹ کے وقفے سے فضا میں بلند ہو گئے۔

ایکسٹو کے روپ میں بلیک زیرو پائلٹ کے کیبن میں بیٹھا تھا اور طیارہ پاکیشیا کی جانب پرواز کر رہا تھا۔ جبکہ اس کے ماتحت عمران کے ہمراہ جہاز کے دوسرے حصے میں جہاز کے عملہ سے کھانا طلب کر کے پیٹ پوجا کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔

(ختم شُد)

Aswal Raza
www.abookr...